کتاب روضۃ الشہداء

Taj Tahir Foundation

شادابی اکثر رہنے لگی اور چمنون مین طراوت بیشتر تھا کہ وہ بزرگ بہشتی تہا کہ اوسکی
کمائی سے شاہ و گدا کو فیض ہوا

بیت

رکھے حشر مین اُس کی حق آبرو کہ فیض اُسکا جاری ہوا کو بکو

شہر پناہ اوسکی سنگی نہایت پختہ و مضبوط عرض و طول و بلندی و خوش اسلوبی اسکی
عقل احاطہ نہین کر سکتی بلکہ ایک جہت کی پیمائش کا دہیان نہین دہر سکتی اندر
باہر اسکی بستی حد سے باہر چپے چپے پر آبادی جدہر تدہر عمارتین انواع و اقسام
کی خوبصورت کثرت سے حویلیان طرح بطرح کی خوش اسلوب بہتایت سے باغونکی
بہار بخشزان چمنون مین دایم طلسمات کا سا سمان ہر ایک محلہ اسکا اقلیم سے زیادہ
پر فضا چہوٹے سے چہوٹا کوچہ اوسکا شہر سے بڑا ہجوم خلایق ہر سر راہ ہر ایک
مقام ایک تماشا گاہ شہر شہر گاؤن گاؤن کے باشندون نے اپنی بہبودی اور آسایش
جو دیکہے بود و باش وہین اختیار کی غرض ہر صنف کے اشخاص و ہر ملک کے اشیا
جب چاہو کثرت سے دیکہہ لو کسی چیز کی کمیٹی کسی وقت ممکن نہین کہ ہو اگرچہ بازار
سارا ہی اسکا اپنے عالم مین اعلے ہے پر چاندنی چوک تمام شہر کا اُجالا ہے ہر دوکان
اوسکی بے مانند جس جنس کو دیکہو بادشاہ پسند صحن بہہ کشادہ کہ دل کہل جائے صاف
ایسا کہ آدمی چانول بکہیر کر کہائے دلال اوس بازار کا سوداگرون کو آنکہہ اُٹہا کر
نہین دیکہتا بساطی دہان کا جوہریون کو خاطر مین نہین لاتا دوکان ایک بزاز کی
اسطنبول کے بزازی برابر کوٹہی ایک صراف کی تمام ایران کی صرافی برابر +
فی الواقع اُس مقام فرحت انجام کو جتنا سراہیے بجا ہے لیکن اُردوے معلی کا

عالم ہین جُدا ہے فضا اوسکی نہایت پاکیزہ و وسیع عمارت وہان کی بمرتبہ اُسلوب
و رفیع صحن اوسکا رشک صحن گلزار دوکان ہر ایک بازار کی بہار اہل حرفہ سب کے
سب مرفہ احوال کوٹھے اونکے نقد و جنس و جواہر سے مالا مال نہ کسی چیز کی وہان
کمی نہ کوئی بشر اوس آبادی مین غمی +

بیت

ہے دروازہ اُسکا گلستان کا باب	بیاضِ جہان کا ہے وہ انتخاب
فضا اوسکی دیکھے اگر ایک نظر	تو دل تنگ ہووے نہ پھر عمر بھر
بہلاتی ہے ایک لخت غم اوسکی سیر	خوش آتی ہے بس دمبدم اوسکی سیر
سمان وہان کا دیکھے اگر ایک ذرا	تو مانی نہ لے نام ارژنگ کا
بہت مین یون اُسکی تعریف کے	ہے اُردو کی بولی کا ماخذ وہی

اور نحاس کے بازار کی طرز ہے جدہی فضا اوسکی فضائے عالم سے بھی بڑھے
صحن اُسکا اقسام کے چار پاؤن سے مالا مال زمین اوسکی نہایت صاف ہموار وہان
ہر ایک طرف خلق کا ایک دنگل جایجا چہل پہل چابک سوار قسم قسم کے گھوڑون کو
پھیر رہے ہین خریدار دلالون کو گھیر رہے ہین سودا وہان کا دست بدست ہر ایک
دلال کوڑا یا لا مال ہست کوئی گھوڑے کے مول تول کے لئے ہاتھ لاتا ہے کوئی گھڑا
ٹٹو ہی چکاتا ہے ایک طرف سپاہی پیشہ بھلے آدمی چبوترون پر اپنے اپنے زین پوش
بچھائے حقے لگائے بیٹھے ہین کسی طرف بانکے ٹیڑھے اپنی مجلس جمائے بیٹھے ہین ایک
طرف کئی شہدے تنکتے سُلفے کی دم مارتے ہین کہین دو چار لبنے پنجے نازیدہ گو اپنے
اڑھائی چانول جدے ہی بگھارتے ہین غرض میلے کی سی دھوم اور چہل پہل کا سا

ہجوم ہر روز سوائے جمعے کی دوپہر ڈھلے تک رہتا ہے - الغرض اوس مُلک مُبارک
بُنیاد کا ہر ایک محلّہ خوش سواد اور ہر مقام آباد بنا بر اس کے مسجدین خانقاہین مدرسے
پاکیزہ و دلچسپ کثرت سے ہین اور خانہ باغ بہی نہایت سے لیکن سن ایک ہزار ہجرے
ہجرے مین مطابق چوبیسوین سال شاہ جہانی کے نام شہر مین ایک جامع مسجد
سنگ سُرخ کی ایسی بنی کہ اگلون نے نہ ویسی دیکہی نہ پچہلون نے سُنی نیواوسکے
تا بہ سمک منارے اوسکے سر بفلک گنبد چرخ بلاگردان اوسکے گنبد و نکا عالم بالا تلک
جلوہ اوسکی بُرجیونکا زینہ اوسکے منبر کا پایہ عرش سے اونچا ستون کہکشان اوسکے
ستون در سے نیچا محراب اوسکی محل اجابت دُعا نمازی وہان کا مقبول درگاہ
کبریا دیوارین سد سکندر سے بلند تر صحن اوسکا صحن فردوس کے برابر
صرچند مسجد و باغ اور مسافرخانے کی بنا سے بہی فائدہ لاکلام ہے کیونکہ بنا نیوا لے
کا دنیا مین نام اور خلق کو بلاشبہہ آرام ہے لیکن حمّام کی تعمیر پیر و جوان کی راحت
کا موجب ہوتی ہے اور ہر شخص کے دلکی کُلفت کہوتی ہے چنانچہ بادشاہی حمّام سے
اِس شہر مین ایک فیض عام ہے کوئی بشر محروم نہین ساخت مین وہ فلاطون کے
حمام سے خوبتر در و دیوار اوسکے خوش اسلوب سر اسطح اوسکی گنبد کی گرہ نا
سے ملی ہوئی اور دیوارونکی نیو مرکز زمین سے لگی ہوئی (جامہ خانہ اوسکا
بہترین مکانات حوض وہان کا خشک مزاجون کے لئے آب حیات مطبخ اوسکا مخزن
آتش سوزان کا ماہ آئینہ اوسکے تابدان کا حرارت اُسکی حرارت عزیزی کو بہڑکائے
اور رطوبت اوسکی رطوبت اصلی کو بڑہائے
القصہ اوس شہر کا ہر مکان لاثانی ساتھہ اسکے عمارت کی فراوانی پر بستی کے اندر

جیسی مکانات کی کثرت ہے ویسی ہی باہر قبرونکی بہتائت اکثر بادشاہون وزیرون
امیرون کے مقبرے اطراف مین ہین پر مشہور تر مقبرہ ہمایون بادشاہ کا کیقباد
کی کیلوگڑہی مین جمنا کے کنارے پر ہے سوای اسکے وہ علما فضلا فقرا کہ اپنے
عہد مین مشہور آفاق تہے اونکی مزار بہی اس کثرت مین ہین کہ ایک شہر خموشان بنا ہے
سرکار نارنول ایک قدیم قصبہ ہے دہلی سے پچاس کوس کے فاصلہ پر آب
وہوا وہانکی نہائت خوب سواد اوسکا ہر ایک صاحب طبع کا مرغوب عمارتین اسمین
اکثر رنجہ وسنگین مہندی وہان کی نپٹ رنگین کہیت اوسکے بسنی کے قریب اکثر اوقات
لڑکے وہان کے کہیلنے کہیلتے کہیتون پر جا نکلتے ہین اور گہر کو آتے ہوے مہندی کے
پتے اپنی جوتیون مین بہر لیتے ہین غرض گہر پہونچتے پہونچتے پاؤن اونکے لال عنابی
ہو جاتے ہین شکار بہی ہر قسم کا بہتائت سے چنانچہ چڑیا ر پیسے کے چار جا تیتر بیچ
جاتے ہین بہر گوشت اور ترکاری کسکو غرض ہے کہ منگوائے اور کہائے مگر بضرورت
یا بسبب عادت سوائے اسکے پہول پہل ہر ایک موسم کے خوشبو خوش ذائقہ بافراط
میسر آتی ہین اور خواہش مندونکے دل و دماغ کو راحت و آرام پہونچاتے ہین متوطن
وہان کے بنجبا شرفا ہر قوم کے پر شیخ سید اکثر بلکہ فضلا علما بہی محمد شاہ فردوس
آرام گاہ کے وقت تلک شہر مذکور خوب آباد تہا اور عالم فاضل یہہ غالب ہے
کہ ماہ رمضان مین مقدور نہ تہا کہ دوپہر ڈہلے تلک نان بائی یا بہٹیارا تنور گرم
کرے یا بہڑ بہونجا بہاڑ جہونکے یا کوئی بازار مین دن دئے حقہ پیئے احیانا اگر
کسی سے ایسی حرکت ہو جاتی تو محتسب کے ہاتہہ سے اوسکی آبرو جاتی شہر کے اندر باہر
درگاہین اکثر کیونکہ ہزارون بزرگ صاحب کمال اوس سرزمین مین آسودہ ہین

لیکن صاحب ولائت سید محمد ترک مزار اوس بزرگ کا بستی کے اندر ہے سالہاے
سال گذرے کہ کفار کے ہاتھ سے وہ بزرگوار شہید ہوا عجیب وغریب حکایات
وخرق عادات اوسکی مزار سے وہان کے باشندے منسوب کرتے ہین اور اپنی
مرادون کے لئے جمیرات کو جاکر وہان چوکیان بہرتے ہین لیکن بنجارہ دیہرا اوس وقت
تلک قصبہ مذکور کے اطراف مین کوئی ہندو بنا نہ سکا تھا +
جب احمد شاہ کی بادشاہت ہوئی ملک دمعاش وہان کے بنجارے کہنے لگے
جماعت مین اونکے تفرقے نے راہ پائی جسنے سُبہتا اپنا جدہر دیکھا اُدہر کی راہ لی
آخر شہر مذکور ویرانہ بن گیا اور جسنے چاہا وہان عمل کرلیا اب تلک تو یہی حالت
ہے آگے دیکھئے کیا ہو الغیب عند اللہ +
اور شاہ جہان آباد سے تیس کوس کے مسافت پر پانی پت ایک قدیم قصبہ
ہے شیخ شرف بوعلی قلندر وہین پیدا ہوا اور چالیس برس کا ہوکے دہلی مین
آیا پہر خواجہ قطب الدین کی خدمت مین مشرف ہوا لیکن بیس برس تلک علوم
ظاہری کی تحصیل مین رہا جب نور ربانی کے تجلّے اوسکے آئنہ باطن مین ہوئے
ساری کتابین جمنا مین ڈبو دین اور مسافرت اختیار کی جس وقت روم مین
پہونچا شمس تبریز وہ مولوی روم سے استفادہ اوٹھایا سوائے انکے بہی
وہان کے اکثر اولیا سے بہت سا فائدہ پایا ندان اپنے وطن کو پہرا جب کہ
وہان پہونچا گنج عزلت مین بیٹھا یہان تلک کہ جہان سے اوٹھہ گیا اوسکے بی
کشف وکرامات کا ایک عالم گواہ ہے اور مزار ایک جہانکی زیارت گاہ
سرہند قدیم شہر ہے سامانے کے متعلقات سے فیروز شاہ نے اپنی سلطنت

Taj Tarikh Foundation

مین سن سات سو ساٹھہ ہجری کے بیچ اوسے جدا کرکے ایک علیحدہ پرگنہ
مقرر کیا آبادی و رونق اوسکی پہر دن بدن بڑہتی گئی +
سرہند سے بیس کوس کے فرق پر بہوانا گہاٹ ایک معبد ہے بیشتر لوگ
اوسکو مہادیو کہتے ہین ہندؤن کی قدیم پرستش گاہ ہے لیکن فدائی خان
کوکہ کہ امرائے عظام سے تہا اوسنے عالمگیر کے سن چار جلوسی مین وہین رہنا
اختیار کیا نام اوسکا بجنور رکہا وہان کے راجا کو کہ کئی پشت سے راج
کرتا تہا حسب الحکم بادشاہ کے نکال دیا اور ایک باغ نہایت مطبوع خوش
قطع پانچ درجہ کا بنایا عمارتین اوسکی نپٹ انوٹہی اور بیٹہکین نہایت لکو
نہین جی اگر کیسا ہی اوداس ہو تو وہان لگ جائے بلکہ دلپر اوداسے
پہر کبہو نہ آئے سوائے مکانات کے صنعت کے پہہ عجب کام کیا کہ دامن کوہ
کی آبجو کو اوس باغ مین اس حکمت سے لایا کہ وہان جتنے حوضون اور نہرون
مین فوارے تہے اوسیکے پانی سے جہوٹنے لگے محتاج خزانے کے نہ رہے اور
گلاب بہی اس کثرت سے اوسمین پہولتا ہے کہ موسم مین ہر روز انگنت پہول
خوش رنگ و پاکیزہ اوترتے ہین چنانچہ خلاصۃ التواریخ کا راقم لکہتا ہے
کہ مین موسم بہار مین جبدن گلزار سراپا بہار کی سیر کو گیا تہا اوسدن
چالیس من گلاب کے پہول اوس باغ سے اوترکر گلاب خانے مین گئے تہے +

بیت

روش پر بہی اسکے تہے پہولونکے ڈہیر	نہوتے تہے پرسیر سے اوسکے سیر

غرض سال بسال پہولون کی وہان ترقی اور بہار کی زیادتی +

تہانیسر ایک پرانی بستی ہے سرسہ سے نین کوس پر جنوب رو قریب اوسکے
کورکھیت نام ایک بڑا تالاب ہے ہندی کتابون مین اوسکو ناف زمین لکہا ہے
اور پیدائش کی ابتدا بہی ہندؤن کے نزدیک اوسی مکان مین ہوئی ہے
حاصل یہہ ہے کہ اوسکو بڑا تیرتہہ جانتے ہین اور نہانا اوسمین ثواب عظیم
خصوصًا سورج گہن مین کیونکہ اوس روز دور دور سے گروہ گروہ رنڈے
مرد عام خاص بلکہ سب چہوٹے بڑے آنکر وہان جمع ہوتے ہین اور نقد وجنس
انواع واقسام کے ظاہر ومخفی خیرات کرتے ہین ہرچند کہ اونمین کوئی کیسا ہے
بخیل یا مفلس ہو پر اپنے قدر وطاقت سے زیادہ دان پن کرتا ہے بلکہ
سوائے تالاب مذکور کے اٹہتالیس کوس تلک جنی جہیلین تالاب حوض کوئے
اطراف شہر کے اور وے مکانات جنکے نزدیک سرستی ندی بہتی ہے بلکہ
وے بٹہکین بہی کہ اگلے منیون کے نام سے مشہور ہین اور قدیم کتابون
مین مسطور اون سب کو تیرتہہ جانتے ہین اسی سبب پانڈو اور کورو کہ پیشوا
ہندؤن کے تہے آپسمین لڑکر وہین مارے گئے ✣

اور چالیس کوس دلی سے پرے شمال رو سنبہل ایک قدیم شہر اوسمین ہر مندر
ایک پرانی پرستشگاہ ہنود کی ہے کہتے ہین کہ دور آخری مین ایک اوتار ہوین
سے نکلیگا ✣

قریب اوسکے نانک متا بابا نانک کے چیلے اور سیوک وہان اکثر جمع ہوتے ہین
اور جب تپ مین مشغول رہتے ہین اُتر طرف اوسکی کماؤن کا پہاڑ ہوئے
روپے - تانبے - سیسے - لوہے - گندہک - سہاگے کی کہان اوسمین ہے سوائے

اسکے باز و شاہین و چنگل گیر پرندے وہین سے آتے ہین بلکہ سرہ گائے -
مشک کے ہرن ریشم کے کیڑے - پہاڑی ٹانگن اکثر وہین ہوتے ہین اور
سفید شہد بھی بہتائت سے وہین ملتا ہے ازبسکہ بستی اوسکی محظوظ اور بے لگاؤ
ہے بسبب اسکے اڑنگے کے زمیندار وہان کے بادشاہون سے نہین دبتے ہمیشہ
بغی رہتے ہین راقم ایک مدت ہمراہ نواب آصف الدولہ مرحوم کے حسن رضا خان
بہادر مغفور کے رفاقت مین نانک متی تلک گیا ہے لیکن پہاڑ کی گہائی مین انفاق
جانے کا نہین ہوا بلکہ کوئی شخص لشکر کا وہان نہین جا سکا فی الواقع راہ اس
پہاڑ کی نہائت سخت اور کڈہب ہے لیکن پہاڑیے وہان کے جنس میوہ اکثر لاکر
لشکر مین بیچ جاتے تہے خصوصًا اخروٹ بہتائت سے اور نہائت سستے ٭
الغرض اس صوبے مین دو دریا بڑے ہین ایک جمنا کہ سرچشمہ اسکا معلوم نہین
اکثر سیاح جہان گرد خصوصًا وے کہ چین سے پہاڑون کے راہ آتے جاتے ہین
اونکی زبانی یون سنا ہی کہ یہہ دریا چین سے ہوکر پہاڑونکو کاٹتا ہوا شہر
مین پہونچا ہے کہتے ہین کہ اوس ملک مین سونا بہت ہوتا ہے وجہ اسکی یہہ ہے
کہ اکثر سنگ ریزے وہان کے تاثیر پارس کی رکہتے ہین لوہا تانبا اونکو لگ کر
سونا ہو جاتا ہے لیکن پہچانے نہین جاتے اسواسطے وہان کے باشندے گہوڑے
ٹٹو بیل کے پانون مین نعل باندہ کر چرنے کو وہان کے پہاڑ پر چہوڑ دیتے ہین
بسا اوقات اونکے نعل سونے کے بن جاتے ہین اور اوس ملک کے حاکم کے پہان
نقارے بہی سونے کے ہین پہر اور اشیا اور ظروف کا تو کیا شمار ہے ٭
القصہ دریائے مذکور اوس دیار مین سے ہوکر سرمور مین آیا ہے چنانچہ

وہان کے زمیندار سلاطین ہند کو بلکہ وہان کے وزرا اُمرا ملک دربار کے
راہ سے برف کشتیون پر بھیجتے تہے اسی سبب سے عوام الناس وہان کے
راجا کو برفی راجا کہتے تہے پھر وہان سے پہاڑ پر ہوکر اوس زمین مسطح
پر پہونچا ہے کہ شاہ جہان نے وہین اوسکے کنارہ پر ایک قصر عالیشان
بنایا ہے بلکہ ہر ایک امیر صاحب منزلت نے سوائے اونکی بعضے بعضے اور بادشاہ
بندون نے بہی موافق اپنے قدر و حوصلے کے عمارتین سُتہری سنہرے
دلچسپ بنائین ہین اسی جہت سے وہان ایک معمورہ مختصر سا لگونہان
بن گیا اور مخلص پور اوسکا نام ہوا چنانچہ بادشاہ اکثر اوقات وہان
سیر کو جاتے تہے اور خط اوٹھاتے تہے اوسی مقام سے شاہ نہر کہ آدہی جمنا
برابر ہے شاہ جہان آباد مین کاٹ کر لیگئے ہین اور دریائے مذکور پہاڑ
سے اوترکر اکثر محال کی تازگی کا باعث ہوا ہے چنانچہ قلعہ ارک اور کتنے
مکان بادشاہی امیرون کے اوسی کنارے ہین پھر وہان سے متہرا اور
گوکل اور بندرابن مین پہونچا یہہ دارالخلافہ سے پندرہ فرسخ کا عرصہ
رکہتے ہین پھر اکبرآباد کے نکلے گیا چنانچہ وہان بہی اکثر عمارت بادشاہی
اور امیرون کی جو بلبان لب دریا ہین بعد اسکے اٹائے کے شہر و قلعے
کے نیچے جا نکلا پھر کالپی کے متصل گیا اوسکے بعد اکبرپور مین چنانچہ عمارتین
راجہ بیربل کی اوسی کے کنارے پر ہین اور راجہ مذکور شہر مسطور ہی مین
پیدا ہوا اور اوسی شہر کے تلے دریائے چنبل اور بیتوہ اور دہسان سوائے
انکے اور بہی دریا و گوندوانے کیطرف سے جدے جدے آکر اوسمین ملے

ہین نہر جمنا ملکو سے مین ہوکر الہ آباد کے قلعے کے نیچے گنگا سے آملے ٭
اور دوسرا دریا وگنگا اوسکے بہی سرچشمے سے کوئی واقف نہین لیکن ہندو
کے عقیدے مین یون ہے کہ گنگا بیکنٹھہ سے اوتری شرح اسکی ہنود کی قدیم
کتابون مین ہے اور گیلاس پربت پر ہوچین کے متصل جا نکلی چنانچہ فردوسی
کے شاہنامہ مین ہے کہ پتھر کی عمارات سیاؤش بن شاہ کیکاؤس کی لب
گنگ ہین پہر وہان سے کوہستان بدری مین آئی وہین ایک احاطہ برف
کا ہے کہ ہیماچل اوسکو کہتے ہین ہندو اپنی کایا کو اوسی مین گلانا باعث
آخرت کے نجات کا جانتے ہین چنانچہ پانڈون نے جاکر اپنے بدن اوسمین
گلائے لیکن کنارے اوس دریا کے اوس پہاڑ مین اسقدر بلند ہین کہ پانی
بدقت دکہائی دیتا ہے ناور آدمی پار نہین جاسکتے اسواسطے گذارے کی
جگہہ بڑے بڑے موٹے رسے دونو کنارون کے درختون سے مضبوط باندہتے
ہین اور چہنگون پر اونکے سہارے سے پار اوترتے ہین غرض بدری ناتہہ
کی پرستش کو خلائق شہر شہر سے آتی ہے لیکن اس طرحکا طور گذارنیکا
جو کسی آدمی نے نہین دیکہا بسبب اسکے آتے جاتے اوسپر نہایت ڈرتے
ہین بعد اوسکے دریائے مذکور بدری ناتہہ کے پہاڑ سے بہتا ہوا سری نگر
نکلے آیا اور وہان سے رکہی کیش مین جاکر ہردوار کے پہاڑ مین جا نکلا ہے
اگرچہ گنگا سرتاسر ہندون کے مذہب مین پوجنے کے قابل ہے علے الخصوص
اوس مقام کے بیچ چنانچہ ہر سال بیساکہی کے نہان کو ہر طرف سے ایک
خلقت آکر وہان جمع ہوتی ہے پر جس سال کہ متسے کنبھ اوسمین آتی ہی زبان

ہندی مین اوسے کنبہہ کہتے ہین اوس برس دور دور کے لوگ کثرت سے
آتے ہین اور وہان نہاتے ہین حاصل یہہ ہے کہ وہان کا نہانا دان
پُن اور ناخن لینا سر مُنہہ کے بال مُنڈانے بڑا ثواب جانتے ہین بلکہ مردون
کی ہڈیونکو بہی اوس جگہہ گنگا مین دالنا وسیلہ نجات کا سمجھتے ہین اور پانی
وہان کا بطور تحفے کے بہنگیون مین ملک بملک پہونچاتے ہین لطف یہہ ہے
کہ مدتون پانی اوس دریا کا اگر تابسنون مین رہے مطلق نہین بگڑتا
کیڑا اوسمین کبہی نہین پڑتا ساتہہ اسکے میٹہا اور ہلکا سارے دریاؤن کے
پانی سے ہے اسپر خوبی یہہ کہ ہر ایک کی مزاج کو راس آتا ہے یہان تلک
کہ بعضے بیمارون کو شفا بلکہ کتنے مزمن بیماریون کو فائدہ دوا کا بخشتا ہے
باوجود اسکے تندرستی کو توانائی تازگی سے کو صفائی قوت ہاضمہ کو
ترقی دیتا ہے سوائے ان باتون کے حرارت غریزی کو بڑہاتا ہے بہوکہہ
زیادہ لگاتا ہے رنگ لال کرتا ہے اور مزاج بحال اسیواسطے ہندوستان کے
بادشاہ اور اکثر امرا کہین ہون مین پر اوسکا پانی پیتے ہین قصہ مختصر یہہ کہ
دریا ہردوار سے سادات بارہہ کی بستی مین ہوتا ہوا ہستناپور کے متصل
چا پہونچا پہر وہان گڈہ مکتیسر والون شہر کرنباس و سورون اہر بداؤن
کے قریب اور وہان سے قنوج کے متصل ندان شیوراج پور اور کہجوے و
مانک پور و شہزادپور مین ہوتا ہوا قلعہ الہ آباد کے تلے جا نکلا ہے وہین
جمنا بہی کئی دریاؤن سمیت اسمین آملے پہر گنگا چنار گڈہ اور کئی محالون کے
تلے ہوتے ہوئے بنارس کے نیچے جا پہونچی غرض پٹنے کے تلے پہونچتے پہونچتے

بہتر دریاؤ اُترا اور دکھن کے پہاڑون سے جُدے جُدے آکر اوسمین ملے
پر نام اوسیکا باقی رہا مگر پاٹ بہت بڑہ گیا کہ کنارہ وہان بدقت نظر آتا
ہے اور برسات مین تو دکھائی ہی نہین دیتا پھر وہان سے راج محل و مرشد آباد
و میرداد پور و ہجراہتی مین ہوتے ہوئے جہانگیر نگر کے تلے پہونچی ڈہاکہ بہی
اوسیکا نام ہے بعد اوسکے کئی فرسخ جاکر دو حصے ہوئی ایک تو شرق رو
جاکر چاٹگام مین شور دریا سے ملگیا نام اوسکا پدماوتی ٹہرا دوسرا جنوب
کیطرف بلکہ تین ٹکڑے ہوا ایک کو سرستی کہتے ہین دوسرے کو جمنا تیسرے
کو گنگا پہر اوسکے چہوٹے چہوٹے ہزار سوتے ہوکر بندر چاٹ گام کے نزدیک
دریائے عمان مین مل گئے بعد اسکے سرستی اور جمنا بہی اوسمین آملین پر تحقیق
یہہ ہے کہ گنگا راج محل سے آگے بڑہکر متصل قاضی ہٹے کے جب پہونچی نام اُسکا
پدما ہوا وہین سے ایک سوتا جدا ہوکر مرشد آباد کی طرف گیا ندیا مین پہونچ
جلنگی سے مل کلکتے کے نیچے ہو دریائے شور سے جا ملا اُسکا نام بہاگیرتی ہے
اور پدما کہ اصل گنگا ہے وہ چاٹ گام مین جاکر شمندر سے ملی لیکن ڈہاکہ سے
یہہ دریا دو تین کوس پر ہی متصل اوسکے بوڑہی گنگا فضہ کوتاہ چاٹ گام کے
دریاؤ تلک پہونچتے پہونچتے گنگا جمنا سرستی کے ہزار سوتے ہوگئے اور اکثر
سیاحون کی زبانی سُننے مین یون آیا ہے کہ گنگا کے کنارے پر ابتدا سے
انتہا تک بیشتر مُتہہ مرد چور مفسد راہزن بستے ہین وجہ اسکی ایک لطف سے
صاحب خلاصۃ التواریخ نے یہہ لکہی ہے کہ از بسکہ اسمین نہانے سے گناہ لوگون
کے جسم سے دور ہوتے ہین اغلب کہ وے بہی بطور تناسخ پھر انسانی پن جنم

لیکر خلق کو یہان اذیت دیتے ہین +

فی الجملہ صوبہ مذکور کی ہوا قریب اعتدال کے ہے اور زراعت اسمین بارانی وسیلابی اور کہین کہین کوؤن سے سہ فصلہ ہوتی ہے میوہ بھی امیران و تورانی تلک کا گوناگون کثرت سے اور پھول خوشبو اور رنگین طرح بطرح کے بہتائت سے ہر فصل مین ہوتے ہین عمارتین بھی بڑی بڑی نجتہ سنگین و خشتی افراط سے بنتی ہین صوبہ اکبرآباد اوسکے مشرق کی طرف صوبہ لاہور مغرب کیطرف صوبہ اجمیر جانب جنوب کماؤن کا پہاڑ جانب شمال اور پلول سے اکبرآباد لیکر تا لودہیانہ کنارہ دریائے ستلج طول ایک سو ساٹھہ کوس کا اور سرکار ریواڑی سے کماؤن کے پہاڑ تلک عرض ایک سو چالیس کوس غرض شاہجہان آباد و سرہند و حصار فیروزہ و سہارنپور و سنبھل و بداؤن و ریواڑی دنارنول آٹھہ سرکارین متعلق اونکے دو سو انتیس محال آمدنی اس صوبے کی چوہتر کروڑ ترسٹھہ لاکھہ پینتیس ہزار دام اور یہہ اصطلاح مین منصدیونکی پچیسوان حصہ پیسے کا ہے +

صوبہ بستقر الخلافہ اکبرآباد

اگرچہ ایک گاؤن پرگنہ بیانہ کے متعلقات سے تھا سلطان سکندر لودی نے اوس مکان کو پرفضا دیکھکر تخت گاہ مقرر کیا اور ایک شہر نہایت خوب بسایا اوسکے بعد بادل گڈہ مشہور ہوا پھر شاہ جلال الدین اکبر نے ممالک محروسہ کا بیچون بیچ سمجھہ کر ایک قلعہ نہایت مستحکم بنایا ساتھہ اسکے شہر بھی نہایت وسیع و خوش اسلوب پر عمارت بسایا بیچ تو یہہ ہے کہ کسی جہاندیدہ نے

قلعہ اس متانت کا اور شہر اس وسعت کا نہین دیکھا جمنا چار کوس تلک شہر
کے درمیان بہتی ہے دونو طرف عمارتین عالیشان اور برنگ برنگ کے مکان
خدا کی قدرت کا تماشا دکھاتے ہین باوجود اسکے اشخاص ہر قوم کے اور ہر ملک
ہر ملک کے کثرت سے مجتمع علے ہذا القیاس اجناس و اشیا بہی ہفت اقلیم کی جیسی
چاہیئے ہر وقت بہائت کے ساتہہ موجود بہانت بہانت کے میوے ہر شہر و
ولائت کے اور رنگ برنگ کے پہول ہر فصل مین بخوبی بہم پہونچتے ہین پر
وہان کے خاص میوون مین خربوزہ نہائت شیرین و خوش مزہ و خوش بو
ہوتا ہے لیکن کچہہ چھوٹا اسیواسطے اکبرآباد کی جمالی مشہور ہے پان بہی وہانکا
نازکتر ساتہہ عطریت کے سوائے اسکے اشیا بہی انواع و اقسام کی لطیف و اعلے
بنتی ہین کاریگر بہی اپنی اپنی صنعت مین کامل موجود خصوصًا کارچوب پہان کا
سنہری رپہری نہائت چوکہا اور جگمگا ہوتا ہے بنابر اسکے اکثر سوداگر کارچوبے
تہان اور چیرے خریدکر ملک بملک لیجاتے ہین اور انتفاع اکثر اوٹہاتے ہین
قصہ مختصر شہر مذکور نہائت آباد و بارونق ہے مزار بہی اوسمین علما و اولیا
کی اکثر ہین اور مقبرہ محمد اکبر بادشاہ و شاہ جہان کا قریب اوسکے نہائت اسلوب
و نمود کے ساتھہ ہے +

بیانا قدیم زمانے مین ایک بڑا شہر تھا اور قلعہ بہی اوسکا نہائت مضبوط و محفوظ
اگلے وقت مین گنہگار بندیوانون کو وہین رکہتے تہے مہندی وہان کی نیٹ رنگین
اور آم بہی بہت بڑا وزن مین قریب ایک سیر کے +

سیگری ایک گانون ہے اوسکے علاقہ کا اکبرآباد سے بارہ کوس پر ہے -

اکبر بادشاہ نے شیخ سلیم چشتی کے فرمانے سے وہان ایک قلعہ سنگین بنایا ساتھہ
اسکے عمارتین اچھی اچھی خانقاہین خوب خوب مسجدین پاکیزہ پاکیزہ بنائین
نہر فتح پور اوسکا نام رکھکر دار السلطنت مقرر کیا متصل اوسکے ایک بڑا تالاب
ہے دو کوس کے پھیر مین کنارے پر اوسکے ایک بڑا ایوان و ایک مینار عالیشان
علاوہ اسکے ایک مکان ہاتھی لڑانے کا بہت بڑا اور چوگانگاہ نپٹ پر فضا
قریب اوسکے سنگ سرخ کی کان چنانچہ ستون اور چٹانین سوائے انکے
عمارات کے لوازم جسقدر اور جتنے اندازے کے درکار ہون وہان سے نکل
سکتے ہین ÷

گوالیار نامی قلعہ ہے آب و ہوا اوسکی نہایت خوب استواری مضبوطی بھی نپٹ
مشہور تاسلوب سلطنت جو زندانی قابل حفظ کے ہوتے ہے اونکا ٹھکانا وہین
تہا باشندے وہان کے بمرتبہ زبان آور گوئے نہایت ماہر اور محبوب دلربای
ہین خوب چالاک اور قیامت بے باک ہوتے ہین مزار شیخ محمد غوث کا بھی وہین
ہے کہتے ہین کہ شیخ مذکور اپنے عہد کے صاحب کمالون مین ممتاز تہا اور شیر
مربخ اوسکے عمل مین تہی ÷

کالپی ایک شہر ہے جمنا کے کنارے بہت سے صاحب کمال درویش اوس سرزمین
بھی آسودہ ہین ساتھہ اسکے مشہور ہے کہ بھیم کے تودے کی غار مین وہان فیروزے
اور تانبے کی کہان ہے لیکن مداخل و مخارج اوسکے برابر ہین پر گرمی اپنے موسم
مین وہان حد سے زیادہ پڑتی ہے یہان تک کہ اسکی اطراف بیشتر باد سموم
چلتی ہے اکثر راہرو اوسکی حدت سے تونس کر اذیت پاتے ہین بلکہ بعضے تو مرجاتے

جاتے ہین اسی درسے وہان کے باشندے اس رت مین بیشتر گہرون مین بیٹھے
رہتے ہین پہرتے چلتے نہین مگر بضرورت گرمی کا وقت ٹال کر مصری بہی وہانکی
بلاد ہند مین مشہور ہے *

متہرا قدیم بستی ہے اسی دریا کے کنارے پر کنہیا کی پیدائش وہین ہوئی ہے
اور ہندو کے کتابون مین بزرگی و برتری اوس طبقے کی بہت لکہی ہے فی الواقع
ہندؤنکا بڑا تیرتہ ہے آغاز آفرینش سے اوسکو پرستشگاہ جانتے ہین اٹھا کر
وہانکا عالمگیر کے وقت مین کیشو رائے تہا چنانچہ بادشاہ نے اوسکے مندر کو توڑکر
وہین ایک مسجد بنائی ہے اور عبد النبی خان فوجدار نے وسط شہر مین ایک مسجد
عالی بناکر دنیا مین نام کیا اور عاقبت مین ثواب لیا سوائے اسکے بسرانت مین
دریا کے کنارے سے اندر تمک کے سو سیڑہیان سنگین و پختہ بنائین چنانچہ
جیٹھہ بیساکہہ مین بہی کچہہ اوپر سو پانی مین ڈوبی رہتی ہین بسبب اسکے زمنت
گہاٹ کی بڑہ گئی اور نہانے والے کو راحت حد سے زیادہ ہوئی حاصل یہہ ہے
کہ ہندؤن کو بہی راضی کیا اور شہر مذکور مین نیکنام ہوا +

قنوج قدیم شہر ہے گنگا کے کنارے پٹ خوش آب و ہوا میوہ بہی وہان کا
اکثر خوب با مزہ ہوتا ہے +

بلہور کہ ایک پرگنہ سرکار مذکور کا ہے اوسکے تعلقے کا ایک قصبہ مکن پور نرگا
سید بدیع الدین عرف شاہ مدار کی سنہے وہین ہے اکثر لوگ اوسکو مانتے ہین
خصوصًا عوام بیشتر ارذال اور فقیر بہی اس گہرانے کے ایسہی کچہہ اکثر جاہل +
قصہ مختصر اس صوبے مین بہی دریا دو ہی نمود کے ہین ایک تو جمنا جسکا احوال

سابق لکھنے میں آیا - دوسرا چنبل کہ اکبرآباد سے آٹھ کوس کے فرق سے
ہوتا ہوا بہدا ورسہ کارا یرج کے محال سے گذرتا ہوا اکبرپور کہ متعلق کالپی کا
ہے وہاں پہنچ کر جمنا سے جا ملا - لیکن دریائے مذکور کی برامد کا مقام مالوے کے
متعلقات سے ہے یعنے خاصپور غرض گھاٹم پور اس صوبے کے پورب
طرف - گنگا اتر رخ - چندیری دکھن طرف - پلول پچھم طرف - طول صوبہ مذکور
کا گھاٹم پور الہ آباد کے متعلق سے لیکر تا پلول کہ سٹا ہیہان آباد کے علاقے سے
ہے ایک سو ستر کوس اور عرض قنوج سے تا بہ چندیری کہ وہ مالوے کے
متعلقات سے ہے سو کوس +

القصہ سرکار اکبرآباد دوباڑی والور نگارہ وایرج وکالپی وسانوان وقنوج
وکول بردہ سندلا دگوالیار وغیرہ جو دہ سیرکارین متعلق اودنے دو سو
اٹھہتر محال - آمنی اٹھانوے کروڑ اٹھارہ لاکھہ پینسٹھہ ہزار اٹھہ سو دام
لیکن برسون سے سرکار قنوج صوبہ اودہ مین داخل ہین +

ٹیک کنہیر بہرت پور بھی گویا صوبہ اکبرآباد کے متعلقات سے ہین - اٹھارہ
یا اونیس کوس کا فاصلہ اُنسے اور شہر مذکور سے ہے قلعے
اونکے نہایت مستحکم ومحفوظ وکلان - ساتھہ اسکے اسباب جنگ اور ذخیرے
ہر ایک مین اس بہتایت کے ساتھہ کہ سالہائے سال قلعے والے محتاج
ان امور کے نہون خصوصاً بہرت پور مین بالفعل رنجیت سنگھہ کا مسکن ہے
قلعہ مذکور سب سے زیادہ مضبوط ومحکم - چنانچہ اوسکے گرد کی کہائی ایک
چھوٹی سی ندی ہے کہ ناؤ اوسمین چلے - سوائے اوسکے اور اسباب

اور آثار کی حفاظت بہتسے ہین - پر درحقیقت مین ڈیگ کا قلعہ اسسے زیادہ ہے
لیکن مستحکم و محافظ ایسا نہین چنانچہ ذوالفقار الدولہ نجف خان میر بخشی نے بھی
اول سنگہ کی لڑائی مارکر اوسکو چھین لیا تھا - لیکن بہرت پور کا ارادہ نہ کیا
بلکہ ٹال دیا - بنا اونکی راجا بدن سنگہ سورج مل جاٹ کے باپ سے شروع ہوئی
اور اسس امر کی ترغیب راجا جی سنگہ جے پور والے نے اوسکو دی - بلکہ موجب
اوسکی ترقی کا بھی کچھواہون مین کا خاندان بڑا - چنانچہ الیسری سنگہ نے
محمد شاہ فردوس آرام گاہ سے ایک لاکھ چالیسہزار روپی پرگنہ سوات کا
بھی اوسکو اعبار اکروادیا سوائے اسکے ملکی مالی ہر امر مین اسکا مددگار
تہا وجہ اوسکی یہ ہے کہ جے نگر کے راجاؤن نے جاٹون کو اپنا بندراہ
ٹہرایا تہا تالیف قلوب کے لئے آپ بھی اونسے سلوک پیش آتے تہے اور
حضور اعلے سے بھی رعایتین کرواتے تہے پھر تو دولت اونکی دن بدن
بڑہنے لگی اور ریاست رونق پکڑنے - بدن سنگہ اپنے جیتے جی سورج مل
کو مختار کیا اور آپ الگ ہو بیٹہا - اسسنے اُسسے زیادہ گڑہون کی تیاری کی
اور شہرون کی آبادی کو ترقی بخشی - سپاہ کے احوال پر بہت متوجہ ہوا
ہر ایک رسالہ دار سردار سے بیشتر سلوک کیا - بنا بر اسکے اکثر کارہائے
عمدہ اوسکے ہاتہہ سے نکلے بلکہ بعضے بہت باہر ہی کام اوسنے کئے - چنانچہ
نواب ذوالفقار جنگ سید صلابت خان میر بخشی پر غالب ہوا اور نواب حکیم خان بہادر
اوسی معرکے مین مارا گیا - غرض اونکی ریاست کو جو ایک مدت رہتا ہے
بسبب اسکے سوائے راجا بدن سنگہ کے جو ہوا سو مدبر اور شجاع

پر راجا مذکور کچھہ بوا دانہا مگر عیاش و غافل - اسی سبب سے رو پانند کیمیا گر
کے ہاتھہ سے کشتہ ہوا - قصہ مختصر شورشین اور شرارتین تو یے اورنگ زیب
کے وقت سے کرتے تہے - چنانچہ زور آور سنگہ اکبر آباد و شاہجہان آباد کے
قلعے اکثر لوٹ لیجاتا تہا اور مسافرون بیچارون کو اقسام کی ایذائین پہنچاتا تہا
ساسنے کے نواح مین ایک گڈہی بہی اوسنے اپنے حفظ کے لئے نہایت مستحکم
بنائی تہی - اوسکے اڑنے سے فوج بادشاہی سے بہی کتنے دنون لڑا چنانچہ اکبر آباد
کے ناظم نے ہر چند اوسکے لینے کا قصد کیا پر کچھہ نہوسکا - لاچار دست بردار ہوا
آخر شاہزادہ بیدار بخت نے آکر تین مہینے تک اوسکا محاصرہ کیا - جب ذخیرہ نہ رہا
تب زور آور سنگہ شہزادے کی خدمت مین دستبستہ حاضر ہوا بلکہ ہمراہ اوسکے
دکہن گیا - اورنگ زیب کے ہاتہہ سے جنگ تہا تو اوسکے مرنے پر اوسکے
اڑا دیا - پہر جاٹون نے اپنا رئیس راجا رام کو مقرر کیا - قصہ کوتاہ بنیاد
ان کی عالمگیر کے وقت سے بندہی - پہر جون جون سلطنت ضعیف ہوتی گئی ویسے
قوت پکڑتی گئے - چنانچہ اتنک کہ شاہ عالم کا اہتالیسوان سن جلوسی ہے
راجا رنجیت سنگہ سورج مل کا بیٹا اوسی قوت و تسلط کے ساتہہ اپنے
ملکون پر محیط ہے +

صوبہ خوش سواد الہ آباد

ہندو ہی نام اوسکا پر اک ہے اکثر ہندو ٹہر مینی بہی کہتے ہین - جلال الدین محمد اکبر
نے گنگا جمنا کے بیچ ایک قلعہ سنگین و محکم مکانات بہی اوس مین متعدد

دلچسپ و مستحکم بنا کرا یک شہر بہی خوش سواد وہان بنایا نام اوسکا اللہ باس
رکہا - پہر شاہجہان نے بالہ آباد کیا - ان دونون دریاؤن نے قلعے کی جانب
شرقی کے متصل اتصال پایا ہے اور ایک سوتا بہی قلعے سے نکلکر ان مین آملا
ہے - بنا بر اسکے تمام اس مکان کا ترمنی ہڑا اور اس سوتے کو ہندو سرسوتی
کہتے ہین - لیکن کتب ہندی مین یہہ نہین لکہا کہ سرسوتی - سے یہان سے نکلی ہے - سوائے
اسکے قلعے مین ایک درخت ہے اوسکو اکہی بڑ کہتے ہین معنے اوسکے بایدار اور
ہندی کتابون سے یہہ بہی دریافت ہوتا ہے کہ قیام درخت مذکور کا قیامت
تلک ہے - چنانچہ نورالدین محمد جہانگیر نے اوسکو کٹوا کر ایک تولوہے کا
بہت بہاری اوسمقام پر رکہوا دیا تہا چند روز کے بعد وہ درخت پہر
پہنکا اور اوس لوہے کو توڑ کر باہر نکلا - حاصل یہہ ہے کہ ہندو اوسکو
بڑا تیرتہ ملکہ پرستشگاہ ہون کا بادشاہ جانتے ہین - جب کہ سورج گرہن کا ہوتا ہے
یعنے جبہی مین آتا ہے - گروہ گروہ زن و مرد نزدیک دور سے آکر وہان
جمع ہوتے ہین - ایک مہینے تلک روز نہاتے ہین اور اپنی ہوت کے موافق
دہان پُن کرتے ہین - سوائے اسکے سرکار والا مین بہی ہر شخص کچہہ
روپے داخل کرتا ہے - علاوہ اسکے ہنود ازانجملہ وہان کے مرنے کو بہتر
سمجہتے ہین اسی سبب زمانہ سابق مین بعضے تو نجات آخرت کے لئے کتنے
اسی امید پر کہ کسی راجا راؤ کے یہان جنم لیوین بیچتے جی اپنے تئین
آرے سے چرواتے تہے - شاہ جہان صاحب قران ثانی کے وقت سے
یہہ عمل موقوف ہوا لیکن قلعہ شاہ عالم بادشاہ کے جو اپس سن جلوسی

مین صاحبان انگریز نے توڑکر اس اسلوب کے ساتھہ بنایا کہ اوسکا نقشہ ہی
اور ہو گیا۔ سچ تو یہہ ہے کہ آگے قابل بزم تھا اب لائق رزم ہوا لیکن یہہ محلہ
آگے نہایت آباد تھا چنانچہ اسمین بارہ سرائین اور بارہ دایرے ہے۔
اب تلک بھی کئی موجود ہین۔ لیکن وہ عالم کہان شرف المکان بالمکین۔ اور دایرہ
وہان کے باشندے خانہ فقرا کو کہتے ہین۔ پر اوسکے محیطے مین مکانات متعدد
ہوتے ہین۔ بلکہ بیشتر مسجد و خانقاہ بھی اوس مین دیکھی ہے۔ چنانچہ شاہ خوب اللہ
کا دایرہ نہایت وسیع و کلان اور مشہور جہان تھان ہے۔ پس معلوم ہوا
کہ علما و مشایخ بھی یہان مدت سے رہتے ہین لیکن خلاصۃ الہند کے مؤلف نے
جو احوال اونکا قلم انداز کیا اور مطلق نہ لکھا۔ اغلب کہ اوسکو خبر نہوئی کہ یہان بھی
اہل اللہ موجود ہین کیونکہ اکثر صوبون کے فقرا و مشایخ کا احوال اوسنے
ثبت کیا ہے۔ پھر صوبہ مذکور کے فقرائے مشاہیر کے حالات کی تحریر سے کیونکر
ہاتھہ اٹھاتا۔ چنانچہ حاوی فضایل صوری و معنوی شیخ محمد افضل الہ آبادی
و عباسی و نقشبندی کی وفات گیارہ سو چوبیس ہجری مین ہوئی اور تالیف اس
کتاب کی سن گیارہ سے ساتھہ مین ؛

اور نیس کوس صوبہ مذکور سے پرے بنارس ہے۔ ہندی کتابون مین نام اوسکا
بارانسی بھی لکھا ہے اسلئے کہ یہہ بستی درمیان دریائے برنہ اور آسنے کے واقع
ہے۔ کاشی بھی اسکو کہتے ہین اور مہادیو سے منسوب کرتے ہین۔ غرض شہر
مذکور نہایت قدیم ہے عمارات اوسکی سنگین و پختہ و بلند اکثر لب دریا۔ لیکن
حویلیون مین انگنائی ندارد۔ سوائے اسکے اندر باہر بستی کے ہزاردن

بت خانے انگنت شوالے سینکڑون گنڈہ اور ٹھاکر یہان کا بسیسر ناتھ - چنانچہ
اوسکا بڑا مندر رہتا - عالمگیر نے تڑوا کر وہان ایک مسجد بڑی عالیشان بنائی
شہر کے لوگ اوسکو بسیسر کی مسجد کہتے ہین - سوائے اسکے اور بہی کئی نامی
تبخانے توڑے اور مسجدین اونکی جگہہ بنا کین +

قصہ کوتاہ شہر مذکور اب بہی آباد ہے - لیکن کوچے اوسکے نہایت تنگ و تاریک
و بدبو - بلکہ بعضی گلیون مین تو دہوپ کا گذر بہی نہین ہوتا اسی باعث زمین
وہان کی بیشتر سیلی رہتی +

پر دریا کنارے کی عمارتین سب کی سب دلچسپ قابل سیر اور باغات بہی شہر کے
بہم طرف نپٹ سہاونے لگتے ہین کہ انسان کا وہان جی کبہو اداس نہو - ہرچند
اوسکے کوئی باس نہو - حسن بہی وہان کا نہایت چمک تمک کے ساتہہ اگر فرشتہ
بہی دیکہے تو دیوانہ ہو جائے پر بنیرا تو کس شمار قطار مین +

غرض معمورہ مذکور کیفیت سے خالی نہین دیدکے قابل ہے ساتہہ اسکے علم ہندی کا بہی
گہر ہے - کیونکہ بڑے بڑے پنڈت اچہے اچہے برہمن بید کے پڑہانے والے
شاستر کے بیدون کے جاننے والے اور جوتگے نجومی گنی ہر فن کے
بکثرت اوس شہر مین رہتے ہین - اسی واسطے برہمن زادے دور دور
سے تحصیل کو آتے ہین اور مدتون پڑہتے پڑہاتے ہین چنانچہ اب تک بہی
مدرسہ ہندی کا موجود ہے - صاحبان عالیشان نے بہی اخراجات اوسکے
بدستور جاری رکہے ہین - اور اکثر آزاد منش عبادتی تپسی اس لحاظ پر
کہ مرنا وہان کا باعث نجات کا ہے اپنے وطن چہوڑ دنیا سے ہاتہہ اوہا

رام سے لوگ وہین رہنا اختیار کرتے ہین - بہیرے بوڑہے کہنہ سال کتنے آزاری
جینے سے مایوس ہو کر وہان آتے ہین اور دنیا سے اوٹہہ جاتے ہین - ازبسکہ
لوگون کی آمد جا بہر ہر ایک سمت سے رہتی ہے - اسی سبب اوسکی آبادی
کم نہین ہوتی + کپڑا بہی وہان ریشمی و زربافی خوب بنا جاتا ہے خصوصاً تاش
بادلہ نہایت جگمگا اور مشروع و کمخواب تو واقعی بعد گجرات کے بنارس کے
برابر ہند مین کہین نہین بنتا - اگرچہ مشروع ہو مین اب تیار ہونے لگا ہے
لیکن یہہ تماش و ملائمت کہان - باجی اور بنجیب کا سا فرق ہے +
پچہم طرف شہر کے اورنگ آباد کی سرائے نجبتہ اور نہایت کشادہ دامنے اوسکے
پچاس موجن کا تالاب - اوس سے کچہہ آگے بڑہکر بستی ہے باہر قدم شریف
اکثر وضع و شریف پنجشنبہ کے دن وہان جاتے ہین - تمام تلک صحبت اور
لوگون کی کثرت رہتی ہے - ہر چند کہ نشستگاہین اور خانقاہین کم ہین لیکن بطف
سے خالی نہین - علاوہ اسکے اوس قطعے مین اکثر مسلمانون کی قبرین ہین - چنانچہ
مزار شیخ محمد علی حزین گیلانی کا بہی وہین ہے - اوس مرحوم نے اپنے حین حیات
مین اوسے بنوایا تہا بلکہ کبہو کبہو پنجشنبہ کو وہان جاکر بیٹہتا اور کچہہ خیرات بہی کرتا +

جو بقا اپنی فنا سمجہے وہ دکہہ بہرتے نہین
مرتی جو زندگی مین وے کبہو مرتے نہین

غرض بعد ہنگامہ بکسروہ عارف بے ریاسن گیارہ سے اسی ہجری مین بہشت
نصیب ہوا

چنارگڑہ ایک قلعہ ہے پہاڑ پر سنگین و بلند و محفوظ - لیکن نشیب و فراز اوس

مین بہت ہے - گنگا اوسکے نیچے بہتی ہے قریب اوسکے ایک قوم عالمگیر کے وقت تک
سر و پا برہنہ جنگل مین رہتی تہی اور تیر اندازی و شمشیر زنی مین اپنی
اوقات بسر کرتی تہی - یعنی کتنے حوالیسین یا پہاڑیئے اوسوقت مین رہزنی
کرتے تہے - لیکن بالفعل بلکہ سالہائے سال سے اوسکے متصل ایک معمورہ ہے
کہ اکثر ہندو مسلمان اوسمین بستے ہین - اشیاء و اسباب بہی ضروری موافق
انکے بہم پہنچتے ہین - اور قلعہ مذکور ہر چند آگے بہی بارونق تہا پر جب سے صاحبان
عالیشان کے قبضے مین آیا ہے خوب تیار سجا سجایا رہتا ہے قریب اوسکے
قاسم سلیمانی کی درگاہ ہے - نہایت خوش عمارت بر کیفیت +

مکانات اوسمین سنگین و پختہ و متعدد اپنی وضع کے اسلوب دار و با قرینہ
خصوصاً وسط مین ایک مسجد بہت بڑی پاکیزہ و استوار جیسے انگوٹہی مین
نگینہ - جنگلا بہی اوسکے اطراف کا نہایت سہانا ہر امرض خفقان کی دوا +

ہے سناداب و سرسبز وہان کی زمین
وہ جنگل ہے گلشن سے بہتر کہین

اور چنار سے دکہن طرف آٹہہ کوس کے فاصلے سے گنگا کے کنارے پر
مرزاپور ہے - ہر چند کہ بستی اوسکی چہوٹی ہے لیکن خوب آباد و خوش سواد
عمارتین پکی بیشتر لیکن اکثر بیماریون کے گہر - سفید پوٹہ اوہان کا مشہور ہے
اگرچہ جنگلی کا بہی گنّا نیشکر نرم اور میٹہا ہوتا ہے لیکن وہ ساتہہ ان خوبیون
کے کلانی اور گندگی بہی رکہتا ہے +

گڑہ کالیجر سنگین قلعہ ہے پیٹ پے لگاؤ ایک بڑے اونچے پہاڑ پر -

اسکی ابتدا سے کوئی واقف نہین چشمے اکثر اوسمین جوشش کہاتے ہین اور
تالاب بڑے بڑے آب زلال سے بہرے ہوئے ایک لطف دکہاتے ہین
بہیرونکا بتخانہ وہین ہے اور قریب اوسکے گہنے درختون کا ایک جنگل ہے بیشتر
اوسمین آہنوس کے پیڑ لوگ وہانسے ہاتھی بھی پکڑلاتے ہین اور پاس اوسکے
لوہے کی کہان بلکہ بعضی بعضی جاگہ سے الماس کی ٹلیین بہی ہاتہہ لگتی ہین اور
باشندے وہانکے سودمند ہوتے ہین ٭

جون پور بڑا شہر ہے گومتی اوسکے اندر ہوکر نکلی ہے فیروز شاہ نے
اوسکو اپنے عہد سلطنت مین فخر الدین محمد جونان کہ اوسکا چچا تہا اوسکے نام
پر آباد کیا ازبسکہ شہر مذکور شورپشتون اور مٹہہ مردون مین واقع ہوا تہا
فوجدار اوسکے بیشتر خونریزی وسفاکی مین مشغول رہتے تہے لیکن آب وہوا
اوسکے باشندون مسافرون کے مزاج سے موافق فضا اوسکی فضاے گلزار
سے فائق حویلیان اوسمین اکثر پختہ وسنگین چہپر کے مکان کہین کہین اگرچہ
آبادی اوسکی اب ویسی نہین لیکن غنیمت ہے کیونکہ باغ خزان رسیدکا
ایک آدہ چمن دید کے قابل رہجاتا ہے اور اہل نظر کو ایک لطف دکہاتا ہے
خصوصًا جامع مسجد وہانکی اپنی ساخت مین لاثانی ہے فی الواقع پختہ کارون
کی ایک نشانی ہے عمارت اوسکی تمام وکمال سنگین اینٹ گارے کا اسمین
نام بہی نہین **بیت** بناوے کوئی ایسی اب کیا مجال ٭ مرمت بہی ہے اوسکی
امر محال ٭ تعمیر اوسکی سلطان شرق ابراہیم شرقی نے آٹہہ سو باون ہجری
مین کی اور وارین مین نیکنامی لی تاریخ اوسکی بنا کی مسجد جامع الشرق ہے

پل بہی وہانکا اقلیم ہند مین بے مانند ہے دیرپائی اور پختگی اوسکی اظہر من الشمس
سینکڑون برس گذرے ہین لیکن معلوم یہہ ہوتا ہے کہ آج بنا اور ابہی تیار ہوچکا
ہے بنا اوسکی منعم خان خانخانان نے اکبر بادشاہ کے عہد سلطنت مین کی
اور مہتمم اوسکا نواب مرحوم کا مہیم غلام تہا قطعہ اوسکی تاریخ کا یہہ ہے **قطعہ**
خانخانان خان منعم اقتدار ؛ بستہ این پل را بتوفیق کریم ؛ نام او منعم ازان آمد کہ ہست
بر خلایق ہم رحیم و ہم کریم ؛ رہ بتاریخش بری گر افگنی ؛ لفظ بدر را از صراط المستقیم
حق تو یہہ ہے کہ یہہ تاریخ اوسکی بجا ہوئی کہنے والے کی طبیعت خوب لگی خدا اوسکے
تعمیر کنندے کو مستغرق دریاے مغفرت کرے اور پلصراط پر اوسکی دستگیری
و معاونت **بیت** ہے دریا دلی کا یہہ اوسکے نشان ؛ خدا اوسکو قایم
رکہے جاودان ؛ سرائین بہی کئی تہین لیکن بالفعل ایک پختہ پل کے جنوب
رخ اور دو کچی شمال رو لیکن کچہہ ایک فاصلے سے پہلیل و عطر بہی وہان کی
نہایت خوشبو ہوتا ہے چنانچہ اکثر بلاد بطریق تحایف بہجواتے ہین اور
خوشبوئی ساز سوداگر بہی اطراف مین اوسکو لیجاتے ہین غرض
سگندراے اور بیلے کا تیل تو وہانکا سا کہین نہین ہوتا گلاب خجالت
سے اوسکے آگے پانی ہوجائے اور سہاگ کے عطر کی باس بہی اوسکو
ہوتے خوش نہ آئے **بیت** بدن مین ملے اوسکو جو مرد و زن ؛ تو
بن جائے ہر ایک دولہہ دولہن ؛ چنبیلی کا بہی علے ہذا القیاس لیکن مشہور
یون ہے کہ چنبیلی باڑہ کی اور بیلا جونپور کا پر اپنے تئین اسمین شک
ہے اور وہانکے نجبا اکثر ذہین اور صاحب علم و دانشمند ہوتے ہین چنانچہ

چنانچہ متقدمین مین ملا محمود کیسا ایک صاحب کمال فاضل گذرا ہے کہ اپنے
وقت مین یکتاے عصر تہا اس زمانہ مین تو اوس سا ہونا معلوم شمس بازغہ
اون نے علم حکمت مین ایسا لکہا ہے کہ اشعار اربعہ اوسکی فصاحت و
بلاغت کو نہین پہونچتے اور شفا اوسکی عبارت کی خوبی کو نہین لگتی باوجود اسکو
مسائل حکمیہ کا بہی جامع بالفعل کتب درسیہ سے ہے فضلا اوسمین جون جون
خوض کرتے ہین کیفیتین پاتے ہین اور طلبہ درس سے فائدے اوٹہاتے
ہین اور متاخرین مین بہی مولوی میر عسکری و مولوی ابو الفضل و مولوی
ابو الخیر واقعی کہ ہر ایک ان بزرگوارون مین علم و فضل مین یگانہ و افتخار زمانہ
تہا حاصل یہہ ہے کہ شہر مذکور بہی ایک دار العلم ہے اس گئے گذرے
پن پر بہی سررشتہ علم کا کچہہ نہ کچہہ چلا جاتا ہے اب بہی ایک آدہہ فاضل
مستعد نظر آجاتا ہے چنانچہ مجمع فضائل خفی و جلی مولوی روشن علی آرہے
و ودمان شریعت و ضیاے محفل فضیلت بالفعل وہانکے سکنہ مین
موجود ہے اکثر طلبہ اوسکی بدولت فیض پاتے ہین اور درجہ فضیلت کو
پہونچ جاتے ہین ؛

قصبہ کوتاہ صوبہ مذکور کی آب و ہوا نہایت خوب ہے میوے بہی اقسام
اقسام کے ہوتے ہین خصوصًا انگور نہایت رسیلا خوش مزہ میٹہا
بڑا بکثرت بکتا ہے اور پہول بہی ہر فصل مین دیکہنے سونگہنے کے بہانت
کے ساتہہ خصوصًا موگرا بہت بڑا و گندہ نپٹ خوشبو ہوتا ہے ایک
پہول اوسکا حکم عطر دان کا رکہتا ہے نداعت بہی بہتایت کے ساتہہ ہوتی

ہے لیکن موٹہہ کم یاب جوار باجرہ کمتر اور کپڑے کے اقسام سے جھونا اور مہر محل خوب بنا جاتا ہے اور دریاؤن مین بڑے دریاؤ اس صوبے مین گنگا جمنا سرجو طول اسکا منجھولی جونپور سے لیکر اوتر کے پہاڑ تلک اکیسو ساٹہہ کوس اور عرض چونسا جو گنگا کا ایک گذر ہے اوس سے گھاٹم پور تلک ایک سو تیس کوس صوبہ بہار اسکے پورب طرف اکبرآباد پچھم رخ صوبہ اودہ اوتر طرف ماندہ گڈہ دکہن طرف الہ آباد غازی پور بنارس جونپور چنار کالنجر کڑا مانک پور وغیرہ سولہ سرکارین متعلقات انکے دوسو سینتالیس محال اور آمدنی سات کڑور سات لاکہہ اکسٹہہ ہزار دام ؛

صوبہ اودہ

ہندی کتابون مین نام اسکا اجودہیا راجا رام چند کا مولد و تخت گاہ ہے اسی جہت سے ہندو اسکو بڑا معبد جانتے ہین کیونکہ راجا مذکور عالی نژاد و نیک نہاد تہا ساتہہ اسکے دولت ظاہری و باطنی سے بہی مالا مال عجائب غرائب افعال اوسسے وقوع مین آئے اور بہت سے امور نادرہ اوسنے دکہائے چنانچہ شور دریا پہ پل باندہا اور انگنت بندر ریچہ کی فوج لیکر لنکا پر چڑہ گیا پہر راون کو مار کر اپنی جورو کو قید سے چہڑایا یا اسی قبیل سے اکثر حالات اوسکے رامائن مین لکہے ہین — غرض شہر مذکور اکیسو اٹہتالیس کوس کے طول اور چہتیس کوس کے عرض مین بستا تہا اور اوسکے سواد مین جو کوئی خاک چہانتا سونا پاتا

ایک کوس پر سے اوسکے گہاگرہ سرجو سے ملکر قلعے کے تلے جا نکلی ہے اور
قریب شہر کے دو بڑی بڑی قبرین ہین طول اوسکا سات آٹھہ گز سے
کم نہین - عوام اونکو حضرت شیث و ایوب سے منسوب کرتے ہین - بنابر اسکے
پنجشنبے کو اکثر لوگ وہان جا کر فاتحہ پڑہتے ہین اور بعضون کے نزدیک رتن پور
مین کبیر جلاہے کی قبر ہے - یہ شخص مذکور سلطان لودی کے وقت مین تہا -
بنارس کے بیچ مدتون جپ تپ کرتا رہا فقرا کے نزدیک بڑا موحد و صاحب کمال
تہا - چنانچہ اوسکی طبع زاد اکثر دوہرے اہل مذاق کے ورد زبان ہین - سچ ہے
کہ محبت و معرفت اوسپے ٹپکی پڑتی ہے +

فیض آباد عرف بنگلہ تین کوس اودہ سے مغرب رخ ایک آبادی نو احداث
ہے نہایت پر فضا و دلکشا - سرزمین وہان کی بیٹ خوب و مرطوب - مہندی بہی
وہان کی قیامت رنگین - چنبیلی - انگور بیدانہ نہایت اور سوائے اسکے
اور بہی بعضے میوے ترکاریان پہول خوشبو رنگین افراط سے ہوتے ہین
خصوصاً چنبا و لالہ پر خربوزہ حد بڑا اور پہیکا صورت حرام +

وجہ اوسکی بنیاد کی یہہ ہے جب صوبہ داری ملک مذکور کی انتقال پاکر محمد شاہ
فردوس آرام گاہ کی سلطنت مین نواب برہان الملک سعادت خان بہادر
کے نصیب ہوئی - بعد اونکی وفات کے قایم مقام اونکا داماد نواب وزیر الممالک
ابو المنصور خان صفدر جنگ بہادر مغفور رہا - کیونکہ فرزند نرینہ اونکے
نہ تہا اوسی بزرگ نے بنیاد اسکی ڈالی لیکن بطور چہانونی کی -
جب نواب شجاع الدولہ بہادر ابن صفدر جنگ وزیر الممالک کو ریاست

پہنچی - بعد ہنگامہ بگسر کے مزاج اوسکا اسکی آبادی ہی پر آیا - چنانچہ کتنے محل
اور باغ پاکیزہ و خوش عمارت اوسنے لب دریا بنائے اور ایک تر پولیا بھی
نہایت بلند و دلکشا متصل قلعہ اور چوک کے قریب بنایا بلکہ اپنی بود و باش
بھی وہین مقرر کی - بسبب اسکے اکثر سردار و ان معاصبون نے عمارتین عالیشان
یہان تلک کہ ہر ایک چھوٹے بڑے نے موافق اپنے مقدور کے حویلی بنائی
چنانچہ ایک معمورہ معقول ہوگیا - پر کچھ بلین اکثر تہین اور پختہ عمارتین کم لیکن
معمار قدرت کے ارادے مین جو اوسکی آبادی کو پایداری نہ تھی بلکہ خرابی
منظور تھی کہ سن گیارہ سے اٹھاسی مین بعد نواب حافظ الملک حافظ رحمت خان
کی شکست کے نواب موصوف کا واقعہ ہوا اور مقبرہ اوسکا وہین بنا - پھر مسند
حکومت پر اوسکا خلف الصدق نواب آصف الدولہ بہادر وزیر ابن وزیر
بیٹھا - اوسنے دار الحکومت لکھنو کو بدستور سابق مقرر کیا بلکہ عمارات و باغات بھی
خوش قطع و دلچسپ وہان بنائے آخر اوسکی آبادی بمرتبہ کہٹی اور اسکی
بستی نہایت بڑھی چنانچہ بالفعل کہ سن بارہ سے بیس ہجری مین اور نواب
سعادت علیخان بہادر وزیر ابن وزیر دام اقبالہ کی حکومت کا آٹھوان سال
دونون شہر اسی نہج پر ہین -

ہر ایک ایک قدیم شہر ہے سرجو کے کنارے نہایت وسعت و کیفیت کے ساتھ
اہیر ابیان اوسکی گرد و نواح مین اکثر اور پہلواریان جا بجا بیشتر - نسبت
رجب سالار کی اور اور درگاہ سالار مسعود غازی کی وہین ہے - سنتے ہین
کہ رجب سالار تعلق شاہ کا بہائی تھا اور سالار مسعود غازی کے احوال مین

اختلاف ہی بعضے کہتے ہین قوم کا سید لیکن سلطان محمود غزنوی سے بہی
قرابت قریب رکہتا تہا اور بعضون کا قول یہہ ہے کہ ایک پٹہان تہا لیکن شہید
ہوا - غرض درگاہ اوسکی ایک عالم کی زیارت گاہ ہے - سال مین ایکبار دور
دور سے لوگ میدنی کے ہمراہ چلتے ہین کتنے سیاح اکثر پہاری پر بیچ
قوم لال لال نیزون سمیت ہزارون دفالی گاتے بجاتے ساتہہ لیکر اپنی
اپنی بستیون سے نکلتے ہین - غرض جٹہہ کا پہلا اتوار اوسکے عرس کا دن
ہے لیے اسّے دو تین دن پہلے وہان آپہنچتے ہین اور اعتقاد اونکا یہہ ہے
کہ وہی اوسکے بیاہ کا روز تہا چنانچہ سہانے کپڑے اوسکے گلے مین تہے کہ مارا
گیا اسی جہت سے ایک پتلی اردولی کا ساکن بلنگ پیڑھا کچہہ اسباب عروسی
سمیت اوسکے مزار پر بہیجتا ہے - اپنے زعم مین ہر برس اوسکا بیاہ کرتا ہے
برسون سے یہہ رسم اوسکے خاندان مین چلی آئی ہے بلکہ ابتک یہی جاری
ہے - غرض رجالے کے اعتقاد سے یہی خدا پناہ مین رکہے کہ رسوائی سے
خالی نہین اور گرد و پیش اوسکے گنبد کے جتنے درخت ہین اونمین رسیان
ڈالکر کوئی اپنا ہاتہہ باندہتا ہے کوئی پاؤن کوئی گلا - القصہ انواع و اقسام
کے سانگ لاتے ہین اور اپنے گمان مین اوسی سبب سے مرادین پاتے
ہین دیوکن مدت سے بیسون کی ٹکسال ہے اور ترکے پہاڑ روپے سونا روپا
تانبا - سرب - سہاگہ - شہد - چوک - کچور - سونٹہہ - پیپل - باویرنگ - لون
ہینگ - موم - پشمینہ - ٹانگن - باز - جرّہ - شاہین - وغیرہ سوائے اسکے
اور بہت سی چیزین پہاڑ کی پہاڑ سے لاتے ہین اور بیچ جاتے ہین

سبب اسکے لوگ گنگا، بجوم اور خرید فروخت کی دھوم وہان رہتی ہے +

نمکہار مصرک ایک نامی جاگہہ اور ہندؤن کی بڑی پرستشگاہ ہے۔ گومتی اوسکے قلعے کے تلے جا نکلی ہے۔ نزدیک اوسکے ایک حوض ہے برہما درست کنڈہ اوسکو کہتے ہین۔ پانی اوسکا اندر ہی اندر جوش کہاتا ہے۔ ساتہہ اسکے ایسا چکر مارتا ہے کہ آدمی کی قدرت نہین جو اوسمین غوطہ لگا سکے۔ بلکہ جو چیز کہ اوسمین گرے فی الفور نکل پڑے۔ نہود کے نزدیک بڑا تیرتہہ ہے۔ مشہور ہے کہ جتنی کتابین ہندی کہ گردش فلکی سے اور انقلاب دہری سے گم ہوئین تہین بتیسون اور منیسون نے اپنی طبیعت کی جودت اور ذہن کی حدت سے اوسکے کنارے پر نئی سر سے اونہین درست کیا اور لکہا ہر ایک اونکے مطالب سے فیضیاب ہوا۔ قریب اُسکے ایک سرچشمہ چہوٹی سی ندی کا ہے کہ وہ گومتی مین ملی ہے۔ ایک گز کا چوڑا چار انگل گہرا۔ جب اوسکے کنارے برہمن بید خوان منتر پڑہتے ہین اور وقت پرستش جسقدر چانول وغیرہ اوسمین ڈالتے ہین پہر اونکا نشان بہی نہین پاتے +

لکنو بہت بڑا شہر ہے گومتی کے کنارے آگے بہی دارالحکومت تہا۔ لیکن نواب شجاع الدولہ بہادر مرحوم نے بعد بکسر کے ہنگامے کے یہہ رتبہ فیض آباد کو بخشا۔ چنانچہ انتقال بہی اس سرائے فانی سے وہین کیا۔ پہر نواب آصف الدولہ بہادر مغفور نے اسیکو نواب اور دارالامارت ٹہرایا آبادی اوسکی بہت بڑہ گئی کہین سے کہین جا پہنچی اب بہی بدستور حاکم نشین بہی ہے۔ لیکن بہتر پر جو بستا ہے اسے نہایت نشیب و فراز اوسمین واقع ہے

بیت

کسی کا گھر ہے ٹیلے پر ہوا مین کسیکا جھونپڑا تحت الثرا مین

غرض شہر مذکور مین کئی سرائین اور بہت سے کٹرے ٹولے محلے آباد ہین - جس محلے مین شیخ مینا کی درگاہ ہے اُسے مینا نگر ہی کہتے ہین - اکثر لوگ پنجشنبہ کو فاتحہ کے واسطے وہان جاتے ہین - اور بیشتر عوام الناس فاتحہ اونکی گڑہینے پر دلاتے ہین - اور بیرون شہر شوق کی طرف لکھہ پیڑے کے قریب مزار پیر جلیل کا ہے لیکن اوسکی قبر کا چبوترا قد آدم بلند و بے زینہ ہے اسباعث کوئی متصل اوسکے جا نہین سکتا دور ہی سے فاتحہ پڑہ جاتا ہے ہر جمعہ کو وہان اکثر تماشہ مین جوان برائے سیر اور اکثر جہلا بواج عقیدے سے جاتے ہین اور ہانس کی کہچڑی اور کڑوا تیل چڑہاتے ہین - گستاخی معاف سوائے کشف و کرامت کے یے دونون بزرگ خوش فوائیہ بہی کہتے تہے کہ بعد رحلت ایسی نذر قبول کی اور کس چیز پر روح کو اونکی رغبت ہوئی - شہر کے اوتر رخ گومتی کے کنارے شاہ پیر محمد کا ٹیلہ ہے آگے وہی دار العلم تہا - اکثر طلبہ و علما وہان پڑہتے پڑہاتے تہے اور اپنی اوقات بخوبی بسر لیجاتے تہے سنتا ہے کہ شیخ مرصوف کو سوائے نعمت فقر کی دولت علم بہی تہی - فی الجملہ مرد صاحب کمال و صاحب حال و قال تہا زندگی مین وہ مقام اوسکا مسکن تہا بعد مرگ مدفن ہوا اور مسجد بہی اوسپر ایک نہایت عالیشان و وسیع - گنبد اوسکے برتبہ بلند و رفیع - اور مینا اوسکے گومتی کے اوس پار پچہم اور اوتر کے آنے والون کو تین چار کوس سے نظر آتے ہین - کلس اونکے

ویسی ہی جگمگاتے ہین اور قریب اسسے پورب طرف پنج محلہ ہے - کثرت
استعمال سے نون اسکا حذف ہوگیا ہے اور جیم چھسے عوض - چنانچہ
اکثر لوگ پچ محلہ کہتے ہین - مکان مذکور نواب ابوالمکارم خان کا دیوانخانہ
تہا اور یہہ بزرگ لکھنو کے شیخون سے ہے مگر امیر تہا - اور وجہ تسمیہ مکان
مسطور کی یہہ ہے کہ زمانہ سابق مین یہان دو منزلے مکان کو دو محلہ اور سہ منزلے کو
سہ محلہ کہتے تہے - شاید یہہ پنج منزلہ تہا اس سبب نام اسکا پچ محلہ ہوا - قصہ مختصر
جب نواب برہان الملک سعادت خان مرحوم قبایل سمیت اس شہر مین رونق افزا
ہوئے - اس مکان کو پانسو روپی کرایہ کو لیا - چنانچہ کرائے نامہ اوسکا نواب
مرحوم کی مہر سے آج تلک اونکی اولاد کے پاس موجود ہے لیکن کرایہ چند
روز ہی دیکر موقوف کر دیا تہا اور اوسکے بدلے کوئی گانون یا جاگیر بہی
مرحمت نہ کی ؛

غرض نواب وزیر الممالک صفدر جنگ ابوالمنصور خان بہادر مرحوم کے عہد
حکومت تلک بنا اوسکی جون کی تون رہی جس وقت نواب وزیر اعظم
شجاع الدولہ بہادر مغفور مسند ریاست پر بیٹہے تب مکانات اور شیخ زادون
کی بہی لیکر اس مکان کے شامل کئے - بلکہ ایک آدہ بارہ دری اور بنوائی
پہر عوض اوسکے اور دے - مکان جو آپ لئے تہے دو گوان گانون مالکون کی
جاگیر کر دیا - چند روز کے بعد وہ بہی سرکار مین ضبط ہوگیا لیکن یہہ شیخ زادے
نواب ابوالمکارم خان مرحوم سے نسبت قرابت کی نرکہتے تہے مگر ہم وطنی کی
پہر - نواب وزیر ابن الوزیر آصف الدولہ بہادر خلد مکان کا جب دور آیا

انہون نے مکان مسطور کو نئے سرسے تعمیر کیا۔ نقشا ہی اور کردیا بلکہ بہت سی
حویلیان لوگون کی جو اوسکے اطراف و جوانب مین تھین خریدا دروازے
سمیت دے گرواديں اور اونکی جاگہہ عمارتین نئی نئی وضع کی خوشنما قطع
و دلچسپ بنوائین۔ چنانچہ سنگی بارہ دری اور باولی و الامکان اونہین مین سے ہے
سوائے انکے بہی بہت سے مکانات و باغات بنائے کہ ہر ایک اپنی وضع مین بے نظیر
اور نقش و نگار و صفائی مین از صفحۂ تصویر ہے۔ خصوصاً دولتخانہ کہ اشرف المکانات
ہے اسواسطے اوسس جنت مکان کی اکثر آرام گاہ وہی تہا تاریخ اوسکی بنا کی
دولتخانہ عالی۔ مولف کے تتایج طبع سے ہے۔ لیکن خیر العمارت امام باڑا ہے
واقعی کہ ایسا استوار و پایدار کوئی مکان نہین اور کسی عمارت مین اوسس شان کا
دالان نہین و بیت

خضیض اوسکی اوج فلک سے بلند الیٰ
نہ پہنچے جہان وہم کی بہی کمند
مسجد بہی وہان کی تمام شہر مین نمودار۔ عمارت اوسکی نہایت استوار ہر ایک
برج اوسکا وسعت مین مسجد جامع کے برابر اور رفعت مین برج فلک سے ہمسر بیت
ملایک زمین پر ہون ساکن اگر
عبادت کرین لس وہین بیٹہکر
اب نواب آصف الدولہ بہادر مغفور کے بعد نواب یمین الدولہ ناظم الملک
سعادت علی خانہ بہادر وزیر ابن وزیر نے جو مسند حکومت پر اجلاس فرمایا
اور افضال الہی سے ملک موروثی اپنا بایا عملے ہ الفیاس جنوجہ تعمیر پر ہوا

چنانچہ کیا کہنا مکان عالیشان دل کش بلکہ ایک رشک بہی نہایت پر فضا بنایا اور
جسمین باغ بنے اونکی رونق کو دونا کر دکہایا۔ خصوصاً وزیر باغ اور موسی باغ
مین ایسی عمارت انگریزی دلچسپ بنائی کہ بہار وہان سے کبہو نہین جاتی۔
اور خزان ہرگز نہین باقی ٭ بیت

طلسمات کا سا ہے اوسمین سمان
کوئی جا کے وہان پہر جاوے کہان

فی الواقع ہر ایک عمارت قابل تعریف و لایق توصیف ہے لیکن بہترین عمارت
بنائے مکان عالم مجازی حضرت عباس علیہ السلام ہے کہ نواب رفیع المکان
نے خلوص عقیدت سے سن بارہ سے سترہ مین از سر نو کس خوبی سے اوسکو
بنوایا اور ہزارہا روپیہ اوسکی تعمیر مین اُٹہایا۔ تاریخ اوسکی بنا کی مرزا قتیل
شاعر کے اس مصرع سے نکلتی ہے۔ مصرعہ
این گنبد جہ پہ بنائے سعادت است ٭ الہی اوسکے بنانے والی کی بنیاد دولت کو
مستحکم رکہیو۔ اور توفیقات نیک کو اوسکی زیادہ کیجیو ٭
پچہم طرف باہر اوس کے لب دریا مرزا ابو طالب خان کا امام باڑا ہے
بنا اوسکی تمام شہر کے امام باڑون سے مقدم ہے۔ چنانچہ اوسکی بنیاد کو
سائہہ برس تجمینا گذرے ریاست اوسوقت نواب صفدر جنگ بہادر مرحوم
کی تہی ٭

بعد اسکے نواب وزیر الممالک شجاع الدولہ بہادر کے عہد دولت مین جوہری
محلے کے متصل باقر خان نے ایک امام باڑا بنایا اور دونون جہان مین

فایدہ اوٹھایا خان مرحوم مغل ولایتہ زا عمدہ روزگار رہتا کہی سی سواہ مغل
وغیرہ اوسکے رسالے مین تہے اب آغا فتح علی خلف الصدق اوسکا قید حیات مین
نہے اوسکی زبانی معلوم ہوا کہ اسکی بنیاد کو اٹھالیس یا پینتالیس برس گذرے
ہین العلم عند اللہ ٭

اور چوک سے متصل دکہن طرف فرنگی محل - وجہ تسمیہ اوسکی یہہ ہے کہ اکبر بادشاہ کے
عہد سلطنت مین اس مکان کے بیچ ایک فرانسیس سوداگر اوترا تہا جو کہ بے اذن
حضور اعلےٰ کے یہہ امر وقوع مین آیا لہذا زمان حضور کو گوارا نہوا اوسکو
اخراج کیا - پہر اورنگ زیب کے وقت مین حسب الحکم بادشاہی مکان مسطور ملا
قطب الدین شہید کے فرزندون کو ملا - چنانچہ اب تک یہی اونکی آل اولاد کی
سکونت وہین ہے - لیکن وجہ معاش جو اونکی بند ہوگئی یہہ صرف قصور طالع کا
ہے - والا آج نواب وزیر کی سرکار سے ہزارون پرورش پاتے ہین وارد
صادر یہان سے بہتیرا کچہہ لیجاتے ہین - پہر بے تو استحقاق زیادہ رکہتے
ہین کیونکہ اباواجداد سے اس خاندان عالی کے نمکخوار و شکرگذار ہین
جو وقت مزاج خطاب عالی کا ملک ایک متوجہ ہوا یہہ قلیل تو کیا چیز ہے ماورا اسکے
تعداد کثیر پاینگے اور مدت العمر کو بے نیاز ہو جاینگے لیکن کل امر مرہون ہوتا ہے

تا در نزند و عدہ ہر کار کہ ہست
معشوقہ نگفت ہر یاری ہر یار کہ ہست

حاصل یہہ ہے کہ مکان مذکور قدیم مدرسہ ہے بڑے بڑے فاضل مدرس
وہان گذرے ہین - بلکہ اب تک یہی سررشتہ درس و تدریس کا جاری ہے

چنانچہ سوائے شہر کے طلبہ اطراف واکناف سے وہان تحصیل کے واسطے آتے
ہین اور فیض اونسے اوٹھاتے ہین حق تو یہہ ہے کہ اس شہر مین جو جا علم وفضل کا
بہ نسبت اور بلاد کے زیادہ ہے کیونکہ فریقین کے فاضل یہان موجود ہین
لیکن سُنّیون کے فرقے مین مستثنیٰ مولوی مبین صاحب اور فرقہ امامیہ مین
مولانا سید دلدار علی سلمہ اللہ تعالے وحید عصر ہے بحر اوس بزرگ کا اوسکی
تحریر سے ہویدا ہے اور خوش بیانی اوسکی تقریر سے پیدا اسیکڑون اشخاص
اوسکی بدولت گمراہی سے نکلے اور منزل ہدایت کو پہنچے مذہب امامیہ کو ترقی
کامل اوسنے بخشی اور ہندوستان مین نماز جمعہ وجماعت اوسی نے کی شعرا بھی
جتنے اوس شہر مین ہین کیا فارسی گو کیا ریختہ گو کہین نہین - وجہ اسکی یہہ ہے
کہ بعد برہم ہونے شاہجہان آباد کے اکثر غریب امیر میرزایان ہندوستان سے
نواب صفدر جنگ وشجاع الدولہ بہادر کے عہد مین آکر اس شہر مین بکونت
دایمی ساکن ہوئے پس شہر تو عبارت اشخاص سے ہی بھی دلی ہو گیا اور باشندے
بھی اسکے سبب کثرت صحبت وتتبع زبان تلفظ صحیح کرنے لگے یہان تک کہ جنکی
طبع موزون تھی شاعر ہو گئے باوجود اسکے بھی لہجے مین تفاوت بہت رہگیا
لیکن محاورے مین کم کہ زبان دان ہی اوسکو سمجھے اور اوسکی طبیعت اسپر
لگے ۔

تبخانے بھی اندرون وبیرون شہر کے ہین لیکن اغلب دروازے کے پچھم طرف
کالکا کا تبخانہ قدیم ہے - ہر پیر کو وہان ہنود جمع ہوتے ہین اور اوسکی
پرستش کرتے ہین - پرہولی کے بعد کئی دن رات کو رونق افزا طے

وہان رہتی ہے اور دکہن طرف شہر کے باہر بہوانی کا مٹہہ ہے وہان ہی اٹہوارے
مین ایک مرتبہ ہندو بہوجا کو جاتے ہین اور پکوان وغیرہ ہی چڑہاتے ہین مگر ہولی کے
آٹہوین دن بڑا میلا ہوتا ہے - تمام شہر کے ہندو بلکہ مسلمانان تماش بین اور
رنڈیان ہی اوسمین قبیل کی ہزارون جاتی ہین اور جہمگڑے اپنے خواہشمندون کو
دکہاتی ہین تاشام اوسکے مندر کے گرد و پیش ایک دنگل جمع رہتا ہے - بلکہ اوسکے
قریب جتنے باغ ہین وے ہی آدمیون سے معمور رہتے ہین غرض اسطرح کا میلا
شہر مذکور مین دوسرا نہین ہوتا نام اوسکا آٹہون ہے +

سورج کنڈہ ایک تالاب ہے شہر سے چار کوس پچہم دکہن کے درمیان وہان ہی
ہر برس برسات کے اخیر ہندو زن و مرد لاکہون نہانے جاتے ہین بلکہ دور دور کے
باشندے ہی وہان اپنے تئین پہنچاتے ہین - ساتہہ اسکے مسلمان ہی ہزارون
نظربازی سجائے ادہر اودہر اور کسیان ہی تمام شہر کی اپنے تئین بنائے جاتے
ہین ہر ہندہر جلوہ گر - غرض تاشام وہان بہیڑ بہاڑ رہتی ہے +

بلگرام ایک بڑا قصبہ ہے اکثر وہان کے لوگ قابل و شاعر و صاحب طبع ہوتے
ہین قصبہ مذکور مین ایک کوان ہے - جو کوئی چالیس دن متصل اوسکا پانی پیئے
خوب گانے لگے سوائے اسکے اکثر اہل کمال یہان گذرے ہین - چنانچہ سید
جلیل القدر عبد الجلیل بلگرامی بڑا شاعر - علم عربی و فارسی مین خوب ماہر -
فرخ سیر کے وقت مین گذرا ہے - بلکہ سندہ کی وقایع نگاری ہی اوسکو
حضور اعلے سے مقرر ہی +

بعد اوس بزرگ کے میر غلام علی آزاد ہی شعر و سخن و علم و فضل مین اپنے

معاصرین کے بیچ لاثانی نہا بلکہ اشعار عربی تو اسس فصاحت و بلاغت و نہایت
کے ساتھہ کہ اہل ہند مین کسی نے اُستے آگے بہی نہین کہے قصاید اوسکے
اسسباب بر دال ہین اور اوسکی تعریف مین فصیحان عرب کی زبانین لال۔
پیدا الیش اوسکی گیارہ سے چودہ ہجری مین اور وفات اوسکی سن
بارہ سے دو مین +
قصہ مختصر صوبہ مذکور کی آب و ہوا نہایت خوب ہے اور اناج اکثر قسم کا یہان
پیدا ہوتا ہے۔ خصوصاً استعمالی اور حیوان جانور نہایت خوش ذائقہ
و سفید و پاکیزہ و خوشبو ہوتے ہین۔ اور ہندوستان کے اکثر متعلقات سے
اسس صوبے کے کتنے ہین محالون مین کہتیان تین مہینے پہلے بوئی جاتی ہین
اور بعضے مقامون مین دریا جیٹھہ کے مہینے مین چڑہتے ہین اکثر قطعے زمین کے
پانی مین ڈوب جاتے ہین۔ پر جون جون پانی زیادتی کرتا ہے وہان زیادہ
پہکتا ہے اور بڑہتا اگر بال لگنے سے پہلے پانی کی طغیانی ہو جائے تو وہان
اوس کہیت کے بال نہین لگتے اور جنگلون مین یہان کے ارنے شیر کثرت
سے ہوتے ہین خصوصاً گورکہپور بہرائچ کی اطراف مین سوائے انکے
ہرن پاڑے وغیرہ جانور صحرائی باافراط نظر آتے ہین اگرچہ دریا و اسس
صوبے مین بہت ہین لیکن بڑے تین۔ گہاگہرا۔ سرجو۔ ڈاسنی۔ طول اوسکا
سرکار گورکہپور سے قنوج تلک ایک سو تیس کوس اور عرض کوہ شمالی
سے نامسد ہور تابع الہ آباد ایک سو پندرہ کوس شرق کی جانب اسکے
بہار۔ شمال کی طرف پہاڑ جنوب کی سمت ٹانک پور۔ مغرب کی طرف قنوج

Taj Tajir Foundation

اودہ - بہرائچ - خیرآباد - لکھنو - گورکھپور - پانچ سرکارین متعلق اونکے ایک سو
ستانوے محال - آمدنی چھ کروڑ پانچ لاکھ چالیس ہزار دام ٭

صوبہ سرایا بہار بہار

دارالحکومت اوسکا عظیم آباد عرف پٹنہ ہے نہایت خوش سواد و خوش آب و ہوا
گنگا کے کنارے اور اوسس مقام مین اوس دریا کو انہارہ گنڈے مدہی بھی
کہتے ہین - طول آبادی کا بہت بڑا اور عرض چھوٹا عمارتین سابق مین کچہریون کی
بیشتر نہین اب بجتہ بھی ہین - کیونکہ آبادی وردنق شہر مذکور کی صاحبان
انگریز کی ریاست مین بڑہ گئی ہے - چنانچہ باقی پور مین کوس شہر سے پرے
پچھم طرف اور تیتے نین کوس آگے دانا پور ریلے دونو معمورے معقول آباد
ہوئے ہین اکثر صاحبون کی کوٹہیان حویلیان باغ وہان ساتھ ایک لطف و تفریحے
کے ہین غرض شہر سے تا باقی پور اور وہان سے دانا پور تلک بستی ہی بستی ہے
فاصلہ نہین - شہر پناہ اوسکی تمام - مگر دریا کی طرف کی اوگ خشتی ہے اور
قلعہ وہان تمام ہے - فی الحقیقت ایک عمارت کلان خشتی ہے - لیکن اب پرانی
ہوگئی - مکانات اوسمین متعدد ہین اور قریب اوسکے پچھم کی طرف ایک مسجد
و مدرسہ نہایت کشادہ و خوش عمارت اگرچہ عمارت اوسکی اب پرانی ہوگئی
ہے لیکن شہر مذکور مین لاثانی ہے - گو کہ مسجد مین کہنہ و نوہیت سنی ہین
یون سنا ہے کہ بنا اوسکی نواب سیف خان مرحوم نے ڈالی تہی پر تعمیر

نواب ہیبت جنگ نے کی - بالفعل نواب سراج الدولہ کی نواسیون کے
قبضے مین ہے - پورب دروازے کے آگے ایک مسافت بعید پر جعفر خان کا
باغ ہے - اور پچھم دروازے سے ایک کوس کے فاصلے پر شاہ ارزان
کی درگاہ - سواد اوسکا سہاونا ہر ایک مکان لگو نہان - ہر پنجشنبہ کو شہر کے
لوگ بکثرت وہان جمع ہوتے ہین اور کنچنیان کسبیان بھی تمام شہر کی
جا نیان ہین - ناچ کی صحبت نا شام بلکہ کچھہ ایک رات گئے تلک رہتی ہے
لیکن صاحبان عالیشان کی ریاست سے پہلے ازدہام خلایق کا بکثرت ہوتا نہا
اب اسقدر نہین - پر تہوڑا بہت مجمع ہو ہی رہتا ہے کیونکہ کوئی مزاحم و مانع
نہین - جسکا جی چاہا گیا جسکا جی نچا ہا نگیا - دکھن رخ اوس درگاہ کے
ایک امام باڑا ہے جلے کے کنارے نغزے تمام شہر کے عاشورے کے
دن وہین دفن ہوتے ہین - صحن اوسکا نپٹ کشادہ اور مصفا - اور ہوا
نہایت خوشی آیندہ و پاکیزہ خصوصا برسات مین جو کوئی وہان جائے
نہایت حظ اٹہائے - بیت

جو چاہے کہ کہولے دل تنگ کو
کرے دید وہان کے زار و رنگ کو

غلہ بہی اقسام کا بکثرت ہوتا ہے - بیشتر ارزانی رہتی ہے اور دودہ نہایت
گاڑہا جکنا دہی بہی نپٹ خوشذایقہ چکا بہایت سے بہم پہنچتا ہے اور ترکاریان
ہر قسم کی بافراط اور سستی لیکن ترپوے بعضے بعضے خوب ہوتے ہین خصوصا
انار نہایت خوشمزہ بہت بڑا دانہ بہی اوسکا گندہ نپٹ رسیلا اگرچہ ولایتی

تو نہین لیکن ہندوستان کے اکثر بلاد کے انارون پر شرف رکھتا ہے غرض
جلال آباد کے انار سے کلانی و خوبی مین کچھ کم نہین - کپڑا بھی اقسام کا خوش قماش
اوس صوبے مین بنا جاتا ہے - خصوصاً ململ شیخ پوری کی مشہور - لیکن حقے اور
اور بعضے ظروف سیسے کے عظیم آباد سے بہتر کہین نہین بنتے تو تا بھی امرت بھیلا اور
کچلا کثرت سے ہوتا ہے - اگر کوئی اوسکو پالے اور پڑھائے تو جلد بولے اور
بخوبی پڑھے ؛

تیس کوس شہر مذکور سے جنوب کی طرف دامن کوہ مین گیا ایک بڑا معبد ہنود کا ہے
دور دور سے ہندو وہان آکر اپنے جد و اجا کی ارواح کے لئے دان پن کرتے
ہین - خصوصاً بھادون کے جاڑے مین جب آفتاب قوس مین آتا ہے ہزارون
اشخاص مرد و زن اوس مکان مین نزدیک و دور سے آکر جمع ہوتے ہین پہر
منتر پڑھ پڑھ ترپن سرادہ سے اپنے مردون کی روح کو مسرور کرتے ہین اور
اوس عمل کو اونکی نجات کا موجب اور اپنی بہترین عبادت جانتے ہین - قریب
او[illegible]گ مرمر کی کہان ہے - بیشتر وہان ظروف و زیور سنگ مذکور کا
بنتے ہین اور اپنی دستکاری کی خوبیان دکھاتے ہین کاغذ بھی اردل
اور بہار مین بہتر سے بہتر بنتا ہے ؛

سرکار مونگیر - خلاصۃ التواریخ کے رو سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم گیر کے
عہد مین یا اوسسے سابق ایک دیوار سنگین گنگا سے پہاڑ تلک بنا کر صوبہ بہار کی
انتہا اوسکو مقرر کیا تہا - لیکن سالہائے سال سے الی الان کہ سن اٹھتالیس
جلوسی شاہ عالم کے ہین اوسکا نشان بھی سننے دیکھنے مین نہین آیا - خدا جانے

Taj Tahir Foundation

اتنی یا نہ اتنی - پر دریا کنارے ایک قلعہ پختہ البتہ تعمیر ہوا اتنا بالفعل بھی موجود ہے
لیکن عمارت اوسکی جا بجا سے گر پڑی ہے - اندر اوسکے صاحبان انگریز نے
بنگلے اور بعضے مکان پختہ بھی بنائے ہین +
اور جہاڑ کھنڈ کے پہاڑ تلے بیجناتھ ایک معبد ہے اسکو مہادیو کا مکان کہتے ہین
وہان پیپل کا ایک درخت کہ اوسکے اوگنے کا آغاز کسیکو معلوم نہین - وہان کے
مجاورون مین جسکو احتیاج خرچ ضروری کی ہوتی ہے وہ کہانا بنا چھوڑ کر اوسکے
نیچے آ بیٹھتا ہے اور مہادیو سے التجا کرتا ہے - دو تین دن کے بعد ایک پتا لکھا
ہوا قلم غیب سے بخط ہندی اوسکے پاس آن پڑتا ہے اسمے روپی جتنے کہ اوسکی
قسمت مین ہے اور نام دینے والے کا بلکہ اوسکے باپ دادا زن و فرزند
کا بھی معہ ملک و سمت ہر چند کہ پانسو کوس پر کیون نہو ظاہر ہوتا ہے تب وہ
اوسکو اپنے سردار پاس لیجاتا ہے - وہ مطابق اوسکے ایک کاغذ لکھہ دیتا ہے
اوسیکو ہنڈوی بیجناتھ کہتے ہین - پھر طالب اوسکو لیکر اوس شخص کے پاس
جاتا ہے فی الفور وہ زر مسطور حامل کاغذ کے حوالے کرتا ہے - چنانچہ
خلاصۃ الہند کے مولف نے لکھا ہے کہ ایک برہمن وہان کا میرے نام پر ہنڈی لایا تھا
مین نے سعادت جان کر زر معاوم ادا کیا نادر تھا - یہہ ہی کہ اوس معبد مین
ایک نمار ہے کہ مجاورون کا رئیس سال مین ایکبار شیوبرت کے دن اوس
غار مین جاکر خاک اوٹھا لاتا ہے اور ہر ایک مجاور کو اوس مین سے دیتا ہے
بعد اوس کے نصیب کے وہ خاک سونا ہو جاتی ہے
فرہست قدیم سے دار العلم ہندی ہے - آب و ہوا وہان کی نہایت خوب

وہی وہان کا چکّا اور نہایت خوش مزہ بہت تحفہ بلکہ خلاصۃ التواریخ کے مصنف نے لکھا ہے کہ ایک برس نمک نہین بگڑتا اغلب کہ یہہ مبالغہ ہو کیونکہ معقل و نقل کے خلاف ہے اور دودہ بھی علے ہذا القیاس کہتے ہین کہ اہیر اگر پانی اوسمین ملا دیوے تو غیب سے اوسے ایک صدمہ پہنچے اور بہینس بھی اوس بستی مین اتنی بڑی اور قوی ہوتی ہے کہ شیر اوسکا شکار نہین کر سکتا علاوہ اوسکے برسات مین ہرن بارہ سنگے شیر بکثرت اسکتے ہو کر بستی مین آتے ہین اور باشندے وہان کے حظ اونکے شکار سے اُٹھاتے ہین ۔

سرکار چنپارن کی زمین قابل مین اگر ہاتھی بکھیر دیوین تو بے رنج کشتکاری کر سکتے ہین اور اوسکے جنگل مین پیلین بہت پیدا ہوتی ہین ۔ رہتاس قلعہ ہی ایک بلند پہاڑ دشوار گذار پر چودہ کوس کے پھیر مین کھیتیان اوس مین اکثر ہوتی ہین ۔ چشمے بھی بہتسے جوش مارتے ہین اور جس جگہہ وہان چار گز کھود دیے پانی نکل آئے ۔ آبشارین بیشتر تالاب برسات مین دو سو سے کچھہ اوپر ۔

القصہ اس صوبے مین گرمی نسبتہً جاڑا معتدل دو مہینے سے زیادہ لحاف تنبی کی احتیاج نہین ہوتی ۔ پہہ چھہ مہینے آگے برستا تھا اب بھی پانچ مہینے سے کچھہ کم و زیادہ برس رہتا ہے ۔ زمین یہان کی تمام سال دریا دلی کی نہایت سے ثمار ابار دیتی ہے ۔ باد بسدت نہین چلتی ۔ گرد بھی نہین اڑتی ۔ کشتکاری جیسی چاہیے ویسی ہوتی ہے خصوصاً وہان بہاسکے نہایت پاکیزہ اور چسندہ ۔ ہر کساری ایک اناج کثرت سے ہوتا ہے

نبت سستا بدمزہ مثر کی مانند - مفلس تہیدست یا کینے او سے کہاتے ہین
گو کہ وہ سبب بعضے امراض کا بہی ہوتا ہے اگرچہ دریا اس صوبے مین
بہت ہین پر گنگا - سون - گنڈک کلان تر - لیکن سون جبال جنوبی سے آکر
منیر کے نزدیک گنگا سے ملی کہتے ہین کہ نربدا اور وہ ایک چشمے نکلی ہین اور
گنڈک شمال کی جانب سے آحاجی پور کے قریب - کرم ناسا ایک دکہن کے
پہاڑ سے نکلکر چوسا گذر مین اور پن پن جنوب کی طرف سے آقنوج کی آبادی
سے گذر عظیم آباد کے نزدیک - غرض بہتر دریا ایسے کہ جن مین ناؤ چلے
اور چہوٹے انگنت گنگا سے شہر مذکور تک پہنچتے پہنچتے ملے - اکثر ہندو خاص
کرم ناسا کو اترتے ہوئے یہہ احتیاط کرتے ہین کہ ایک قطرہ اونکے
بدن تک نہین پہنچتا - نہانے کا تو کیا ذکر ہے - پر خلاصۃ التواریخ کے مولف
نے لکہا ہے - کہ جس مقام مین گنڈک گنگا سے ملی ہے جو کوئی وہان کا
پانی پیئے اوسکے گلے مین گہینگا نکلے - رفتہ رفتہ نار جیل کے برابر ہو جائے
اور سیر المتاخرین والا یہہ لکہتا ہے کہ حاجی پور کی آب و ہوا کی یہہ خاصیت
ہے - اکثر وہان کے لوگ اس مرض مین گرفتار رہتے ہین اور گہینگے
اونکے گلون کے ہار - لیکن واقع مین اوسکے خلاف ہے - شاید چالیس
پچاس برس آگے یہہ بات ہو تو ہو اب تو نہین - ہان بعضے بعضے اشخاص
کے گلون مین البتہ سو یہہ کہان نہین اور پانی دریائے مذکور کا بشرا کت
گنگا بلکہ ہزارون آدمیون نے بہیا اب تلک بہی پیتے ہین - لیکن گلا
کسیکا سوجتا بہی نہین گہینگے کا تو کیا ذکر ہے - مگر ایک بوڑہی گنڈک

مظفر پور کے تلے بہتی ہے اوسکے پانی کا یہہ اثر مقرر ہے بلکہ مبالغہ نہان تک
کرتے ہین کہ چرند پرند جو اوسکا پانی پیئے - یہہ بیماری اوسکے گلے پڑے
چنانچہ مظفر پور کے اکثر حیوان و انسان اس بلا مین مبتلا رہتے ہین - وہ جو
سنا تہا کہ ایک سہ زمین کی چڑیا کوے کے ہی گلے مین کہنگا ہوتا ہے
وہ یہی ہے +

اور سالگرام ایک پہاڑ حاجی پور کے اطراف مین ہوتا ہے رنگ اوسکا سیاہ
مقدار مین چہوٹا گول روغنی فارسی مین سنگ محک اوسے کہتے ہین راقم
خلاصۃ التواریخ کا یہان تک لکہتا ہے کہ چالیس کوس کے عرصے تلک
قصبہ مذکور کی نواح سے نکلتا ہے - ہندو اوسکو بہی ایک مظہر الہی سمجہکر
پرستش کرتے ہین - بلکہ برہمنون کا عقیدہ یہہ ہے جو بت کہ ٹوٹ جائے
قابل پوجنے کے نہین مگر یہہ پتہر +

قصہ کوتاہ طول اس صوبے کا ٹیلیا گڈہی سے لیکر رہتاس تلک ایک
سو بیس کوس - اور عرض ترہت سے کوہ شمالی تلک ایک سو دس کوس
شرق رو اوسکے بنگالہ - غرب رخ الہ آباد - جانب شمال اودہ - جنوب کی طرف
ایک بڑا پہاڑ - حاجی پور - منگیر - بنارن - سارن - ترہت - پٹنہ - بہار -
آئین سرکارین متعلق اوسنے دو سو چالیس محال - آمدنی آٹہائیس کروڑ
سات لاکہہ تینتیس ہزار دام +

صوبہ بنگالہ

جہانگیر نگر عرف ڈھاکہ ۔ ایک بڑا شہر آبادی و خوش سوادی مین ہمرا تب بہتر
ہر ملک کی اشیا اوسمین ہر وقت مہیّا - ہر قوم و اقلیم کے لوگ اوسمین
ہزارہا - اصل نام اوسکا بنگ تہا لفظ آل کہ اوسمین سے ملا - وجہہ اسکی یہہ ہے
کہ بنگلا زبان مین آل بڑے پشتے کو کہتے ہین اور اوسمے باغ و زراعت وغیرہ کے
گرد پانی کی محافظت کے لئے بناتے ہین چنانچہ اگلے زمانے مین اس ملک
کے زمیندار دامن کوہ مین کہ زمین وہان کی نیچی ہوتی ہے دس دس
ہاتہہ کے اونچے اور آٹہہ آٹہہ ہاتہہ کے چوڑے پشتے بناکر مکانون کی
بنیاد اونکے اندر ڈالتے تہے اور کہیان ابہی اوسیطور پر کرتے ہے
بنابر اسکے یہان کے عوام نے اوس ملک کا نام بنگالہ رکہہ دیا - گرمی اوس
دیار مین چالیس پچاس برس سابق کے اعتدال سے قریب ہی اور جاڑا
نہایت کم - برسات چیتہہ سے شروع ہوتی ہے اور چہہ مہینے رہتی - لیکن
بالفعل بعضے ملکون مین گرمی اُسسے کہین زیادہ - چنانچہ سالگذشتہ مین تو
ایسی پڑی تہی کہ ایک عالم نے اذیت کہینچی بلکہ اکثر حیوان انسان حرارت
سے تلف ہوئے جاڑا ابہی اتنا پڑتا ہے کہ سیر بہر روئی کا بالا پوس
انسان رات کو اوڑہ سوئے لیکن پُہہر نہین ہوتی بلکہ پہر دن چڑہے
سے لیکر دو تین گہڑی دن رہے تلک روشنائی کی حاجت نہین اور دو
پہر سے سپہری تک ایک دیا کافی ہے - لیکن اوس موسم مین کوہرا

اکثر بہوار کی مانند پڑتا ہے بلکہ کبھی کبھی تو آسمان دھوان غبار ہو جاتا ہے
سورج پورا ڈیڑھ پہر دن چڑھے تک نظر نہین آتا اور برسات پانچ مہینے کی بلکہ
کچھ کم - شروع اوسکا آدہی جیٹھ سے اور آخر کاتک کا اول - پہذا اگر جیٹھ
کی ابتدا مین پانک کی انتہا مین کسی برس مینہہ برسین تو کچھ مضایقہ نہین
کیونکہ کبھی کبھی غیر موسم کیا پچھم کے ملکون مین نہین برستے - وہان اس
ملک مین بیشتر ہوتا ہے اقسام اسکے بہت ہین اگر ایک ایک دانہ ہر قسم سے
لیوین تو ایک ٹہلیا بہر جائے - لطف یہ ہے کہ ایک کھیت مین تین تین بار
پیدا ہوتے ہین جسقدر پانی پڑتا ہے زیادہ پہکے - بال اوسکے پانی مین نہ دوبے
کھیت والون نے جو کچھ اوسکو بایا تو پچاس پچپن ہاتھ سے کچھ اوپر پایا
اور رعیت یہان کے حاکم سے سرکشی نہین کرتی - زردا جبی ایک برس کا
آٹھ مہینے مین بطور اقساط کچہری مین آپ پہنچا دیتی ہے - گہر اس ملک مین
بیشتر چھپر کے اگرچہ کتنے ڈلدار مضبوط خوش اسلوب دیرپا ہوتے ہین
بلکہ بعضے بعضے بنگلون مین تو پانچ پانچ چار چار ہزار روپے لگ جاتے ہین
پر دیوارون کی جگہ ٹٹیان - کیونکہ کچی دیوار یہان کی نہین ٹہرتی مگر خستی
سو غریبون کو کہان میسّر - بلکہ اکثر صاحب مقدور بہی بسبب خست کے نہین
بناتے اور باسن اون اشخاص کے گلی ٹہوڑے سے برنجی - بستیان
بہی بیشتر یہان کے درختون مین ہوتی ہین یعنی ایسی جگہ گہر بناتے
ہین کہ اوہر اُدہر اوسکے درخت ہون - مدعا تحوالستہ اگر ایک گہر کو آگ
لگے تو گاون کا گاون پہک جاتا ہے - پہر اپنے اپنے گہرون کی نشان

کسیکو معلوم نہین ہوتے مگر اون درختون کے آثار سے بوریا ہی اس
نواح مین بعضا بعضا لایت مین رئیسم کے برابر اور صفائی مین محمودی
کی چاندنی سے کہین بہتر۔ بلکہ گرمیون مین نرسل اوسکا اسکے آگے گرد
اور یہہ اُسے سرد۔ سیتل پاٹی اوسکو سیجا کہتے ہین واقعی کہ اسم با مسمی
ہے۔ خوراک خاص یہان کے لوگون کی مچھلی۔ خشکا۔ کڑوا تیل۔ دہی۔
لال مرچ ترکاری ساگ بلکہ مچھلی حضرت یونس کے وقت کبھی اگر پائین تو
کہا جائین اور ترکاری کے ناون کوئی بتا ہا نہہ چڑہے ممکن نہین کہ اوسے
ہا نہہ اُٹہائین۔ لون ہی زیادہ کہاتے ہین لیکن اس ملک کے بعضے بعضے
مقام مین کم بہم پہنچتا ہے پر روٹی گیہون جو چنے کی اگر کیسی ہی خوب ہو
نہین کہاتے۔ بکری کا گوشت مرغ کبھی انکی مزاج سے موافق نہین بلکہ
ریاض السلاطین کا مصنف لکہتا ہے کہ ان غذاون کو اکثر معدہ انکا قبول
نہین کرتا۔ احیاناً جو کہا جائین تو استفراغ کردیتا ہر اپنے دیکہنے مین
نہین آیا۔ اور کسی ٹہٹہہ بنگالی سے صحبت بہی نہین رہی شاید اونکی یہہ
عادت ہو تو ہو ہر کسی کی تو نہین اور پہناوا عوام الناس کا خواہ وہ مالدار
ہو خواہ مفلس موافق ستر کے۔ کیونکہ مرد ایک سفید کپڑا جسکو دہوتی
کہتے ہین ناف کے نیچے سے باندہتے ہین زانو تلک اسے ڈہکتا ہے اور
دو تین پیچ کی ایک پگڑی سر کے گرد لپیٹ لیتے ہین۔ چندیا ساری
کھلی رہتی ہے مگر جو اہل ہند یا کسی اور ملک کے باشندے یہان آکر بسے
اور دو دو تین تین پشتین اونکی گذر گئین یا جنکو ہندوستانیون سے

اکثر صحبت رہی یا روزگار پیشہ اہل خدم جامہ نیمہ ہی پہنتے ہین - پر اپنے
گہرون مین بیشتر اسی طور پر گذران کرتے ہین لیکن خلاصۃ التواریخ والا جو
لکہتا ہے کہ زن و مرد کپڑے نہین پہنتے ننگے رہتے ہین اوسکی مراد ہی یہی ہے
یعنے جسپر لفظ پہننے کا صادق آئے ویسی پوشش انکی نہین اور یہہ جو تصریح
کرتا ہے کہ کاروبار کا ہی خاص عورات سے متعلق ہے خصوصیت اس امر کی
بالفعل تو ثابت نہین اوس عصر مین شاید ہو پر لباس اکثر عورات کا ہی ایسا ہی
کچہہ ہے - کیونکہ ایک ہی کپڑے پر پے ہی اکتفا کرتے ہین نام اوسکا ساڑی ہے
اس طور سے کہ ایک اد ہوار اوسکی ناف سے لے پنڈلیون تلک لپیٹین ہین
اور دوسری سے پیٹہہ گردن اگلا دہجا - سر سبا اوقات کہلا رکہتی ہین - بلکہ
بانون ہی ننگے بازو پوشش نہین پہنتین اور سفر یہان بیشتر ناؤ پر خصوصاً برسات مین
کیونکہ گشتیان اس ملک مین اقسام کی بہتایت سے گہاٹون پر چہوٹی بڑی مہیا
رہتی ہین - جو وقت مسافر چاہے سوار ہو جائے اور جس شہر کو چاہے بآرام
چلا جاوے - اور گرمی جاڑے کے موسم مین رئیس گاڑیان چوپالے
بلکہ پالکی تلک بہم پہنچتی ہے - جسپر چاہے اوسپر سوار ہو لیکن اچہا گہوڑا
کہیں نہین لگتا مگر بڑے مول کو - پرہا ہی بکثرت ہوتے ہین اور موتی جواہر
عقیق - نیشم - مطلقا اس سرزمین مین نہین مگر اور ملکون سے آتا ہے
پہل سوائے انگور و خربوزہ انواع و اقسام کے یہان ہوتے ہین خصوصاً
آم - انناس کیلا کہ ہر ایک اس خوبی کے ساتہہ اور بلاد ہند مین نہین ہوتا
لیکن خاص اس نواح کے میوون مین ایک گلاب جامن ہے - اگرچہ

کسیکو معلوم نہین ہوتے - مگر اُن درختون کے آثار سے
گلاب کی باس آتی ہے - پھول بھی سبھی طرح کے ہوتے ہین - برکھا رُت
سے اور ماد ہولتا بلکہ یہہ قسم خصوصیت اُس ملک سے رکھتی ہے اور بعض
مقامون مین سونہ سیاہ مرچ بھی پیدا ہوتی ہے اور پان تو اقسام کے
با فراط - ریشم بھی نہ بہتات سے بلکہ کپڑا بھی ریشمی قسم قسم کا یہان خوب
بنا جاتا ہے کہ دنیا اور کہین کم دیکھنے مین آتا ہے - سچ تو یہہ ہے کہ کپڑا سفید
بھی اقسام کا خواہ مہین ہو خواہ گڑھا ہوا اُس مملکت کے بعضے شہرون مین
ولیا خوش قماش تیار ہوتا ہے - کہ دیکھنے والا اوس سے کیفیت آب روان
کی اُٹھاتا ہے اور پہننے والے کا تن سُکھ پاتا ہے فی الواقع اوسکی بافت
کی صفائی اور ساخت کی کیفیتین اور دیار کے با فندے باریک بین بھی باریکین
ہر چند ایک عمر اور سیر بن مین رہین - بُنے کا تو کیا ذکر اسواسطے یہان کے
سردار اپنے ہم سردون کے لئے بطریق سوغات بسا اوقات کپڑا اجناس
اُس ہم کے بھیجوایا کرتے تھے اور سوداگر اپنے نفعے کے لئے ملک بملک
لیجایا کرتے تھے - چنانچہ طور تا فی تو بدستور جاری ہے لیکن اول مین
بسبب انقلاب زمانہ بہت خلل پڑ گیا اور چیرے خانہ جو یہان کے ناظم
حضور سے مین ارسالی بحال کیا کرتے تھے وہ محمد شاہ کے بعد
یکسر موقوف کر دیا - بلکہ اپنی پگڑیان پہیر رکھین اور ہی سوداگرون
مین سمایا - آداب کا طریقہ ایک لخت پھلایا - شراب تخوت و رعونت
مین سرشار ہوئے اور آداب کے طریقے سے یک لخت دست بردار لیکن خمار

اوسکا خوب سے کھنچا سو طرح کا صدمہ جان و دل کو پہنچا ٭

لکھنوتی قدیم شہر ہے احوال اوسکا یون کر ہے کہ بنگالے کی سرحد مین کوچ ایک بستی ہے ایک شخص نے اوسکی نواح سے خروج کیا آخر صوبہ بہار و بنگ کو لے لیا پھر اس شہر کو بسایا - اور اپنی تخت گاہ ٹہرایا چنانچہ دو ہزار برس تلک شہر مذکور دار الحکومت صوبہ بنگ کا رہا بعد اوسکے ڈانڈا ہوا پھر جہانگیر نگر بعد اسکے مرشد آباد بلکہ ابتلک بہی صوبہ سطور کے ناظم کی بود و باش اسی مین ہے - قصہ کوتاہ جو شاہ ہمایون بادشاہ لکھنوتی مین رونق افزا ہوا اوسکی آب و ہوا کو جو اچھا دیکھا جنت آباد نام رکھا اب وہ ملک ایسا اجڑا ہے کہ ہزارون درندے گزندے وہان اپنے گہر بناتے ہین فقط قلعے کے دروازے کا نشان اور مسجد طلائی کے کچھہ آثار نظر آتے ہین ٭ بیت

ہزارون ہین ہے جس جگہ بوستان نمون
وہان اب نہین ایک گل کا نشان
جہان مسندین بادشاہون کی تہین
وہان ایک گدا کا بچھونا نہین ٭

مشرق طرف شہر کے چشمہ بہتہ ایک جہیل ہے باندہ اوسکا اب تلک قایم - لیکن جب کہ آبادی کی بنیاد مستحکم تہی برسات مین پانی کا گذار شہر مین مطلق نہوتا تہا اب یکسر سطح آب ہو جاتا ہے - بلکہ کشتی بہی آسانی آتی جاتی ہے اور قلعے سے ایک کوس کے فاصلہ پر ایک قدیم عمارت تہی - اوس مین ایک حوض بہی نہایت متعفن نام اوسکا پیاز باڑی تہا - جو کوئی پانی اوسکا پیتا

اقام کی بیماریون مین گرفتار ہو کر مرجاتا کہتے ہین کہ اکبر کے عہد سے پہلے
گنہگارون کو وہان قید کرتے تہے کہ اوسکا پانی پیکر جلد ہلاک ہو جائین۔
سلطان ممدوح اس امر کا مانع ہوا اور اس دستور کو اُٹہا دیا ٭
مرشد آباد ایک بڑا شہر بھاگی رتی کے کنارے اورنگ زیب کے وقت بسا
لیکن دریا کے دونون کنارون پر پہلے اوس جگہہ مخصوص خان سوداگر نے
ایک سرائے بنا کر مخصوص آباد نام رکہا تہا۔ کتنی دوکانین اوس مین تہین
جب جعفر خان نصیری کو اصالتاً صوبہ داری بنگالے اور اُڑیسہ کی محمد عالمگیر
نے عنایت کی اور مرشد قلی خان خطاب دیا۔ تب اوسنے وہین شہر آباد کیا
اور مرشد آباد نام رکہا۔ بلکہ دارالحکومت اوسیکو ٹہرایا۔ چنانچہ اب تک بہی
اسی نام سے بیس ہجری مین اور ریاست صاحبان کمپنی دام ظلہم کی۔ بودوباش
ناظم کی دوسی مین ہے۔ طول اوسکا چار کوس سے کچہہ زیادہ۔ چوڑی بوڑے دار
اور ساڑی یہان کی مشہور۔ باغات و عمارات بہی فی الجملہ لیکن نہ قابل
تحریر۔ ایلا ہوتی۔ جہیل و گوری بنگلے کی۔ سو وہ خراب و مسمار ہو گئین۔ زبانوہ
فقط نام رہگیا۔ ہان ایک نواب سراج الدولہ کا خلاصہ عمارات امام باڑا
ابتلک قایم ہے زبان بہی اوس شہر کے لوگون کی بہ نسبت بہان کے اور
بلاد کے باشندون کے درست۔ وجہ اسکی ہم صحبت ہونا اکثر اوقات
ہندوستان زادون سے کیونکہ بعد شاہ جہان آباد کی برہمی کے قبل از
حکومت صاحبان عالیشان بیشتر وے اسی شہر مین وارد ہوئے تہے
بلکہ سکونت بہی اختیار کی تہی شہر مذکور البتہ لطف سے خالی نہین۔ لیکن

دریا سے نشیب مین واقع ہے اگر پشتہ دریا کا یا اکبر پور کی جھیل کا باندہ خدانخواستہ
برسات مین ٹوٹے تو سارا شہر ہی ڈوبے چنانچہ سن بارہ سے سوا کے اخیر مین
طغیانی آب سے بھگوان گولے کی طرف کا پشتہ جو ٹوٹ گیا محلے کے محلے غرق ہو گئے
یہانتک کہ نواب مظفر جنگ مرحوم کے نوساخت مین پانی گھٹنون سے کچھ اوپر تھا
بلکہ اور عمارتون مین بھی - علے ہذا القیاس کہتے ہین کہ ایسی پانی کی طغیانی ایکمرتبہ
نواب مہابت جنگ کے عہد مین بھی ہوئی تھی حافظ حقیقی اب اس آبادی کو
محفوظ رکھے اور پشتون کو پہاڑون کا سا استقلال بخشے ٭
بندر ہوگلی اور سات گام آدہ کوس کا باہم فاصلہ رکھتے ہین - ساتگام کی
بہت بڑی
شہریت اور آبادی اور پر عمارت تھی - حاکم وہین رہتا تھا - جب یہہ مقام
دریا کی طغیانی سے اُجڑا ہوگلی کی آبادی نے کمال رونق پکڑی -
فوجدار یہان کا علاوہ حضور اعلے سے رکھتا تھا - بنگالے کے ناظمون کا چندان
محتاج نہ تھا - جعفر خان نے فوجداری بندر مذکور کی بادشاہ سے درخواست
کرکے نظامت مین لگا لی - اور ہر ملک کے سوداگرون تاجرون سے مُزاحمت
شروع کی - محصول واجبی سے ایک دام زیادہ نہ لیتا - بلکہ کچھ اوسمین سے
بھی چھوڑ دیتا - پھر تو فرنگ و چین و ایران و تُوران و عرب و عجم سے اکثر
تجارت پیشون کی آمد و شد ہونے لگی - بلکہ بہتیرے مالک جہازنے بود و باش
بھی اپنی یہین ٹھہرائی - لہذا شہر مذکور کی آبادی نہایت بڑھ گئی اگرچہ اکثر
اقوام کے تاجر یہان تھے لیکن مغلون کا اعتبار بیشتر تھا اور اہل فرنگ کو
قلعے اور برج کی بنیاد ڈالنے نہ دیتے مگر کوٹھیون کی تعمیر کا حکم تھا جب

فوجدار نے سخت گیری اور زیادہ طلبی شروع کی شہر مذکور ویران ہوگیا
اور صاحبان عالیشان کی رعایت و حمایت و آسانی محصول سے کلکتہ زیادہ تر آباد
کہ بالفعل دار الحکومت ہے ٭
شہر کلکتہ زمانہ سابق مین ایک گانو تہا - وجہ تسمیہ اوسکی یہہ ہے کہ کالی نام
یہان ایک بت ہے اور بنگلہ زبان مین کتا صاحب کو کہتے ہین - اوس سبب سے
نام اسکا کالی کتا ٹہرا - پہر رفتہ رفتہ زبانون کے تغیر استعمال سے یہی ہی گرگئی کلکتہ
رہگیا - لیکن آباد ہونا اوس کا اور صاحبان عالیشان کی کوٹہیون کا بنا جسطرح ہوا
بیان اوسکا یہہ ہے کہ نواب جعفر خان کی نظامت تلک کمپنی بہادر کی کوٹہی ہوگلی
مین گہول گہاٹ سے متصل مغل پورے کے قریب تہی - ایکدن یکایک زوال کے
وقت زمین وہان کی دہسنے لگی - اسوقت صاحبان انگریز کہانا نوش کر رہے
تہے - ابہے سردار تو گرتے پڑتے نہایت جد و کد سے نکلے - لیکن مال و اسباب
تمام و کمال معہ اکثر ذی روح اوس مکان کے ساتہہ پانی مین غرق ہوا بلکہ
یعنے انسان بہی تلف ہوگئے - پہر ستر جانک نے بنارسی باغ کو مول لیکر
درخت اوسکے کاٹے اور کوٹہی بنانی شروع کی - بر دو منزلہ سہ منزلہ عمارتین
بنانے کا ارادہ کیا - جب دیوارین اٹہہ چکین شہریون سے چہت پٹنے
لگی - وہان کے شرفا بخبا خصوصاً مغلون نے کہ تاجرون مین معدہ تہے میر
ناصر فوجدار سے کہا کہ جب نامحرم ایسے بلند کوٹون پر چڑہینگے تو ہماری
ناموس کی بے ستری ہوگی مطلق حرمت نرہیگی - فوجدار نے اوس
مضمون کی عرضی نواب موصوف کو لکہہ بہیجی اور متعاقب اوسکے اون

سنکر روانہ کیا پہنچتے ہی حضور مین وے فریادی ہوئے - جعفر خان نے
فی الفور پروانہ تعمیر کی مناہی کا نہایت تاکید سے لکہہ بہیجا - فوجدار نے پڑہتے ہی
اوسکو حکم کیا کہ کوئی راج مزدور بڑہی وہان نجائے اور عمارت ناقص پڑی
رہے - صاحب موصوف اسس حرکت سے نہایت آزردہ ہوا بلکہ ارادہ کڑنے کا
کیا - لیکن سپاہ قلیل تہی اور جہاز بہی ایک - علاوہ اسکے مغلون کی کثرت فوجدار
کی حمایت اسس ارادے کو فاسد جانکر فسخ کیا اور جہان کا لنگر اوٹہا لیا -
آخر کار کنارے کی بستی کو آتشی شیشے کو جلاتا ہوا چل نکلا - فوجدار نے
ہرچند اوسکے روکنے کا تدارک کیا لیکن پیش رفت نہوا - اور جہاز سمندر مین
جا پہنچا - پہر وہان سے دکہن کی طرف روانہ ہوا - اُن دنون اورنگ زیب وہین
تہا اور مغلون نے بار طرف سے رسد بند کی تہی - لشکر بادشاہی مین قحط
عظیم تہا - کرناٹک کی کوہی کے سردار نے بہت سا غلّہ جہازون پر لاد کر
لشکر مین پہنچایا - اور خدمت شایستہ بجالایا - مورد الطاف وعنایات ہوا اور
اقصائے مطالب ومقاصد کو پہنچا جہان پناہ اُسسے بلکہ فرقہ انگریز سے راضی
ہوئے - یہان تک کہ سند وفرمان محصول کی معافی کی اور کوہی کی تعمیر کے
عنایت کئے - تب مستر چانک بادشاہی احکام وفرمان دکہن سے لیکر
بنگالے کو پہرایا اور وکیل معہ نذر وپیشکش ناظم کے پاس بہیجے - آخر
سند کوہی کے بنانے کی حاصل کرکے بنیاد ڈالی اور شہر کی آبادی پر
متوجہ ہوا - تجارت کا بہی کاروبار بخوبی کرنے لگا تبلک بہی وہ کوہی
قایم ہے پرانا قلعہ اوسیکو کہتے ہین +

الغصہ شہر مسطور نہایت کلان و معمور بہاگیرتی کے کنارے نہٹ اسلوب کے
ساتھہ واقع ہے آبادی اوسکے دیدکے لایق۔ عمارات اوسکی عمارات
چین و صفاہان سے فایق۔ تعمیر کا طور ہی نیا نقشہ ہر ایک مکان کا جدا۔ حویلیان
نجتہ گچ کی برابر برابر سڑکین سنہری ہموار سراسر۔ فضا اونکی رشک فضاے
باغ ارم۔ اور ہوا غیرت نسیم صبحدم۔ سبزی پر اونکی زمرد زہر کہاے اور
سرخی سے مونگے کا جگر خون ہو جاے۔ علاوہ اسکے مہ جبینون کا ازدہام
حسن کی گذری ایک دہوم صبح و شام ۔ ابیات

جو اندر بہی اوسوقت ایدہر کو آئی ۔ تو اپنی سبہا مین کہو پہر نجاے

اگر دیکہے ٹک اوس شبستان کو ۔ پری چہوڑ دیوے پرستان کو

بشر کو کہان پہر نظارہی کی تاب ۔ جگر برق کا یہان تو ہوتا ہی آب

نکہوا اپنا جی مفت اے بے خبر ۔ سمجہہ کر ذرا اس جگہہ دیدکر

ہر ایک محلے مین عالم طلسمات۔ ہر کوچے سے آرزو رنگ مانی مات۔ گہر ہر بیپاری کا
ہر ملک کی اجناس متعدد سے بہرا ہوا۔ صرافی کی ہر دکان مین روپے اشرفی کا
تودہ لگا ہوا۔ بازار مین ہر طرف چہل پہل۔ شیشہ آلات کی دوکانین رشک شیش محل

ابیات

کہلا بازار اکو رستے گشادہ ۔ بیاضی جدولی ہو جیسے سادہ

دو رسته اہل حرفہ اور دکان دار ۔ لڑی موتی کی ہو جیسے نمودار

ادہر کو جوہری اودہر کو بزاز ۔ ادہر صراف اودہر کو طلا ساز

روپے اور اشرفی دیکہے برستے ۔ ادہر کے کہنہ جون نرگس کے دستے

کنارہی اور گوشے اور سلسل مثال برق کرتے ہین جلا جل

جو کچھ چاہو تم اسباب جہان سے ہم رہ جنس پہنچے ایک دکان سے

فی الواقعہ آبادی اوسکی اکثر آباد یونا سے دونی - اور بستی اوسکی بہت سی بسنیو نے بڑی - کیونکہ جیسا بازار خشکی مین دور رستا ہے ویسا ہی نا دجہانو کی گذر تنے پانی مین بھی ایک شہر بستا ہے - لیکن سبب آبادی کی ترقی کا یہہ ہے کہ ہر ایک صاحب گورنر اسکی تعمیر کی افزائش پر متوجہ رہا اور لکھا روپیا اوس کام پر اوسنے سرکار دولت مدار کا خرچا - خصوصاً نواب گورنر جنرل لارڈ ولزلی مارکوئس بہادر نے تو اتنا گت پیسا اُٹھایا - سا تھہ اسکے شہر کا اسلوب بھی نہایت خوب کر دکھایا چنانچہ ایک عمارت ایسی عالیشان بنائی کہ جسنے شہر کی رونق حد سے زیادہ بڑہائی - تشبیہ اوس کی کس سے دیجئے کہ جہان مین اوسکا نظیر نہین - ثانی اوسکو کسکا کہیے کہ کسی عمارت کی ایسی تعمیر نہین - سچ تو یہہ ہے کہ جیسی اُسکے بنانے والے کی امارت تھی آن بان جدی ہے - ویسی ہی اوس مکان کی عمارت کی شان جدی ہے - قطعہ

شفافی و صفائی یہان تک ہی جسنے کہا

نور صفائے صبح کو رہتا ہے انفعال

نقش و نگار اوس پہ ہین ایسے کہ حسن کا

اوسنے نگار خانہ چینی کرے سوال

اور ارتفاع یہہ ہے اگر عوج ابن عوق

اوسپر کرے نگاہ تو پگڑی کو لے سنبھال

Taj Tabir Foundation

جسقدر اوس مکان کی تعریف کیجئے بجا ہے اور جنانچہ اوس شہر کو سراہئے
روا ہے - واقعی بلاد ہند مین اب اسیسی پر عمارت آبادی کہین نہین اور
تاجرون سوداگرون کی کثرت بہی اتنی کہین نہین - صاحبان کمپنی کی مدت سے
تجارت گاہ ہے اور سرداران انگریز کی قدیم عشرت گاہ - بالفعل اکثر
صنف کے اشخاص متمول اور صناع صنعت گری مین کامل یہین بکثرت موجود
ہین اور اشیا و تکالیف بہی انواع و اقسام کے - علے ہذا القیاس خرید فروخت
کا سررشتہ بخوبی جاری - خوش و خورم ہر ایک بیپاری لیکن رنگین کپڑے
جلد بدرنگ ہو جاتے ہین - خصوصاً لال کا تو رنگ رہتا ہی نہین - اور اشیائے
قوامی بہی مثل شربت و خمیرہ و معجون شتاب شرجاتی ہے بلکہ خشک دوائین
بہی بیشتر بگڑ جاتی ہین - سبب اوسکا ہوا کی شوریت و رطوبت -
چنانچہ گہرون کی زمین ہمیشہ نمناک رہتی ہے - بلکہ دو دو تین تین گز دیوارین
بہی نیچے کے مکان تو قابل بود و باش کے نہین اگر دو منزلہ سہ منزلہ
مکان نہ بنائین تو یہان کے باشندے مطلقاً آرام نپائین اور پانی بیشتر
تالاب کا پیتے ہین یا بینہہ کا کوئے تمام یہان کے کہاری اور آب جاری
دریائے شور کے قرب سے نبٹ بہاری - خصوصاً جوار کے وقت مراد
اوسے اوٹھا بہنا دریا کا اور بہاٹا مخالف اوسکا - غرض اوس ساعت پانی
یہان کے دریا کا پینے والے کے حق مین سم ہے - بلکہ آب تیغ دو دم ہے
خدانخواستہ پیتے ہی اوسکو پیا - وہ بیچارہ کب جیا - پس اکل و شرب خلق کا
تالاب کے پانی پر بسر - اسیواسطے بنانا تالاب کی اوس ملک مین اکثر ہے

اور ایک نام خاص بھی بعضے بعضے نالابون کے لئے مثلاً لال دگی چورنگی وغیرہ
اور سوائے اس جوار بھاٹے کے وسط ماہ کے تین تاریخون مین اور آخر ماہ کی
اکیسار دسہرات مین پانی بصورت دیوار بلند ہوکر نہایت زور و شور سے دریائے
نور کی طرف سے آتا ہے - جہاز بھی اوسکے تلاطم سے ہل جاتا ہے - پھر ناؤ تو
کیا چیز ہے اور سوقت اگر گھرے پانی مین ہوئی تو تو بچی اور جو کنارے سے
متصل لگی تھی تو اوسکے صدمے مین خشکی مین جا پڑی اور ٹکڑے ہوگئی - اسیواسطے
ملاح ایام مذکور مین چھوٹی بڑی ناؤ مین بھاری بھاری لنگر ڈالکر کنارے سے
دور رکھتے ہین - بنگلا زبان مین اس طرح کی موج کا نام بھی ہے - لیکن برسات
مین اس قوت و شورش سے نہین آتا - آب و ہوا بھی یہان کی بہ نسبت زمانہ
سابق کے بانفعل اچھی ہے - چندان بد نہین - خصوصاً جاڑے کی رت مین تو
ہمیشہ اعتدال پر رہتی ہے - یون درد و کہہ انسان کو کہان نہین ہوتا - کونسا
شہر ہے کہ بیمار جہان نہین ہوتا - لیکن بواسیر - کھجلی - داد - ضعف معدہ
یورپ مین بکثرت ہے اور پچھم مین بقلت - اور نکوا - سانجر - فیلپا - گھینگار خاص
اسی سرزمین مین ہوتا ہے وہان مطلق نہین مگر کبھی کہین کسیکو بسبیل ندرت
اور ارمنی محلے مین بڑے بازار و چینی بازار کے بیچ ارمنی گرجا ہے بہت
اونچا گنبد شہور بھی سب گرجون سے زیادہ - تعمیر اوسکی آغا ناظر ارمنیون
کے سردار نے سن ایکہزار سات سو چوبیس عیسوی مین کی - اگرچہ اس
شہر مین گرجے انگریز و پرتگیس وغیرہ عیسایون کے بہت ہین پر
شہرت اوسی کی بیشتر ہے - اور گھڑی بھی اوس کی نہایت معتبر -

مسجدین بھی یہان کثیر ہین لیکن نہ قابل تحریر - مگر رمضانی درزی نے
ایک مسجد پختہ مربع نوبرج کی ستھل ہتی مین بنائی ہے - واقعی تعمیر اوسکی
اور کے حوصلے باہر ہے اور یہان کی سب مسجدون سے بہتر امام باڑے
بھی علی ہذا القیاس بہتیرے کیونکہ کوئی سرکار و جمعدار خانسامان ناظر وغیرہ
ہوگا کہ جسنے اپنی حویلی کے متصل نہ بنایا ہو - لیکن ایک چھوٹا سا گنبد دو تین ہاتھ کا
اونچا اور چبوترا بھی اسیقدر لمبا چوڑا مگر بعضے بعضے چوبدار جمعدار نے یا کسی صاحب
کی ہندوستانی بی بی نے محوطہ اور مکانات کے ساتھ بھی بنایا ہے اور بہت سا
پیسا اوسکی تیاری مین اُٹھایا ہے لیکن ایسے اشخاص تعمیر کے سلیقے اور
تعزیہ داری کے طریقے سے کیا واقف ہین ؟

اور محرم کی ساتوین کو یہان کے باشندے جتنے تعزیہ دار ہین سُندے اور
عَلم اُٹھا کر بیہک خانے تلک نشیون کرتے ہوئے لیجاتے ہین اور وہانسے
اوسی ہیئت سے پھر اپنے گھر آتے ہین - رستون مین خلایق کی کثرت سے
رستہ کم ملتا ہے اور شانے سے شانہ چلنے والون کا چلتا ہے سپہری
سے رات تلک یہی عالم اور ہر ایک گلی کوچے مین ماتم رہتا ہے اوسکا نام
یہان کے لوگون نے دوپہریا ماتم رکھا ہے اور اوسیدن ہر ایک چھوٹے
بڑے امام باڑے مین یہان کے زن و مرد مُرغ کا سالن اور روٹی یا پلاؤ
پکا پکا لیجاتے ہین اور اوسپر فاتحہ امام کی دلاتے ہین غرض مرغ اسقدر
ذبح ہوتے ہین کہ اوسدن اگر شہر مین ڈھونڈے تو ایک مرغ بھی نہ
مگر اوسکے لہو کا ایک پرنالا ہر گلی کوچے مین بہتا نظر آئے - سوائے

یہان کے رواج وارفتال اوس روز امام باڑون مین جاتے ہین اور عجیب عجیب سوانگ لاتے ہین - مثلاً جس شخص نے ایک امام باڑے مین عہد کیا تہا کہ میری یہہ مراد اگر اوس سال مین بر آئیگی - تو مین یہان بیٹھکر اپنے سر پر چولہہ رکہہ کھیر پکاونگا وہ کھیر پکاتا ہے اور جسنے اپنی منت کے بر آنے پر قفل لگانے کا یہان عہد کیا تہا وہ اپنے منہہ مین قفل لگاتا ہے ہر چند کہ اوسکے دونون گال پھٹ جاتے ہین - کیونکہ اُسکے ادہر اُدہر دو پُرزبان لوہے کی ہوتی ہین اور بیچ مین ایک پتلا سا سینچہ - شکل اوسکی گھوڑے کے دہانے سے کچہہ ملتی ہے - غرض یہہ فرضی شخص اوسکو اپنے منہہ مین لگاکر امام باڑے کے گنبد کے آس پاس پھرتا ہے - اگر تین پھیرے مین قفل کہولکر گر پڑا تو اِسنے جانا کہ میری نذر نہایت قبول ہوئی اور اگر ساتوین پھیرے مین گرا تو فی الجملہ اور وہ جو کھیر سر پر پکاتا ہے وہ حالت اپنی ایسی بناتا ہے کہ لوگ جانین اوسکو لُہنڈ لگتی ہے کچہہ اوڑہ ہی لیتا ہے گو کہ گرمی کی رت ہووے - غرض اوسکی حالت گدائی کو اور قفل کے خود بخود گر پڑنے کو چھوٹی امت کرامت سمجھتی ہے اور اجابت کی علامت - طرفہ تر یہہ کہ اوس جاہل کا ساتہہ اسکے یہہ بھی عقیدہ ہے کہ اگر کسی اور امام باڑے مین سوائے امام باڑہ معہود یہہ کام کرین تو نہ کھیر پکے اور نہ قفل کہلے - احیاناً اگر کوئی عالم اوس جاہل کو چاہے کہ اس فعل نا شائستہ سے باز رکہے کیا مجال - بلکہ جناب امام کے بھی مانع ہونے سے ترک اسکا اُسنے امر محال (ع) ہر کس بخیال خویش خبطے دارد اور عشر کے دن کوئی خاص طور یہان نہین دیکہا والا لکہنے مین آتا ہے

اور یہان کے ہنود کی بھی بعضی بعضی پوجا کا طور جدا ہی۔ چنانچہ دُرگا پوجا مین
اور کالی کی پوجا مین اور کاتک پوجا مین یے اپنے اپنے گھرون مین بڑے
بڑے روغنی بت ہر ایک کی شبیہ معین پر بنا کے رکھتے ہین۔ اور اونکو روز معہود
بڑی دھوم دھام اور باجے گاجے سے دریا مین لیجا کر ڈالدیتے ہین۔ عوام
یہان کے اسکو بسان کہتے ہین۔ غرض دُرگا پوجا بہت دھوم اور ہجوم کے
ساتھہ ہوتی ہے۔ اور اُسکے لوازم مین یہان کی خلقت بہت رُپیا پیسا اپنا کھوتی
ہے۔ نام انکا نوراتر۔ ابتدا اسکی کوار سُدی پرواے اور انتہا دسمی کو۔
لیکن چھٹ سے ستمی اشٹمی نومی تک نہا نہا کر کے پوجتے ہین یعنے ایک کورے
گھڑے مین پانی بھر کر اُسکے آگے پرستش مین مشغول ہوتے ہین اور دسمی
کو بسرجن کرتے ہین یعنے دُرگا کو دریا مین ڈال دیتے ہین اور ایام مذکور مین
خصوصاً چھٹی سے دسمی تک رات تلک اکثر ہندو بنگالی اپنے حوصلے اور مقدور
کے موافق مجلس عیش کی جماتے ہین۔ اگرچہ بیشتر اِن مین تہُدلے ہین
پر اس کام مین بہت سا رُپیا اُٹھاتے ہین۔ چنانچہ یہان کے اعزّہ مسلمانون کی بھی
مسلمانون کی بھی دعوت کرتے ہین بلکہ صاحبان عالیشان کی یہی غرض اکثر
قوم کے اشخاص اور سردار مجلس مین جاتے ہین اور ایک خط اُٹھاتے
ہین۔ زیبا رنگ برنگ کا ہر مکان مین اور شبیہانے کے تلے نہایت
پاکیزہ و مصفّا۔ شیشے کے جھاڑ فانوسین قندیلین متعدد روشن جابجا
پاندان عطردان۔ نقرئی و طلائی قرینون سے دھرے ہوئے سیکڑون
چنگیرون مین ہار پھول طرّے بھرے ہوئے۔ بھانڈ بھگتیون اور کنچنیون کے

طائفی دس دس بیس بیس پوشاکین ہی اونکے گلون مین نفیس نفیس

ابیات

مسلسل کنارے نبت کی چمک کرے اور نوڑے کی نسبر جھمک

نظر جسم کی کسطرح تاب لائی کہان تک دلِ عاشقان پس نجائی

سطح زرنش کی ہر جا جناب انگریزون پر نکسون ارمنیون کی بیبیان اور ستیائین پر تکلف لباس پہنے ہوئے کرسیون پر جلوہ گر۔ حسن کا بازار لگا ہوا اِدہر اودہر

ابیات

جو یوسف بھی اوس بزم دلکش مین آئی

تو دل ایک نظارے پر بیچ جائے

یہہ ہرمہ کا چمکا ہوا رنگ ہے

کہ اندر کی بھی ایچھرا دنگ ہے

ہر ایک اپنے جوبن سے مغرور ہے

قیامت ہے آفت ہے بس دور ہے

جو آوے پری اوس گلستان مین

تو جاوے نہ ہرگز پرستان مین

پھر انسان نا چیز کا ظرف کیا

حواس اوسکے کیونکر رہین بجا

سچ تو یہہ ہے کہ ہر قوم کی مجلس اور جزبرون کی شان جدی ہے اور ہر گروہ کے گلرخون کی ان بان جدی۔ مصرعہ

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

قصہ مختصر ہر شب سحر تلک ناچ راگ کا سمان بندھا رہتا ہے اور تماشایون کا ہجوم لگا رہتا۔ پہر دسوین کو تیسرے پہر سے تمام تلک دریا پر بھی ایک کیفیت اور زن و مرد کی کثرت رہتی ہے۔ سوائے اسکے اور بھی کئی میلے اپنے اپنے موسم مین بھان ہوتے ہین لیکن نہ اس خوبی و کیفیت کے ساتھہ۔ بنابر اسکے طول اونکا تحریر نہ کیا اور اونکی تفصیل مین فایدہ متصور نہ دیکھا۔

شہر سے اندک فاصلے پر جنوب کی طرف فورٹ ولیم قلعہ ہے بنا اوسکی پلاسی کی فتح کے بعد کرنیل کلیو کے عہد مین ہوئی۔ لیکن معلوم یہہ ہوتا ہے کہ گویا آج بنا ہے اور ابھی تیار ہوا۔ عہدا اسباب و لوازم جتنے کہ قلعے کو اور اوسکے باشندون کو درکار ہون ہمیشہ مہیا رہتے ہین۔ بلکہ دن بدن ان امور کی ترقی و زیادتی ہے۔ ساخت کا تو اوسکے مذکور کیا ساخت ہی جدی۔ عمارت کی طرز ہی نئی اس بلاد کے کسی قلعے سے نہین ملتی چار دیواری باہر سے ترشتے کی مانند اور اندر سے نہایت بلند۔ کنج کاوا اوسکے کون پا سکے اور بجا و لگاؤ کسکی مجال جو بتا سکے واقعی ایک عالم کے لئے حکم طلسم کا رکھتا ہے دیدہ اوسکی حیرانی بڑھاتی ہے اور ضمیر سرت بہلاتی ہے۔ ابیات

حصار اسطرح کا زمین پر کہین ۔۔۔ کسی نے دوسرا ہمنے دیکھا نہین
عجب کیا جو معمار قدرت اوسے ۔۔۔ کہے ہے یہی ایک حصن حصین

اور قلعے کے پیہم دریا کے پار لیکن کنارے پر بعد ایک باغ کے قدرے فاصلے سے صاحبان کمپنی دام ظلہم کا باغ سرا بار بہار ہے لیکن بے محوطے

بہت بڑا اور کشادہ کہ عقل کے احاطہ مین آ نہین سکتا۔ پہر محیط اسکے گرد
کوئی کیونکر بنا وے اور فضا اوسکی حد سے زیادہ کہ طایر وہم اوسکے باہر
جا نہین سکتا۔ پہر نسبہ اوسکے اودہر کیونکر جا وے۔ سچ تو یہہ ہے جیسے
اسکے مالک ریاست و حکومت مین حکّام زمان سے برتر ہین ویسی ہی یہہ لطافت
وکیفیت مین باغہائے جہان سے۔ جسطرح اونکی حشمت کو زمانے مین ترقی
ہے۔ اوسیطرح اوسکے درختون کی کثرت کو۔ فی الواقع کہ اسکا ہر ایک
چمن گلزار کے برابر۔ اور نفس باغ ارم کے نقشے سے کہین بہتر۔ زمین اوسکی
سراسر صاف و ہموار۔ اور روشین لال لال اسمین بخوبی نمودار سبزہ زارون
کے گرد انواع واقسام کے سیکڑون اشجار۔ اور پتے اونکے سبز زمردوار

ابیات

ہر ایک خار اس باغ کا مثل گل
گیاہ اسکے چمنون کی سنبل سے کل
شگفتہ ہو اس مین کسطرح دل
ہوا اسکی رہتی ہے نت معتدل
ہین رنگت مین بہتر جواہر سے پھول
جو دیکھے اُنہین جائے سرت اپنی بھول
سُنی وہان کے طایر کی جسنے صدا
نہ طالب ہوا راگ کی تان کا

پھولون پھلون کے بھی درخت ہزارہا۔ بلکہ اکثر ایسے جنکا نام بھی کسی نے

نہین سُنا اور بعضے ایسے کہ جنکو اکثر اشخاص نے نہین دیکھا - چنانچہ لونگ
جائے پہل - دار چینی - کباب چینی - کافور کے درخت اوسمین متعدد ہین - بلکہ
جائے پہل کا درخت ایکبار آدہ پہلا ہوا ہی وہان دیکھنے مین آیا ہے اور اوسکے
پتے کو جامن کے پتے سے کچھ مشابہ پایا - لیکن جسکا ایک پھول ہے کہ وہ جامن
انہین ملکون مین ہوتا ہے اور اسکے پتے سے تو مشابہت کلی ہے اور لونگ کا
پتا ہی کچھ ویسا ہی - پر دار چینی کا بیر کے پتے سے ملتا ہے - اور کافور کا
شفتالو کے پات سے - تالاب بہی اوسمین بہت سے ہین اور نہرین بہی کتنی ہین
نادر انہین اور نکی دریا سے متصل - چنانچہ جوار کے وقت جن دنون شدت
ہوتی ہے پانی اونہین کی راہ سے تالابون مین آتا ہے اور بہاٹی کے
وقت نکلجاتا ہے - لیکن بہی اوس مین تین چار ہین لیکن لب دریا ایک
عمارت انگریزی نہایت دلچسپ پر مختصر - اور خوش اسلوب سراسر
ساخت اوسکی بڑی بڑی عمارات سے فایق - ساتہہ اسکے ہر موسم کے
لایق - ہوا اوسکی ہر مزاج کو راس آوے - ساکن اوسکا بسا اوقات حظ
اوٹہاوے +

ابیات

نہ گہبرائے تنہا بہی وہان آدمی
کبہو ہو نہ ہرگز اُداس اوسکا جی
طلسمات کا سا ہے اوسمین سماں
بہرا انسان چہوڑا اوسکو جاوے کہان

اور چار روش کی وسط مین کرنیل کیٹ کا مقبرہ ہے - محوطہ اوسکا مثمن پہلو
اور اوسکے گنبد مین آٹھہ ستون دروازے بہی چار اندر اوسکے سنگ مرمر کا
ایک ستون مین چار ہاتھہ لنبا لیکن نہایت خوب تراشا ہوا - اور مثمنہ سا چمکتا -
اوپر اوسکے صاحب قبر کی تصویر - اور پاس اوسکے ایک عورت کی بہی شبیہ دلپذیر
جائے عبرت ہے کیونکہ یہہ رکن حکومت ایکدن یہان حکومت کر رہا تہا آج اس
ستون کے نیچے گڑا ہوا ہے اور ہر ایک عضو بدن خاک مین ملا ہوا - ایک روز
اس ستون کا بہی حال دگرگون ہو جائیگا اور گنبد کے بہی نقشے مین تغیر آئیگا -
بیت - عمارت کی تغیر سے ہاتھہ اوٹھا + تک اک خانہ آخرت کو بنا + یہہ ہی
چندروزہ ہمیشہ ہے وہ + تو اسکے لئے ویسے گھر کو نہ کہو +
قصہ مختصر یہہ باغ ہمیشہ ڈہڈا اور ہرا بہرا رہتا ہے - سبب ظاہری اسکا
یہہ ہے کہ سوائے داروغہ اور کارکنون کے سو باغبان بہی نوکر ہین - اور دے
رات دن درختون کی غور و پرداخت کیا کرتے ہین اور دریا بہی نہایت متصل ہے
لیکن حقیقۃً مالکون کی نیت - کیونکہ سو باغبان اسکے ایک ضلع کے درختون
کو بہی سینچ نہین سکتے اور دریا کا قرب بسا اوقات مزارع و باغ کو مضر پڑتا ہے
بس حاکم کا خوش نیت ہونا عجب چیز ہے +
چندن نگر عرف فرانس ڈانگا چہوٹا سا ایک شہر ہے کلکتہ سے بارہ کوس
کے فاصلہ پر - فرانسیس کی کوٹہی اوسی مین ہے - عمل دخل بہی وہان
ہمیشہ اونہین کا رہا - صاحبان انگریز کچھہ مداخلت نکرتے تہے - لیکن چندسال
سے عناد و فساد جو باہم ہوا اپنا برا اسکے صاحبان عالیشان سے اوس

کر چھین لیا۔ بالفعل یہی انکی تخت مین ہے ٭
جو جزرہ ہگلی کے نزدیک دکھن کی طرف ایک کوس کے تفاوت سے ہمیشہ
ولندیزکے تحت و تصرف مین رہا۔ کئی برس سے صاحبان انگریز نے
اوسپر بھی قبضہ کر لیا۔ سبب اسکا موافق ہونا اونکا فرانسیس سے ٭
شیورام پور بھی دریائے مذکور کے کنارے پر ایک چھوٹی سی بستی ہے
کلکتے سے چھ کوس پر اوس پار۔ اچانک کا اور اوسکا آمنا سامنا دریا
بیچ مین علاقہ اسکا دنامار سے۔ صاحبون کو کچھ کام نہین۔ کوٹھی اوسنی فرقے
کی وہان استلک قایم ہے لیکن اچانک کلکتے کے متعلقات سے ہے۔
چنانچہ وہان بھی لارڈ ولزلی بہادر نے ایک عمارت خوشنما اور باغ پرفضا
بنایا ہے۔ صحن اوسکا مانند رمنے کے وسیع اور ہوا ہر موسم مین مثل ہوائے
ربیع وحشی اوسمین اکثر بے مثال اور طایر بہتیرے نادر جمال۔ دیکھکر اونکو
انسان نقش دیوار بن جائے اور خدا کی قدرت یاد آئے۔ مشرک بھی
بے اختیار فتبارک اللہ احسن الخالقین پڑھنے لگے اور کافر بھی بے
تامل الحمد للہ رب العالمین کہہ اوٹھے۔ سڑک بھی واسطے کلکتے تک ایسی
سیدھی ہموار بنائی کہ کچی نام کو نہی۔ ساتھہ لگے درختہ درخت
سایہ دار لگوا کر رستہ گلزار کیا اور چلنے والون کو سو طرح کا آرام دیا ٭
ہمیشہ ہے اسپر ہوا باغ کی ٭ فضا اوسکی ہمگی فضا باغ کی ٭
سرکار سلامت آبادی اوسکی بہادرون مین ہے گنڈے کی ڈھانی
وہان کی مشہور ہے فی الواقع نہایت خوب و خوش اسلوب ہوتی ہے

ہندوستان کے کسی ملک مین ایسی سبز کہین نہین بنتی - میوے بہی
وہان کے اکثر خوش ذایقہ - چنانچہ بہتر سے بہتر اون مین کو لاہی - احوال
اونکا سابق استه لکہا گیا سوائے اسکے چوب چینی کثرت بہم پہنچتی ہے اور
اگر کے درخت نہایت سے وہان کے پہاڑون مین ہوتے ہین آخر برسات
اونکو کاٹ کر آب و ہوا مین ڈالدیتے ہین بعد چند روز جہانتے چنانچہ اگر اچہا
ناپختہ گدا اوسکو رکہہ چہوڑا اور بُرے کو پہینک دیا ٭

سرکار رنگ پور گہوڑا گہاٹ - ریشم وہان بکثرت بہم پہنچتا ہے اور ایک
میوہ ضخامت مین مثل چار مغز اور مزے مین مانند انار بیج اوس مین تین
اور نام لٹکن اسی سرزمین سے تعلق رکہتا ہے - خانگن بہی ایلچی پہاڑونسے
لاکر وہین بیچ جاتے ہین اور لینے والے اونسے اور ملکون مین نفعے
اوٹہاتے ہین ٭

سرکار بگلا سمندر کے کنارے وہان بہی ایک قلعہ تہا چار طرف اوس کے
درخت گنجان بے شمار تہے اور جوار بہاٹا بطور کلکتے کے اوس مقام مین بہی
آتا ہے - لیکن اکبر کے اونتیسوین سال جلوسی مین پہر دن رہے ایک روز
عجب ایک سیل نمود ہوئی - تمام شہر دوبارا جہ وہانکا ناؤ پر چڑہ کر بہاگا
غرض پانچ ساعت جوش طوفان کا رہا اور تموج دریا کا نہ گہٹا - سابقہ اسکے
بجلی چمکا کی بادل گرجا کئے مہینہ برسا کیا - آخر دو لاکہہ جاندار حیوان و
انسان سے سیل فنا مین غرق ہوئے اور خلاصۃ التواریخ مین یہہ لکہا ہے
کہ سنہ ۹۷ ہ ہلالی سے چودہوین ملک وہان کے دریا سے موجین

پہاڑ کی برابر ہر روز اُٹھتی ہین ۔ اور بندر ہوین سے بتدریج گھٹتی ہین لیکن
تاریخ بنگالہ سے یہہ بات دریافت نہین ہوتی ۔
قریب اوسکے کام روپ ہے اوسی کو کامرو بھی کہتے ہین عورتین وہانکی نہایت
شکیل فن جادو گری مین بے عدیل دور از عقل اون کی فسون سازی
و شعبدہ بازی کی نقلین کرتے ہین از انجملہ یہہ ہے کہ جس دانا کو چاہین
ایک آن مین دیوانہ کر دیوین بلکہ جس انسان کا ارادہ کرین ایک پل مین
حیوان بنا لیوین ۔ نباتات بھی وہان کے عجیب و غریب ہین چنانچہ پھولون
کی باس توڑنے کے بعد کئی مہینے تلک بدستور رہتی ہے اور آم کے درخت
انگور کی مانند تاکون پر پھیلکر پھوتے پھلتے ہین اوس سے بھی نادر تر یہہ ہے
کہ درخت اگر کاٹیئے تو عرق شیرین ٹپکنے لگے یہان تک کہ پیاسون کی پیاس
بجھا دیوے اور ریاض السلاطین سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ سابق مین
وہان عمل کوچ بہار کے راجاؤن کا تہا لباس وہان زن و مرد کا فقط
ایک لنگی ۔ اور لہجہ گفتگو کا کوچ بہار کے باشندون سے ملتا ہوا
قریب اوسکے ولایت آسام ہے نہایت وسیع ہیچ مین اوسکے دریاؤ
برہما پتر مغرب سے مشرق کی طرف بہتا ہے ۔ آباد ہوا اوس کے کنارے
کی متوطن و مسافر کے لئے مساوی ہے ۔ لیکن اوسسے دور کی متوطن سے
تو موافق اور غیر کے حق مین سم ۔ برسات آٹھہ مہینے کی اور چار مہینے
جاڑے کے بھی مینہہ سے خالی نہین ۔ پھول اور پھل بھی ہندوستان و
بنگالے کے وہان بیشتر بہم پہنچتے ہین ۔ بلکہ سوائے اون کے بہتیرے

خاص اوس سرزمین مین پیدا ہوتے ہین - وہان کی نہایت کثرت - لون کی بمرتبہ
قلت اور گیہون - جو - مسور - مطلق نہین بوتے اگرچہ زمین وہان کی قابل ہے
جو کچھہ بوئین سو اُگے - مرغ اوس سرزمین کا بڑا لڑاکا آپ سے چوگنے کے
مقابل ہو اور یہان تک لڑے کہ مغز اوسکا باہر نکل جائے - پر لڑائی
سے باز نہ آئے - مرتے حریف کے آگے سے نہ ہٹے - ہاتھی یہی اُدہر کے جنگل مین
بیشتر خوش جمال و کلان - ہرن بارہ سینگے - نیل گاؤ منیڈہے فراوان اور
دریا کی ریتیل مین سونا پیدا ہوتا ہے لیکن کھوٹا - چنانچہ آٹھہ روپے تولہ بکتا ہے
طرفہ تر یہہ کہ وہان کا راجا ایک بلند مکان پر بیٹہا رہتا ہے زمین پر پاؤن نہین
رکھتا احیاناً اگر رکھہ دے راجائی اوسکی جاتی رہے - عقیدہ باطل وہان کے
راجاؤن کا یہہ ہے کہ آباو اجداد اون کے آسمان پر تہے - کسی وقت سونے
کی سیڑہی رکھہ کر اترے اور پاؤن اپنا زمین پر نہ رکھا تبہی اس کے وہان کے
راجا کو سرگی کہتے ہین - سرگ لفظ ہندی ہے معنے اوس کے آسمان ۔

قصہ کوتاہ جب راجا اوس دیار کا مرتا ہے بعضے بعضے مرد رنڈی اوسکے
خواص و خدمتی کو زندہ سمیت ذخیرے تجمل و اسباب بلکہ لباس و طعام بہی اوسکے
ساتہہ سرداب مین دفن کر دیتے ہین اور کتنے گہی کے چراغ بہی جلا کر اوس
مقام مین دہر دیتے ہین ۔ اور درمیان شرق و جنوب بکشہر ارخنگ - ایک بڑا ملک
ہے بندر چاگام وہان سے نہایت متصل ہاتہیون کی وہان کثرت بہت ہے
یہان تک بہورا ہاتہی بہی وہان میسر آتا ہے لیکن گہوڑا نایاب - اونٹ گدہا
بیٹ مہنگا - گائے بہینس بابید پر ایک جانور منل اونکے برنگ ابلق دودہ دیتا ہے

وہان کے لوگون کا مذہب و ملت نرالا ہندو مسلمان سے جدا سوائے مان کے
ہر عورت کو چور کر لیتے ہین - چنانچہ بہائی بہن سے احتراز نہین کرتا - سوائے
اسکے یہہ رسم ہے کہ سپاہیون کی رنڈیان دربار مین سردار کے مجرے سلام
کو حاضر ہوتے ہین اور خاوند انکے گھرون مین بیٹھے رہتے ہین - طرفہ یہہ کہ
زن و مرد وہان کے کالے اور کہوسے - پر اپنے پیشوا و سردار کی خدمت
و اطاعت خلوص دل سے کرتے ہین - اور نہایت اوس سے ڈرتے ہین لقب
اوسکا والی ہے +

اور ذیل ارخنگ پیگو - فوج اوس ملک کی فقط ہاتھی اور پیادے حدون مین
اوسکی ظلمات و جہ - اہرات کی کہانین - اسی واسطے پیگو اور ارخنگ کے
باشندے اور گہہ آلسیمین عناد و فساد رکہتے ہین +

قصبہ کوتاہ صوبہ بنگ نہایت وسیع و بمرتبہ آباد ہے بہترین دریا یہان کے
دریاؤن مین گنگا اور برہمپتر - طول صوبے کا چاٹگام سے بلیا گڑہی تلک
شرقاً و غرباً چار سو کوس اور عرض کوہستان شمالی سے تا سرکار مدارن
دو سو کوس - مشرق کی طرف اوسکے دریائے شور مغرب کی سمت صوبہ بہار
اور جانب جنوب و شمال کوہستان - پر ریاض السلاطین مین یہہ ہے کہ دریائے
شور جانب جنوب - اور کوہستان جانب مشرق و شمال اور متعلق اوسے
ست سہہ سرکار - تابع اوسکے ایکہزار ایک سو نو محال - آمدنی اگلے زمانے
مین چھیالیس کروڑ انتیس لاکہہ دام - لیکن صاحب ریاض السلاطین اوہایس
سرکار و ستاسی محال لکہتا ہے اور آمدنی موافق زمانہ سابق کے

پچاس کروڑ چوراسی لاکھ انسٹھہ ہزار تین سو ادنیس دام - جسکے ایک کروڑ انسٹھہ لاکھ ایکہزار چار سو بیاسی روپی سکے پندرہ آنے کسرے زیاد سپاہ دائمی تیسہزار تین سو تیس سوار اور اکاسی ہزار ڈیڑہ سو آٹھہ پیاد توپین چار ہزار دو سو نادین چار سو +

صوبہ اڑیسہ

آگے انس مین اونتیس قلعے نجتہ تھے دو تین اب بھی ہین - اور آب و ہوا بھلی جنگلی - لیکن آٹھہ مہینے برسات تین مہینے ٹھنڈ ایک مہینے گرمی - پھول بھی اچھی اچھی رنگت مین بہت ہوتے ہین خصوصاً چنبیلی نہایت نازک خوشبو اور کیوڑا تو جنگل جنگل پھولتا ہے - بان بھی اقسام کے پیدا ہوتے ہین - وہان کے بہت اکثر - اور خوراک وہان کے لوگون کی خشکا پھلی بینگن بیشتر پر رات کو پکاتے ہین - صبح کو کھاتے ہین - سوائے اسکے خط و کتابت تاڑ کے پتون پر فولاد کی قلم کو مٹھی مین پکڑ کر لکھتے ہین کاغذ سیاہی کا استعمال بہت کم اور وہان کے ایک گاؤن مین بجڑے بہت ہوتے ہین اسلئے وہ بجڑا گانو کہلاتا ہے - کچھرا بھی اوس ملک کا برا نہین ہوتا اور چلن اکثر کوڑیون کا +

دکھن طرف دریائے ٹھور کے کنارے شہر پرسوتم پور ہے بتخانہ جگناتھ کا راجا اندرسین نے وہین بنیاد کیا - کچھہ اوپر چار ہزار برس اوسے

گذرتے - قریب اوسکے ایک اور دیہڑا ہے اوسکو آفتاب سے منسوب کرتے ہین - بارہ برس کا حاصل اوس ملک کا اوسمین لگا ہے - دیوارون کی اُجان ڈیڑہ سو ہاتہہ اور چوڑان اُنیس ہاتہہ اکثر جہان دیدہ اوسکو دیکہکر مقام حیرت مین آتے ہین بلکہ نقش دیوار بنجاتے ہین -

نرپاراج بہی وہان سے نہایت قریب ہے - مرد اوس نواح کے رنڈیون کا سا بناؤ کرتے ہین - اور گہناہبی ویسا ہی پہنتے ہین لیکن عورتین فقط ستر عورت پر اکتفا کرتی ہین اور پوشش بیشتر پتون کی وہان رایج ہے +

طول اس صوبے کا ایک سو بیس کوس اور عرض سو کوس سرکارین جلیسر کٹک وغیرہ پندرہ اور محال اونکے تعلقے کے دو سو تیس - آمدنی چالیس کروڑ اکتالیس لاکہہ پانچہزار دام +

صوبہ مبارک بنیاد اورنگ آباد

بعضے تاریخون سے معلوم ہوتا ہے کہ اگلے زمانے مین اس شہر کو دہارانگر کہتے تہے - بعد اسکے نام اسکا دیوگیر ہوا جب سلطان محمد فخرالدین جونان دہلی کے بادشاہ نے تمام دکہن چہین لیا نام اسکا دولت آباد رکہا اور قلعے کو دارالسلطنت بنایا بعد سلطان موصوف تمام دکہن دلّی کے سلاطین کے قبضے سے نکل گیا - جب تین سو برس گذرے - شاہ جہان نے قلعہ مذکور پر پہر قبضہ کیا - اور عالمگیر کو صوبہ مسطور کی صوبہ داری عنایت کی شاہزادے نے

قریب اوسکے ایک شہر بسا کر اورنگ آباد نام رکھا۔ رنگ ڈھنگ اوسکی
آبادی کا دیکھکر آنکھین خط اوٹھائین۔ شادگی سے اوسکے دل بستہ ایک لخت
کھل جائین۔ ہوا اوسکی باد بہاری کی طرح خوش آیند۔ عمارات وہان کی
ہر ایک صاحب طبع کی پسند۔ پانی مین وہان کے شراب انگوری کا اثر
ہر فصل اوس مقام مین مانند ربیع تازہ و تر۔ شروع جوزا سے سنبلہ کے
آخر تک مینہہ برسا کرتا ہے اور باغ و جنگل مین پھل بھی ہر ایک قسم کا بکثرت
خوش ذائقہ و خوش رنگ لگا کرتا ہے۔ ساتھہ اسکے غلہ کی فراوانی
اناج کی ارزانی ہمیشہ کپڑا خوش قماش قسم قسم کا۔ جواہر گران بہا
جو کہا ہر وقت موجود۔ سوائے اسکے تحفہ جات ہر ملک کے اور نادرات ہر جزیرے
کے جس وقت چاہو لو۔ باشندے بھی وہان کے خوش لباس و خوش
معاش و اہل دولت و صاحب ثروت بیشتر اور خوب رو بھی حسن و ادا مین
بے مانند یکسر۔ طول صوبے کا ڈیڑہ سو کوس کا اور عرض سو کوس۔ آٹھہ
سرکارین متعلق اوسنے اسّی محال۔ آمدنی اکاون کروڑ باسٹھہ لاکھہ
اسّی ہزار دام +

صوبہ برار

ایک ملک ہے دکھن کی طرف کے دو پہاڑون مین ایک کا نام نبدا کاوہل
نرمالہ دو میل گڑہ اوسی پر ہین اور دوسرے کا سیہا ماہور و رام گڑہ
اوسکے اوپر۔ آب و ہوا وہان کی بدہین اطراف مین اوسکی زراعت

کی نہایت اور جنگلون مین جانورون کی کثرت - یہ ملک مذکور مین چھ ہزار
کوس کہنہ - قانون گو کوس پانڈ مقدم کو پٹیل - پٹواری کو کل کرنی
کہتے ہین +

نیار ایک قلعہ ہے نہایت مستحکم و سنگین بلند پشتے پر اوسکی تین طرف
کو دو ندیون نے احاطہ کیا ہے - مفتوح ہونا اوسکا نہایت اشکال اور لینا
اوسکا بدون اہل قلعے کی سازش کے امر محال

کہر لا سطح زمین پر پتہر کا ایک گڈہ ہے - بلندی مین فلک رسا اور ہموواری
مین پہاڑسا - اندر اوسکے ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے - قریب اوسکے
جاکر منت وزاری کرتے ہین اور دعا مین مانگ مانگ ماتھے رگڑتے ہین
چار کوس وہان سے ایک کوا ہے جس جاندار کی ہڈی اوس مین
گرتی ہے سنگ بن جاتی ہے - اور میل گڈہ کے پاس جو ایک چشمہ ہے
اوسمین تو کوئی چیز گرے سنگ ہی بنے +

بیرا گڈہ مین ہیرے کی کہان اور کپڑا ہی وہانکا مصور حیرت افزائے
جہان +

اندرو نرمل مین کان فولاد - اور ظروف سنگین وہان کے نادر روزگار
بیل بہی وہان کا نہایت خوب - سوائے اسکے کرک ناتہ مرغ ایسا کہ جسکی
ہڈی تلک سیاہ -

اور اوسی صوبے کے متعلقات سے لبن گیا ایک پہاڑ سنتس نگاہ ہے
گنڈہ اوسکا کوس بہر کے طول و عرض مین چار طرف اوس کے اونچے اونچے

پہاڑ اور بندر وہان بے شمار پانی اوسکا کہاری - لیکن مایہ صابون و شورے
کا اُسسے حاصل ہوتا ہے - بلکہ آئینے کا بھی
اگرچہ اُس صوبے مین دریا و بہت ہین لیکن گوتمی کو سب پر ترجیح - جیسے گنگا کو
مہادیو سے علاقہ ہے اوسکو گوتم منی سے عجیب و غریب تعلقین حکایتین اوسکی
بھی لکھہ گئے ہین اور آج تلک پرستش کرتے ہین - نکاس اوسکا کوہ تریمبہا سے
اور جوش مارتا ترنبک کے قریب - بعد اسکے یہہ ندی احمد نگر مین ہو برار مین
آتی اور وہان سے سرکار تلنگانا کیطرف جا نکلی جب مشتری برج اسد مین
آتی ہے دور دور سے سیکڑون ہندو وہان آتے ہین اور ثواب جانکر نہاتے
ہین - یہہ میلا اکثر ملکون مین مشہور ہے - تاپی و پنتی کو بھی صندقِ دل سے مانتے
ہین اور پرستنگاہ جانتے ہین - لیکن پورنا دیول گانون کے متصل جاری ہے
پر ایک سرا اوسکا بارہ کوس بالاتر تاپی سے اور دوسرا تزدیک گانون
مذکور کے +

القصہ طول اُس صوبے کا پٹیالے سے بیراگڈہ تلک دو سو کوس اور عرض
بندر سے ہنڈیا تلک ایک سو اسّی - شرق رو اوسکے بیراگڈہ غرب رو کمہرابار
شمال کی طرف ہنڈیا - جنوب کی طرف تلنگانا - سرکارین دس - متعلق اوسنے
دو سو محال - آمدنی ساٹھہ کروڑ بہتر لاکھہ ستّر ہزار دام +

صوبۂ خاندیس

دارالخلافت اوسکا برہان پور تپتی کے کنارے - عرض و طول مین بہت

برا - آبادی اوسکی حد سے زیادہ - باشندے وہان کے بیشتر صاحب
ہنر اور اطراف مین باغات اکثر میوے بہانت بہانت کے جہان تہان - پہول
قسم قسم کے اپنی اپنی رت مین فراوان - اجناس قیمتی ہر ملک کی بازار مین
بے شمار - صندل واگر کے دوکانون مین جا بجا ہر تہ ہر انبار - گرمیون مین آندہیون
کی شدت اور برسات مین کیچڑ کی بہتایت - کہتیان جوار کی اکثر اور وہان کی
کمتر لیکن جا نزل وہان کا نہایت اعلے اور خوش ذایقہ - بانون کی فراوانی
اور ترکاریون کی ارزانی بیشتر رہتی ہے - کبڑا ہوا مہیں اقسام کا بہم پہنچتا
ہے لیکن الایچہ سری صاف سرون وہان کا نہایت خوب ہوتا ہی آنگے یہہ
ملک غریب خان حاکم کے نام پر تہا - جب شیخ ابو الفضل نے آسیر کا قلعہ لیا
صوبہ مذکور اکبر بادشاہ نے اپنے دوسرے بیٹے کو جس کا دانیال نام تہا
دیا اور نام اوسکا دان دیس رکہا - زمیندار اوس کے اکثر بہیل - کولی -
گوند - +

جانک دیو ایک گانون ہے اوسکے قریب نبدی اور پورنا باہم ملے ہین -
ہندو اوس مقام کی پرستش کرتے ہین اور جگہ تیرتہ اوسکو کہتے
ہین +

قصہ مختصر دریاؤ اس صوبے مین بہتیرے ہین - لیکن اعلے اونمین تاپی اور وہ
گوندوالنے وہرار کے بیچ سے نکلی اور پورنا ہی وہین سے - لیکن گرنی
اور تپتی نے جو برہے کے متصل انصال پایا - اوس مقام کو بہی ہندو
معبد جانکر دور دور سے پوجا کو آتے ہین اور اپنے گمان مین بہرہ کامل

Taj Tahir Foundation

اوتھانے ہین +

قصہ کوتاہ طول اُس صوبے کا پور گاؤن سے کہ ہنڈیا کے متصل ہے تا تلنگ کہ احمد آباد سے قریب ہے پچہتر کوس اور عرض جا مودہ سے کہ قریب برار ہے پال تلک اور وہ مالوے سے نزدیک ہے پچاس کوس۔ شرق کی طرف اوسکے برار۔ غرب کی طرف کوہ جنوبی۔ جنوب رخ چالنا۔ شمال رو مالوا۔ سرکارین اوسکی پانچ اور متعلق اونسے ایک سو بارہ محال۔ آمدنی چار کرور چہتیس لاکھ تیسہزار دام

صوبہ مالوا

دارالسلطنت اوسکا اُجین۔ راجا وہان کا بیر بکرماجیت۔ اوصاف اوس کے قیاس سے باہر۔ اہل سلف اونکو تحریر کر گئے ہین۔ بلکہ دفتر کے دفتر بھر گئے ہین واقعی اُس دیس کا راجا ہندوستان مین پیدا نہین ہوا اور محتاجون کا کام کسی نے اس خوبی سے نہین کیا۔ سن اوسکے ہند مین آج تلک لکھتے ہین ساتھہ اوسکے شہر مذکور کی بھی وسعت مین بہت سا مبالغہ کیا ہے بلکہ کتابون مین لکھا ہے دریائے سُپرا اُسکے تلے موج مار رہا ہے۔ عجیب تر یہہ کہ کبھو کبھو ایک آدہ موج دودہ کی بھی اوسمین آجاتی ہے۔ اور ایک خلق ہُلیان ہانڈیان بھرلاتی ہے کہتے ہین کہ یہہ اجنبا بارہا لوگون نے دیکھا اور یہی عمل کیا "

چندیری ایک قدیم شہر ہے بہت بڑا نپٹ دلکشا بود و باش اوس مین

اقوام کی بازار تین سو چوراسی - سرائین تین سو ساٹھ اور مسجدین بارہ ہزار +

تومن ایک قصبہ ہے بیتوہ ندی کے کنارے ایک آدہ جلس مالنس بھی کبھو کبھو دریائے مذکور مین نظر آجاتا ہے اور تماشا جیون کو گرداب حیرت مین غوطہ کہلاتا ہے - سوائے اسکے قصبہ مسطور مین ایک تنجانہ اتنا بڑا ہے اگر نقارہ اوس مین بجے تو باہر آواز کوئی نہ سُنے +

منڈو ایک بڑا شہر ہے بارہ کوس کے عرصہ مین چند مدت حاکم نشین بھی رہا قلعہ مین اوسکے ایک مینار ہشت منظری بے نظیر ساتھ اسکے تعمیرات قدما کی نہایت کلان و دلپذیر اور مزار سلاطین خلج کے بھی اکثر - لیکن عجیب یہ ہے کہ سلطان محمود ابن سلطان ہوشنگ کے گنبد سے گرمیون مین پانی ٹپکا کرتا ہے نادان اوسکو مدتون سے کرامت سمجھتے ہین پر دانا اوسکی حقیقت حال کو اودنے تامل مین پا جاتے ہین کہتے ہین کہ اوس دیار مین پارس پتھر بھی کبھو کبھو نکل آتا ہے - لوہا تانبا وغیرہ جو اوس سے لگے سونا ہین بن جاتا ہے +

Photo-Pa
Zone

دھارا ایک قصبہ ہے اگلے زمانے مین راجہ بھوج کی تخت گاہ تھا بلکہ اور بھی راجاؤن کے وقت مین وہی خجستہ گاہ دار الحکومت رہا - القصہ زمین اس صوبے کی بہ نسبت بعضی زمینون کے کچھہ اونچی ہے اور سب کی سب قابل زراعت - دونو فصلین بخوبی ہوتی ہین - غلہ سب طرح کا بہتایت سے خصوصاً گیہون - خشخش اور میوون مین گنا - آم - خربوزہ

انگور - لطف یہہ ہے کہ حاصل پور مین انگور دو بار پہلتا ہے اور بان بہی
اچھے سے اچھا ہوتا ہے - بارش چار مہینے تلک - ہوا اکثر اعتدال پر
چنانچہ جاڑون مین روئی دار کپڑے کی حاجت اور گرمیون مین شورے
کے بانی کی نہین ہوتی - لیکن برسات مین کبہی کبہی بالا پوش کی احتیاج
پڑتی ہے - چھوٹے بڑے وہان کے تین برس کی عمر تلک لڑکون کو افیون
دیتے ہین - اگرچہ دریاؤ صوبہ مذکور مین بہت ہین لیکن بہترین دریا نربدا
شیپرا - کالی سندہ - بیتوہ - کوڈی اور کناے ہر ایک دریا کے دو دو
تین تین کوس تلک ہموار و صاف - علاوہ اسکے اُنبر بہول بہی اقسام کے
رنگین و خوشبو ملکہ سنبل و درخت سایہ دار ہر ایک سو اور جنگلون مین بہی
بیشتر تالاب و سبزہ و ڈہاک - درخت سہاونے سہاونے ہزارہا طول
صوبے کا کوے کے تلے سے پانسو اڑسے تلک دو سو پنتالیس کوس
اور عرض چندیری سے تا نذر بار دو سو تیس کوس - جانب شرقی اودے
باندہو - غربی گجرات و اجمیر - شمالی نروز - جنوبی نگلانا - اُجین و راسین
و چندیری و سارنگ پور و بیجا گڈہ و منڈو وغیرہ بارہ سرکارین - متعلق
اودے مین سو نو محال آمدنی چھتیس کروڑ نوے لاکھ ستر ہزار دام +

صوبہ دار الخیر اجمیر

اجمیر قدیم شہر ہے نہایت خوش آب و ہوا - پہل گڈہ سے لگا ہوا اسکا

صاحبان طبع کا مرغوب اور آبادی اوس کی نہایت خوب درگاہ خلاصہ
عارفین خواجہ معین الدین چشتی کی لسبتی کے اندر جہالرے کے کنارے
ہے اور قریب اوس کے اوسی نواح مین سید حسین مشہدی یہی آسودہ
عوام اوسکو خنگ سوار کہتے ہین
القصہ خواجہ ممدوح بیٹا خواجہ غیاث الدین چشتی کا اور قوم کا حسینی سید
تولد اوسکا بانوسینتیس ہجری مین سجستان کے بیچ - لیکن جب پندرہ برس
کا ہوا - پدر عالیمقدار اوسکا قضائے الہی سے موا - اونہین دنون ابراہیم
قندوزی کی نظر توجہ اوسپر پڑی - جذبہ طریقت نے فی الفور اوسے
کھینچا - وہنین رستا معرفت کا وہ ڈھونڈھنے لگا - ندان ہرون مین جا نکلا
وہان خواجہ عثمان چشتی کی صحبت سے بہرہ کامل اُٹھایا - پھر عبادت وریاضت
مین غرق ہوا - جب بتیس برس کی عمر ہوئی - تب شیخ عبد القادر گیلانی
سے کچھہ فایدہ حاصل کیا جب کہ سلطان شہاب الدین غوری ہندوستان
کو فتح کرکے دہلی مین آیا تب یہہ بزرگ گوشہ نشینی کے قصہ سے اجمیر مین
تشریف لایا ایک عالم اوسکی پیروی سے متر لمقصود کو پہنچا - زندگانی
اِسنے دنیا مین ستانوے برس کی آخر رجب کی چھٹی کو ہفتے کے دن
سن چھہ سو چھتیس ہجری مین وفات پائی - مزار اوسکا آج تلک خلق کی زیارتگاہ
ہے جنے بادشاہ کہ اوس بزرگ کی وفات کے بعد ہند مین ہوئے اوسکی
درگاہ مین نذرین چڑہایا کئے - خصوصاً جلال الدین محمد اکبر کہ زیادہ تر
اعتقاد رکہتا تہا رہا ہے وہ یا اجمیر مین آکر زیارت سے اوسکی اور سید

حسین خنگ سوار کی مستفید ہوا *

اجمیر سے تین کوس پرے بہکر ہے عمق اوس تالاب کا آج تک کسی نے نہین پایا - تہ کو اوسکی پاؤن کسی کا نہین لگا ہنود کا قدیم تیرتہ ہے - بلکہ سارے تیرتھون کا گرو - عقیدہ انکا یہہ ہے کہ انسان اگر سارے تیرتھون مین پہرے اور روئے زمین کے سمندرون کی پوجا کرے جب تلک اوس مین نہ نہاویگا تو اب کچھہ نہاوے گا -

چیتور مشہور قلعہ ہے اسی صوبے کے متعلقات سے اور کوکندہ کہ تابع اوسکا ہے وہان جست کی کہان اور چین بور مین تانبے کی - لیکن یہہ مقام علاقہ مانڈل سے رکہتا ہے سابق رانا کے تصرف مین تہا - اکبر بادشاہ نے ایک مدت لڑکر اوسے لیا قصہ اوسکا مشہور و معروف ہے اور زمانہ سابق مین یہان کے رئیسون کو راول کہتے تہے اب ایک مدت سے رانا کہتے ہین - قوم انکی کہلوت - لیکن اپنے گروہ کو اولاد نوشیروان عادل کی جانتے ہین اور اس وجہ سے کہ اونکے دادا نے اپنی بود و باش مرضع سیسودیہ مین کی تہی سیسودیہ کہلاتے ہین سوائے اسکے ایک برہمن جو اونکا غمخوار ہوا تہا اوس جہت سے اپنے تئین برہمن بہی ٹہراتے ہین اور ان کے خاندان کا یہہ دستور ہے کہ رانا جب مسند حکومت پر بیٹہے قشقہ آدمی کے لہو سے اپنے ماتہے پر کہینچے *

قصبہ سانبہر لون وہان کا نہایت مشہور ہے اور بیشتر کہانے مین نہی وہی آتا ہے - شہر کے نزدیک چار کوس لنبا کوس بہر چوڑا ایک

چشمہ ہے پانی اسکا نیٹ کھاری لیکن تاثیر اوس کی یہہ ہے جہان زمین
کھود کر پانی سے اُسے بہر دیا اور زمین نے جذب کیا تمام قطعہ اوسکا نمک آلود
ہو جاتا ہے جہان کھود کر اوسکو کنارے پر ڈال دیا اور پانی چھڑکا لون
صاف اوسمین سے نکل آتا ہے ہر سال کئی لاکھہ رُپی کا لون وہان کے
بیپاری بیچتے ہین اور محصول سرکار والا مین داخل کرتے ہین
الغرض تمام زمین صوبہ مذکور کی ریتلی پانی دور تلک جو کھود دے تو نکلے۔ بونے
جوتنے کا مدار بارش پر۔ اسی سبب سے زراعت ربیعی بقلت ہوتی ہے
اور فصل خریف مین باجرا جوار موٹھہ بکثرت۔ ساتوان یا آٹھوان حصہ غلہ کا دیوان
کو دیتے ہین باگذاری کا رواج کم ہے۔ جاڑے مین وہان جاڑا قریب
باعتدال اور گرمی مین گرمی کمال۔ اکثر مقامون مین جنوب کی طرف کوہسار
اور بیشتر زمینین دشوار گذار بنا برا سکے کچھوا ہے اور راہ ٹھور سوائے
لٹکے اور یہی راجپوت سلاطین سے چندان دبتے نہین لشکر بادشاہی
الکبار وہان جا نہین سکتا علاوہ اسکے کوسون پانی نہین ملتا۔
طول صوبے کا آبنیر سے بیکانیر و جیسلمیر تلک ایک سو اٹھہتر کوس عرض
نہایت سرکار اجمیر سے بالنواڑے تک ڈیڑھ سو کوس پورب طرف اوسکے
اکبرآباد۔ پچھم طرف دیپالپور تابع ملتان۔ اُتر طرف قصبات دہلی۔ دکھن
طرف گجرات اور سرکارین اوسکی اجمیر۔ چیتوڑ۔ رنتھنبور۔ جودھپور۔ ناگور
سروہی۔ بیکانیر۔ سات متعلق اُنسے ایک سو تئیس محال۔ آمدنی پچیس کروڑ
تین لاکھہ ساٹھہ ہزار دام +

صوبۂ گجرات

کتب تاریخ سے خصوصاً وہ تاریخ جو سلطان بہادر والی گجرات کی تصنیف ہے اوسسے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ شہر پٹن اور چندے چانپانیر بھی تختگاہ تھے - جب سلطان احمد بن سلطان محمد بن سلطان مظفر شاہ سن آٹھسو بارہ ہجری مین تخت سلطنت پر بیٹھا اور دریائے سابرمتی کے کنارے ایک قلعہ متین بنا کیا بلکہ عمارات بھی نئی نئی وضع کی سنگین و رنگین بنا کر ایک شہر نہایت وسعت کے ساتھہ آباد کیا - نام اوسکا احمد آباد رکھا - اور دارالسلطنت اوسسے قرار دیا - سوائے اسکے بتیس برس اور چھہ مہینے اپنی حکومت کے ایام آبادی کے انتظام مین جو اوسنے صرف کئے ایک شہر عظیم بس گیا - لیکن شہر مذکور مین دیوارین تو گھرون کی خشتی اور چونے کی پر چھت کی جاگہہ کہپریلین ہان بعضے دور اندیش نیوین پنہر کی چوڑی چوڑی قایم کرکے دیوارین کا واک بناتے ہین اور اونمین مخفی راہ رکھتے ہین کہ وقت ضرورت وہان سے نکل جائین اور بعضے مالدار تمام عمارت چونے گچ کی بنا کر اسطرح کے تہ خانے اوسمین بناتے ہین کہ مینہہ کا پانی نہترا اوسمین جائے اور بہارہے کیونکہ تمام سال اوسیکو پیتے ہین - باشندے وہان کے اوسکو مانکہہ کہتے ہین اور نقاش و خاتم بند سوائے انکے اور بھی کاریگر وہان کے سیپ کے نقشے قلمدان اور صندوقچے نہایت خوش

اسلوب و خوش قطع بسہولت بناتے ہین اپنی ہنرمندی و دستکاری
کی طرز مین دکہاتے ہین اور کمخواب و زربفت و خارا و مخمل و زربافی
چیرنے ٹپکے وہان کے عدیم المثل ہین اون کارگیرون چہٹ کسکی تاب
و طاقت جو اوس قماش کا ایک وصلچہ بن سکے مگر حیرت سے ناچار ہوکر
اپنا سر دہن سکے - سوائے اسکے تقلید بہی اونپر ختم ہے کیونکہ روم و فرنگ
و ایران مین جو کبڑا کہ اعلے ہے یے اوسکے مقابل بن دیتے ہین سرموزق
نہین بڑتا دور دور اوسکو بطریق تحفہ لیجاتے ہین اور صاحبان نعمت سے
انعام پاتے ہین - تلوار بہی وہان کی دم خم مین مغربی تلوار سے مقابلہ کرتی
ہے کٹاری کی آبداری سے بجلی بہی ڈرتی ہے اور تیر و کمان بہی زمانہ
سابق مین وہان قابل تعریف بنتا تہا چنانچہ صاحب خلاصہ و مصنف آئین اکبری
دونو معرف ہین لیکن ایک مدت سے کمان لاہور کی اس دیار مین مشہور ہے
اور اُسے اوتر کر فرید آباد و کبجری کی مگر روپا وہان عراق و روم وغیرہ
سے لاتے ہین اوسکی نواح مین پیدا نہین ہوتا اور جواہر کی بہی خرید فروخت
بیشتر رہتی ہے -

غرض شہر مذکور نہایت خوش آب و ہوا اور اجناس و متاع کے بہم پہنچنے
مین بے ہمتا ہے باہر بہی اوسکے تین سو ساٹہہ معمورے خاص خاص وضع
پر آباد ہوئے کہ ہر ایک کو پرا کہتے ہین شہرون کی ضروریات ہر ایک مین
مہیا - لشکرون کے اسباب تیار جا بجا - چنانچہ چوراسی پرے تو
عالمگیر کے وقت تلک آباد تہے سوائے عمارات و باغات ہزار مسجدین

دو دو دینار کی اون مین بہتین کتابین بہی اونکے ایسی نادار اور خوشخط
کہ اونکو دیکہہ کر انسان درود بہیجے اور کندہ کار کے حق مین آفرین کہے +
ایک پرے کا ناؤن رسول آباد ہے۔ شاہ عالم بخاری وہین آسودہ ہین
اکثر اوس بزرگ کی کرامت ولایت کے فایل اور بہتیرے اوسکے مرید
معتقد +

احمد آباد سے تین کوس پر بتوہ ایک قصبہ ہے نہایت دلکش اکثر اولیا
بہی وہان مدفون ہین۔ لیکن قطب العالم شاہ بدر عالم بخاری کے باپ
کی قبر پر ہاتہہ بہر کا ایک کپڑا ہے کوئی اوسکو سنگ کوئی اوسکو چوب
کوئی آہن خیال کرتا ہے اور عجیب و غریب حکایات اوس سے منسوب
کرتے ہین +

پٹن ایک پرانی بستی ہے اگلے زمانہ مین وہان کے سلاطین کی نشستگاہ تہی
قلعے بہی اوس مین دو ہین ایک سنگین اور ایک خشتی لیکن نہایت مستحکم
اور گائے بیل اوسکی نواح مین نہایت خوب ہوتے ہین۔

جانبانیر ایک قلعہ ہے پہاڑ کے ایک بلند ٹیکرے پر چڑہا ہی اوسکی
اڑہائی کوس کی دروازے بہی کئی لیکن راہ نپٹ اوبہٹ۔ اسی واسطے
ایک طرف سے سات گز کے قریب پہاڑ کو کاٹ کر تختون سے پاٹا ہے
وقت پر اوٹہا لیتے ہین پر موضع مذکور چند مدت دارالحکومت رہا ہے
بندر سورت نامی ایک شہر ہے بعضے بنادر اوسکی تابع ہین دریا ہی بتی
اوسکے قریب سے بہتا ہوا سات کوس پر جاکر دریائے نربدا سے ملا

میوے اوسس مین اقسام کے بکثرت خصوصاً انناس نہایت رسیلا
خوشبو خوش ذائقہ پیدا ہوتا ہے اور پھول بھی رنگ برنگ کے
بہایت سے پھولتے ہین ساتھہ اسکے بہلیل بھی کئی طرح کا ہمرتبہ خوشبو
کھجتا ہے اور اہل فارس مین سے ایک قوم نے آکر وہان بود و باش
اختیار کی ہے رات دن ہنگامہ آتش پرستی کا گرم رہتا ہے +
سورت و مندربار کے بیچ ایک کوہستان خوب آباد ہے بگلانا اوسکو
کہتے ہین واقعی ہمرتبہ معمور و آب و ہوا اوسس کی نہایت خوب میوے بھی
وہان بہتیرے ہوتے ہین۔ لیکن شفتالو۔ انگور۔ سیب۔ انناس۔ انار
ترنج۔ آم۔ ہر ایک لاثانی ہے اور سات قلعے نامی اوسسے متعلق ہین
اونہین مین سے سالیر اور مولیر بھی لیکن شہرت ان کی زیادہ ہے
اور زمیندار وہان کے راہوڑ +
بہروچ ایک بڑا محکم قلعہ ہے نربدا اوسکے نیچے سے گذر کر سمندر سے
جا ملی ہے کتنے بنادر اوسکے بھی تابع ہین اقسام کا کپڑا وہان بنا جاتا ہے
لیکن الایچا وہان کا مشہور سوداگر شہر شہر لیجاتے ہین اور فایدے
اوٹھاتے ہین ۔

سرکار سورٹھہ ایک جدا ملک تہا حاکم وہان کا پچاس ہزار سوار و
لاکھہ پیادے کا مالک۔ پر احمد آباد کے فرمان روا کا فرمان بردار تہا
لیکن خانخانان اکبر شاہی نے اوسس کے ملک پر قرار واقعی قبضہ کرلیا
طول اوسس کا بندر گہوگہ سے بندر ارامرا تلک سو اسو کوس۔ عرض

ابتدائے دھارے بندر دیو تک بہتر کوس آب و ہوا اوس کی مزاجون سے
موافق - پہل پہول کی بہی اپنے اپنے موسم مین بہتات - انگور خربوزے
سے تاکین اور فالیزین معمور - لیکن اوس ملک کے نو حصے ہین اور ہر ایک پر
الوس جدا - سبب اسکا درختون کی فراوانی اور گنجانی - ساتہہ اسکے پہاڑون
کی باہم پیچیدگی - مسکن اُنکے نہایت مامون و محفوظ ہین - فوجین اکہٹی وہان
جا نہین سکتین جو تنبیہ قرار واقعی کرین +

جونان گڈہ ایک سنگین قلعہ ہے نہایت متین حصانت و متانت مین ولبا
دوسرا نہین - سلطان محمود گجرات کے بادشاہ نے بہت سی لڑائیان لڑکر
بزور اُسے لیا اور پاس اوسکے ایک اور قلعہ بنا کیا +

گرنار ایک قلعہ ہے پہاڑ پر ہنود کا بڑا معبد اوس مین بہت سے چشمے
قریب اوسکے اکثر دریائے بناور دریائے سُور سے ملے ہین اور اوسمقام
مین مچھلیان ایسی نازک ہوتی ہین اگر ایک دم دھوپ مین رکہے تو پگہل
جائین - اطراف مین اوسکے اونٹ گہوڑا نہایت فربہی و جالاک
ہوتا ہے +

سومنات قدیم بُتخانہ ہے نہایت مشہور سُور دریا اُسے تین کوس تابع
اوسکے پانچ بناور - سرسنی بہی قریب اوسے نکلی ہے ہندو اوسکو بڑا
تیرتہہ جانتے ہین مشہور ہے کہ پانچہزار برس اوس سے آگے پانچ چہہ کروڑ
آدمی جادوگرون کی قوم سے سرسنی اور ہرن کے درمیان ہنسی خوشی
آپسمین لپٹ لپٹ کر گرے اور ڈوب ڈوب گئے +

سومنات سے آدہ کوس سانکھا ایک مکان ہے سری کشن کے پاؤن
مین وہین ایک صیاد کے ہاتہہ کا تیر لگا - اور سرستی کے کنارے پیپل کے
درخت تلے بیکنٹہہ باسی ہوا - بنا برا سکے اوس مکان کو معبد جانتے ہین اور
اوس درخت کو پیپل سر کہتے ہین

قصبہ مول مین ایک معبد ہے مہا دیو سے منسوب ہر سال برسات سے پہلے روز
معین ایک پرندہ کبوتر سے چھوٹا پر چونچ اوسکی موٹی رنگت سیاہ سفید
اوس دہرے کی چھت پر آ بیٹہتا ہے اور ایک دم کلولین کرکے یہان تلک
لوٹتا ہے کہ جی سے گذر جاتا ہے اوس دن شہر دن کے لوگ وہان جمع
ہوتے ہین اور طرح بطرح کے نجور کرتے ہین - پہر سیاہی و سفیدی سے
اوسکی اندازہ بارش کا یعنی سیاہی سے تفوّل بارش اور سفیدی سے
خشکی +

متصل اوسکے دوار کا ہے جگت ہی اوسکو کہتے ہین - بڑا معبد ہے جب سری کشن
شہر اسے باہر نکلا دہین آکر اوسنے باسا لیا - اسلئے اوسکو بہی پرسنش گاہ
جانتے ہین +

نزدیک اوس کے گاہی ایک قصبہ ہے اہیرون کا مسکن وے ہندون کے
طریقے سے خارج ہین پر زن و مرد حسین ہوتے ہین جب نیا حاکم وہان آتا ہے
اوس سے قول لیتے ہین کہ عورات سے بدکاری کا مواخذہ نکرے تب بود و باش
اختیار کرتے ہین واِلا وطن چہوڑ دیتے ہین نزدیک اوسکے ایک زمین ہے
طول مین نوّے کوس - برسات سے پہلے سمندر اُبلتا ہے اور پانی مین

وہ تمام ڈوب جاتی ہے ۔ جب بارش موقوف ہوتی ہے پانی گھٹنے لگتا
ہے آخر زمین نکل آتی ہے اور لون بہت سا ہاتھ لگتا ہے ۔
کچھ ایک جدی ولایت ہے عرض طول اوسکا اڑھائی سو کوس کا سندہ
اوسکے پچھم طرف زمین وہانکی بیشتر ریتلی اونٹ وہان کثرت سے پیدا
ہوتے ہین اور بکریون کی بہی افراط ہے سوائے اسکے تازی گھوڑے
وہان کے مشہور و معروف وجہ اسکی یہہ ہے کہ کسی زمانے مین ایک
سوداگر کتنے عربی گھوڑے دریا کی راہ سے لئے جاتا تہا اتفاقاً اوسکا جہاز
ٹوٹ گیا کئے گھوڑے ایک تختے پر بہتے ہوئے کنارے پر آلگے اور
اوس ملک مین پہونچے آج تلک اونکی نسل اوس نواح مین باقی ہے ۔
القصہ ہوا اس صوبے کی اعتدال پر رہتی ہے جوار باجرے کی پیدایش بیشتر
چنانچہ مدار خلایق کی خورش کا اوسی پر ہے اور زراعت ربیعی کمتر گیہون
بلکہ بیشتر غلّے مالوے اجمیر سے اور چانول دکہن سے آتے ہین اور
جنگلون مین یہان کے درخت اس کثرت سے ہین کہ لذت شکار سے
لوگ اکثر محروم رہتے ہین آم کی بہی یہہ افراط ہے کہ پٹن سے تا برودہہ
سو کوس کا عرصہ ہے ایک لخت اوسی کے درخت نظر آتے ہین ساتہہ
اسکے آم برتبہ میٹھے اور خوش ذایقہ بلکہ کیریان بہی حلاوت سے خالی نہین
انگور و انجیر بہی علے ہذا القیاس عجیب تر یہہ ہے کہ خربوزہ گرمی اور جاڑے
مین بافراط میسّر آتا ہے اور پہول بہی ہر رت کا اس کثرت سے ہوتا ہے
کہ بازار گلزار بنجاتا ہے اگرچہ درندے اور بہی اس نواح مین ہین لیکن

چیتون کا اسقدر وفور ہے کہ ہر سال صیّاد سینکڑون پکڑلاتے ہین اور
صید اگلتی اونکو سکھلاتے ہین بیل بہی وہان کے خوش ظاہر قوی قریہ
گران قیمت چنانچہ اگر ایک جوڑی اگر پانسے روپیہ سے کچھہ زیادہ کو آئے
تو سستی ہے اور چالاک بہی ایسی ہوتی ہے کہ تمام دن مین پچاس کوس
طے کرے مطلق نہ تہکے دریا چہوٹے بڑے اس صوبے مین بہت
ہین لیکن نامی بسایرمتی ماترک مہندری نربدا تپتی سرسستی ہرن طول
اوس کا برہان پور سے دوار کا تلک تین سو کوس عرض جالور سے تا بندر
دامن دوسو ساٹہہ کوس شرق رو اوسکے خاندیش غرب رو دوارکا
شمال رو جالور اور ایدر جنوب رو بندر دامن اور کنہایت احمد آباد پٹّن
ناوونت بہروچ بڑودہہ چانپانیر کودہرہ سورٹہہ اسلام نگر نوسرکارین تابع
اون کے ایک سو اٹہاسی محال تیرہ بندر آمدنی اٹہاون کروڑ اٹہتیس لاکہہ
نوے ہزار دام ؛

صوبہ ٹھٹّہہ

اگلے زمانے مین برہمن آباد ایک بڑا شہر یہانکی تخت گاہ تہا قلعے
مین اوسکے چودہ سو برج تہے تہوڑے تہوڑے تفاوت سے چنانچہ
اب تک اوسکے برجون اور دیوارون کا کچہہ نشان باقی ہے بعد اسکے
دیور پاے تخت ہوا بالفعل ٹہٹہہ دارالحکومت ہے دیبل یہی اوسیکو کہتے
ہین فی الواقع ایک شہر کلان وعظیم الشان ہے دنیا کی چیزین اوسمین

ملتی ہین خصوصًا موتی سواے اکثر بنادر کی اجناس پر دستور اس ملک کا یہہ ہے
کہ زمیندار تیسرا حصہ زراعت کا سرکار مین داخل کرے اور دو آپ لیوے
لیکن کان نمک اور آہن سے محصول بہت سا ہاتہہ لگتا ہے اور چہہ کوس
شہر سے پرے زرد پتہر کی کہان ہے جس اندازے کا سنگ چاہین
اوسسے نکال کر ترشوائین اور عمارت مین لگوائین لیکن مدار کار بیشتر کشتیون پر
چنانچہ وے انواع واقسام کی چہوٹی بڑی چالیس ہزار کے قریب وہانکے
دریا مین تیار رہتی ہین اگرچہ اوسکے نواح مین شکار اقسام کا ہاتہہ لگتا ہے
لیکن گورخر وخرگوش وکوتاہ پاچہ وخوک صحرائی وماہی کا شکار بکثرت
اور خوراک وہانکے لوگون کی اکثر دہی خشکا مچہلی بلکہ مدار خورش کا اسی
پر ہے یہان تک کہ مچہلیون کو سکہاتیل مین ڈال کشتیون مین بہر اکثر
بنادر واطراف مین لیجاتے ہین اور لوگ اونکو مول لیکر کہاتے ہین پہر تیل
کو وہی نائون کے کام مین لگاتے ہین اور پلوہ ایک مچہلی نہایت لذیذ ہوتی
ہے لیکن خاص اوسی ملک مین وہ بہی نپٹ مزہ دار و باحلاوت ساتہہ
اسکے چار ہفتے تلک بگڑتی نہین اور باغون مین رنگ برنگ کے
پہولون کی بہتایت اقسام کے میوون کی کثرت خصوصًا آم بہت خوش
مزہ ہوتا ہے لطف یہہ ہے کہ خربوزے کی ریندیان جنگلون مین خودرو پیدا
ہوتی ہین دیکہنے کے لایق بلکہ کہانے کے قابل ڈائین بہی ہٹہے کی مشہور
ہین کہ لوگون کے کلیجے منہ کے زور سے ترت لیجاتی ہین اور اونکی ماؤن
کے دلون مین داغ دیجاتی ہین کہانا تو اونکے حضور کسی کو کہانا لازم نہین

کیونکہ اوس وقت اونکا تیر نظر جس پر چلے اوسے مار ہی رکھے سوائے اسکے
کبھو کبھو ایسی حالت اونپر طاری ہوتی ہے کہ اوس وقت جسکو دیکھتی ہین ہوش
مین وہ نہین رہتا پھر کئی دانے انار کی مانند اوسکے پاس سے اوسکے ہاتھہ
لگتے ہین کسی حکمت سے ایک لمحہ اونکو اپنی پنڈلیون کے اندر رکھہ چھوڑتی ہے
تب تلک وہ بیچارہ بیہوش پڑا رہتا ہے ندان آگ پر اونکو رکھہ دیتی ہے
جب وے پہیل کر طباق کی صورت پکڑتے ہین تب اپنی ہمجنسون مین حصّے
کرکے کہا جاتی ہے وہان اوسکا کام تمام ہو جاتا ہے اتفاقًا اگر وہ بدذات
پکڑی جائے تو لازم ہے کہ اوسکی پنڈلیون کو چیر ڈالین فورًا دے دانے
نکل پڑین گے چاہیے کہ جسکے جگر کو صدمہ پہونچا ہے اوسے کہلا دیوین
خدا کی قدرت سے وہ شفا پائیگا اور کلیجا اوسکا بچ جائیگا اور یہہ پلشت چھ غ
کو بھی منتر کے زور سے ایسا رام کرتی ہے کہ اوسپر سوار ہو کر دور دور
تلک جاتی ہے بلکہ بعضے ملکون کی خبر لاتی ہے اور جو کوئی عامل چاہے کہ
اوسکو اس چلن سے باز رکھے تو اوسکی کُنپٹیان داغے اور آنکھون مین
لون بھر کر چالیس دن تلک لٹکا رکھے کہانا بے نمک کہلائے ساتھہ اسکے
پڑھنت بھی اوسکے بطلان عمل کے لئے پڑھے تب وہ اپنا منتر بھول جائیگی
اور اوس چلن سے باز آئیگی لیکن بیشتر اس پیشے کی رنڈیان ہوتی ہین
اور مرد کم صاحب خلاصہ لکھتا ہے کہ مین نے بچشم خود ایک لڑکے کا کلیجا ایک
ڈاین کو لیجاتے دیکھا ہے ہر چند کہ عقل مین نہین آتا کہ جنس بشر مین اسطرح
کی عورت یا مرد ہو کہ جگر کسی کے سلنے سے بدون چاک کئے نکال لیجائے

اور کوئی نہ دیکھے لیکن خدا کی قدرت معمور ہے اوسکی صنعت سے کچھہ دور نہین بعضے
انسان کو یہہ بھی قوت دی ہو اگر ہمارے مدرکے نے ادراک نہ کیا تو یہہ لازم
نہین کہ وہ حقیقت مین بھی نہووے یا اوسکی نظر مین موثر حقیقی نے ایسی
تاثیر دی ہو کہ جس لڑکے کی طرف نگاہ بد سے دیکھے اوسکے جگر کو صدمۂ عظیم
پہونچے یا کوئی افسون اوسے ایسا یاد ہو کہ جسمین اس طرح کا اثر ہو مجازاً
اگر اہل عرف نے کلیجا لیجاتا یا کہا جاتا کہا تو مضائقہ نہین سوا اسکے وانمین
اور ایک منتر ایسا جانتی ہین اگر کوئی چکی کا پاٹ اونکے گلے مین ڈالکر
ڈبو دے تو نہین ڈوبتین اور آگ مین جلا دیوے تو نہین جلتین ۔
ہنگلاج ایک مکان ہے ٹھٹھے سے شمال کوس درگا سے منسوب اور
اور پچھم مین دریاے شور کے نزدیک لیکن پانی کی نایابی اور راہ کی
خرابی بمرتبہ ہے علاوہ اسکے بھیلون کی رہزنی کا خوف اسلئے ہر کوئی وہان
جا نہین سکتا مگر بعضے اتیت خصوصاً سنیاسی بھوک پیاس کو گوارہ
کرکے وہان جاتے ہین اور پرستش کرتے ہین غرض آتے جانے
پندرہ دن سے کم نہین لگتے ۔

سرکار سیوستان تابع اس صوبے کے دریاے سندہ کے
کنارے نزدیک اسکے ایک بڑا تالاب ہے طول اسکا دو دن کی راہ
کتنے ماہی گیر اوسپر ایک سطح خاکی بناکر ساکن ہوئے ہین ہر روز مچھلیان
مارتے ہین اور اپنی اوقات گذارتے ہین اور اس صوبے مین ملتان
واوچ کی حدون سے ٹھٹھے و کچ مکران تلک شمال رو بلند بلند پتھر کے

پہاڑہین اکثر بلوچون نے اور بعضے پٹہانون نے اپنی بود و باش ہین
مقرر کی ہے اور اوچ سے تا گجرات جنوب رخ ریتل کے پہاڑ ہیتون کی
گروہ نے استقامت اپنی وہان ٹہیرائی لیکن اونکے رئیسون کی سکونت
جیسلمیر مین ہے اور راجپوتون کی اکثر قومون نے بہکر سے نصیر پور و امرکوٹ
تلک سکونت کی سوائے اونکے سودہہ و چاریچہ بلکہ بہتیرے اشخاص
وہان آکر ساکن ہوئے ؛

دریاؤ بہی اس صوبے مین کئی ہین لیکن بڑا دریا سندہ جنانچہ اکثر سوداگر
ملتان اور بہکر سے اسباب و اجناس دریا کی راہ سے کشتیون پر
ٹھٹہے مین لیجاتے ہین یہان تلک کہ جمیع مسافر بلکہ بڑے بڑے لشکر
ٹھٹہے کی طرف غیر از راہ دریا نہین جاتے ایسا وقت کم ہوا ہوگا کہ خشکی
کی راہ سے لوگ اودہر کو جائین اور پانی کی نایابی اور وراہ کی دشواری
سے رنج نہ اوٹہائین ؛

طول صوبے کا بہکر سے کچ مکران تلک اڑہائی سو کوس عرض قصبہ بدین
سے تا بندر لاہری سو کوس شرق رو اسکے گجرات احمد آباد غرب رخ
کچ مکران شمال رو بہکر جنوب رخ دریای شور سرکارین اسکی ٹھٹہہ
سیوستان نصیر پور امرکوٹ چار متعلق انکے ستاون محال اور پانچ
بنادر آمدنی نو کروڑ انتیاس لاکہہ ستتر ہزار دام

صوبہ ملتان

قدیم شہر ہے ہر صنف کے اشخاص اوسمین آباد اشیا بہی ہر ملک

وہر قسم کی بیشتر موجود خرید و فروخت کا بازار مدام گرم رہتا ہے عراقی گھوڑے
قندہار کی راہ سے سوداگر لاتے ہین اور وہان بیچ جاتے ہین جاڑون
کی ہوا معتدل گرمی کے موسم مین گرمی بشدت برسات کم زبان وہان
کے باشندونکی لاہوری لیکن سندہی اوسمین ملی ہوئی شطر نجیان
اور قالینین بھی گلزار وہانکی مشہور ہین سوائے اسکے سلیقہ تقلید کا
اس دیار کے کاریگرون کو خوب ہے چنانچہ بندر کی چھیٹون کی نقل ایسی بناتے
ہین کہ اصل کر دکھاتے ہین قلعہ وہانکا خشتی اور مزار مخدوم بہاء الدین
ذکریا کا بھی وہین سوائے اسکے بہت سے بزرگون کے مزار پرانوار
اوس شہر مین زیارت گاہ خلایق ہین اور شہر مذکور سے چار کوس کے
تفاوت پر سید زین العابدین کی درگاہ سلطان سرور بیٹا اوسی بزرگ
کا ہے وہان بھی گرمیون مین چار طرف سے لوگ زیارت کو آتے ہین
کئی روز بہیڑ بھاڑ رہتی ہے ٭
اور چالیس کوس وہان سے پرے مغرب رود دریا کے اوس پار ایک
پہاڑ کے دامنے مین بلوچون کا شہر سلطان سرور ہین مدفون ہے
ہر طرف سے ایک خلق وہان زیارت کو آتی ہے اور نذرین چڑھاتی ہے
خصوصاً جاڑون کے نکلتے دور دور سے لوگ آتے ہین یہان تلک کہ
ملتان سے اوسکے مزار تک چالیس کوس کا فاصلہ ہے کوئی رستا آدمیون
کی بھیڑ سے خالی نہین ہوتا ہر جاگہ جنگل مین دنگل ہی دکھائی دیتا ہے ٭
اور قصبہ اوچ مین قبر شیخ جلال ابن سیّد محمود بن سید جلال بخاری کی

ہے مخدوم جہانیان اوسیکو کہتے ہین سن سات سو سات ہجری مین
شب برات کو وہ متولد ہوا ہرچند کہ جانشین و مرید اپنے باپ کا ہے لیکن
شیخ رکن الدین ابوالفتح سہروردی سے بہی بہت سا فائدہ اوسنے پایا
ہے بعد اسکے دہلی مین آکر شیخ نصیر الدین چراغ دہلی سے بمرتبہ فیض
اوٹہایا آخر چہارشنبہ کو عید قربان بہی اوسی دن تہی وفات پائی ملتان
اور جلالیئے فقیر اوسیکے خاندان کے مرید ہین ؛
اور شہر پٹن کہ اجودہن بہی اوسیکو کہتے ہین دیپال پور کی وہ سرکار
ہے ملتان کے پورب طرف وہان شیخ فرید شکر گنج ابن شیخ جلال الدین
سلیمان فرخ شاہ کابلی کی اولاد وطن اونکا قصبہ کہنوال ملتان کے نزدیک مشہور
ہے کہ اوسکی نگاہ کی تاثیر سے خاک کے تودے کے تودے شکر ہوگئے
تہے اسی سبب سے لقب اوسکا شکر گنج ہوا مدان پانچوین محرم کو ہفتے
کے دن چہہ سو ست سٹہہ ہجری مین پٹن کے بیچ ملک عدم کا راہی ہوا قصہ
کوتاہ سرکار دیپال پور مین دو قوم ڈوگر و گوجر سوائے انکے اور بہی قومین
کہ تردد رہزنی انکی شہرت رکہتی ہے ساکن ہین جب برسات آتی ہے
ستلج و بیاہ دونو دریا ؤکنی فرسخ پہیلتے ہین سرکار مذکور کے محالون
کی زمین پر اکثر اوقات ایک سطح آب ہوجاتی ہے غرض ہر سال وہان طوفان
آتا ہے اور طوفان نوح کو یاد دلاتا ہے پہر جس وقت دریا ؤہٹ جاتا ہے
رطوبت و حلاوت کے باعث ایسا گنجان جنگل ہوجاتا ہے کہ پیادہ بہی راہ
نہین چل سکتا سوار کا تو کیا مقدور اسی سبب اوس دیار کو لکہی جنگل کہتے ہین

اور مفسدہ مذکور اوسی کی پناہ کے سبب اور اس باعث کہ دریاؤ کئی ٹکڑے
ہوکر اونکے مساکن مین بہتا ہے زہزنی و دزدی نہ ہڑک کرتے ہین
امرا و حکام پادشاہی سے اونکی تنبیہ قرار واقعی ہو نہین سکتی جاڑا اوس
دیار مین میانہ گرمی بشدت خریف مین زراعت جوار کی ربیع مین
گیہون کی بخوبی ہوتی ہے ؛

اور ملتان کے پچھم طرف پانچ کوس کے تفاوت سے دریاے چناب پر
بلوچونکا ملک ہے اوس مین اونکے دو سردار ایک تو تو وای کہ تیس
ہزار سوار اور پچاس ہزار پیادہ اپنے ساتھہ رکھتا ہے دوسرا ہوت
کہ بیس ہزار سوار تیس ہزار پیادے کا سردار تہا دونو آپسمین مخاصمت
کے سبب اپنی اپنی سرحد پر آکر اکثر لڑا بہڑا کرتے تہے لیکن بادشاہ
کے جادۂ اطاعت سے قدم باہر نہین دہرتے چنانچہ پیش کش معمولی
ہمیشہ حضور اعلےٰ مین پہونچاتے تہے اور اپنے اپنے ملک کو تصرف
پادشاہی سے بچاتے وکیل بہی ہر ایک کی طرف سے صوبہ ملتان کے
حضور حاضر رہتا تہا کہ احکام پادشاہ کے اور امر صوبہ دار کے بخوبی بجا
لاوے تغافل شعاری و سہل انگاری کا شیوہ اختیار نہ کرے ؛

غرض ولایت بلوچون کی نپٹ آباد اور زراعت دونو فصلون کی اوسمین
بافراط ہوتی تہی حاصل یہی علے ہذا القیاس سواے اسکے چورون اور
رہزنون کا وہان گذر نہین کہتے ہین کہ ملتان کا ملک سلطان علاء الدین
ثانی کی سلطنت مین دہلی کے علاقہ سے نکل گیا تہا اور اوسپر قدم لنگا متصرف

ہوتی تہی پہر سلطان حسین لنگاہ حاکم ملتان نے اپنی حکومت مین جب
ملک سُہراب وغیرہ بلوچون کو کمک کے لئے کچ مکران سے بلوایا کروڑ
کوٹ سے وہنکوٹ تلک اونکی جاگیر مین دیا بلکہ اکبر کے عہد سلطنت مین
بہی راجہ ٹودرمل دیوان بادشاہی نے اوس ولایت کو بلوچون ہی پر متعین
رکہا اور خراسان اور ہندوستان دونسکے طایفین ایک لشکر جرار
متعین کیا سواے اسکے اونکی حدون مین ایک دیوار مستحکم بنا کی ؛
جنوب رخ ملتان کے بہکر ایک قلعہ نہایت متین اور پنٹ سنگین ہے
کتب تواریخ سابق مین نام اوسکا منصورہ لکہہ گئے ہین طرفہ اتفاق ہے
کہ دریاے سندہ پنج رود پنجاب سے ملکر قریب اوسکے پہنچا پہر دو ٹکڑے
ہوکر بقدر ایک حصے کے قلعہ مذکور کے اوتر طرف گیا اور بقدر دو حصے دکہن
طرف غرض محکمی اور مضبوطی اوسکی اطراف مین مشہور ہے ہرچند فوج کثیر
ہو پر اوسے لے نہ سکے گرمی کی اوس دیار مین افراط اور بارش کی قلت
میوہ بہی اقسام کا پاکیزہ ولطیف ہوتا ہے لیکن ایک جنگل لق ودق بہکر و
سیوی کے مابین واقع ہے گرمیون مین تین مہینے تلک باد سموم وہان
چلتی ہے جب دریاے سندہ کئی برس کے بعد دکہن کی طرف سے
شمال کی جانب آتا ہے دیہات اودہر کے خراب ہو جاتے ہین بنابر
اسکے چہپر کے گہرون مین باشندے وہان کے اوقات گذارتے ہین
رواج پکی عمارتون کا کم ہے طول صوبے کا فیروزپور سے سیوستان تلک
چارسو کوس وعرض خطر پور سے جیسلمیر تلک ایک سو پچیس کوس اور جو ٹہٹہ

کو اوس مین ملائین تو طول کج مکران تلک چھہ سو ساٹھہ کوس کا ٹھہرتا ہے شرق رو ملا ہوا سرکار سرہند سے غرب رو اوسکے کج مکران شمال کی طرف پشور جنوب کی سمت صوبہ اجمیر ملتان و دیبال پور و بہکر تین سرکارین تابع اونکے چھیانوے محال آمدنی چار کروڑ چھیانتیس لاکھہ پچپن ہزار دام ؛

صوبہ لاہور

لاہور قدیم شہر ہے راوی کے کنارے کہتے ہین کہ راجا راجپند کے بیٹے لیو نے اوسے آباد کیا اور بعضی تاریخون مین نام اسکا لہور و لہاور لکھہ گئے ہین جب کہ آسمان کی گردش سے بعد گذرنے کتنے دورون کے آبادی اسکی ویران ہوئی اور تھوڑے سے نشان کہین کہین رہ گئے تب دار الحکومت اس ولایت کا سیالکوٹ ٹھیرا بعد اسکے جس وقت سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان کو فتح کیا ملک ایاز کہ اوسکا منظور تہا اس شہر کے آباد کرنے پر متوجہ ہوا یہانتک کہ ایک پکا قلعہ بنا کرنے سے شہر آباد کیا پہر سلطان محمود کے فرزندون مین سے خسرو شاہ و خسرو ملک دونو باپ بیٹون نے تازہ اس ولایت کو فتح کرکے لاہور کو دار السلطنت کیا غرض اٹہتیس برس تلک دار الحکومت سلطان محمود کی اولاد کا رہا بعد اونکے کسی ہند کے بادشاہ نے اس شہر مین استقامت نہ کی بسبب اسکے بیرونق پہر ہو گیا آخر ایک مدت کے بعد تاتار خان

سلطان بہلول کے ایک امیر نے دار الامارت اسکو مقرر کیا اوسکے بعد
بابر شاہ کے بیٹے کامران مرزا نے وہان بود و باش کی پہر تو آبادی
اسکی زیادہ بڑہ گئی بعد اوسکے اکبر نے اپنے عہد سلطنت مین اوسکی آبادی
پر توجہ فرمائی اور ایک شہر پناہ خشتی اسکے گرد بنائی بلکہ ایک دولتخانہ
بہی تعمیر کیا وہ اسکی رونق کا موجب زیادہ تر ہوا پہر نور الدین محمد جہانگیر نے
بڑی بڑی عمارتین بنا کر ایک مدت نزول اجلال فرمایا اور رونق کو اسکی
زیادہ بڑہایا چنانچہ وے عمارتین عالمگیر کے وقت تلک بہی موجود تہین
سوائے اسکے کچہہ کچہہ عمارتین حویلیان شہزادون نے بہی شہر مذکور
مین بنیاد کین بلکہ امراے والاشان نے بہی خصوصًا عمارت ابو الحسن
اصف خان بن اعتماد الدولہ کی نہایت زینت بخش ہوئی اور شاہجہان
کی بہی بادشاہت مین آبادی اسکی دن بدن بڑہا کی جب عالمگیر کا وقت
آیا تب دریاے راوی ایسا چڑہا کہ شہر کے اکثر باغات و عمارات کو
صدمۂ عظیم پہونچا تب بادشاہ نے چوتہے سن جلوسی مین ارشاد
کیا کہ ایک باندہہ مستحکم بنائین کہ عمارات کو بار دیگر اسطرح کا صدمہ نہ پہونچے
فرمان بردارون نے بہی ویسا ہی باندہہ مضبوط کوس بہر کے طول کا باندہا
اور اکثر جاگہہ سیڑہیان پکّی دریا مین بنا کر کنارے کو خوش اسلوب
کر دیا بلکہ عمارتین پکّی پکّی اور حویلیان اچہی اچہی لب دریا بنا کر شہر کو بہی صفحہ
تصویر بنا دیا غرض چوتہے سال کے شروع سے چالیس برس تلک ہر سال
مرمت و تعمیر اسکی سرکار والا سے ہوتی رہی اور مبلغ کثیر خرچ ہوا

کہے پہر تو یہہ خجستہ بنیاد یک دست آباد ہوا لوگون کی کثرت اور ہنرمندون
کی بہتایت ایسی کم کسی شہر مین ہوئی ہوگی مفلسی و تنگدستی کے
دروازے یک لخت مفقود اجناس ہفت کشور بلکہ اشیاے بحر و بر بافراط
موجود خرید فروخت لیل و نہار لین دین کا ہمیشہ گرم بازار اگرچہ کوہ و
بازار مسجد سے خالی نہ تہا لیکن دریا کے کنارے مقابل دولتخانہ عالیہ لگے
کے ایک مسجد سنگین عالیشان ایسی تعمیر ہوئی جسکی بنا پر پانچ لاکہہ روپے
صرف ہوئے سواے اسکے شہر کے بیچون بیچ وزیر خان عرف حکیم
علم الدین شاہجہانی نے ایک جامع مسجد ایسی خوش قطع بنا کی کہ شہر
کی رونق دوچند ہوگئی مزار بہی اکثر بزرگون کے شہر مین ہین خصوصاً پیر علی
خجویری کہ جامع فضیلت و ولایت تہا وہ بہی وہین آسودہ ہے لیکن اناداوس
بزرگ کا غزنین سے لاہور مین سلطان محمود کے ساتہہ ہونا بلکہ سلطان
ممدوح کا عقیدہ یہہ ہے کہ صوبہ مذکور کی فتح اوسی کے یمن قدم سے ہوئی
اور مقبرہ جہانگیر بادشاہ کا دریاے راوی کے اوس پار شاہدرے
کے متصل واقع ہے لگا ہوا اوسکے مقبرہ آصف خان ابوالحسن جہانگیری
کا اگرچہ خواشی شہر مین باغ اکثر پر فضا ہین لیکن باغ شالامار کہ
شاہجہان نے نقل باغ کشمیر کی بنایا ہے اوسکی سیر سے اکثر خاطر
بستہ کو شگفتگی اور دل پژمردہ کو تازگی ہوتی ہے ؛

جب کہ احوال دار السلطنت کا قدرے لکہنے مین آیا لازم ہوا کہ کچہہ کچہہ
قصبات کا بہی تحریر کیجئے ؛

جالندہر ایک قصبہ قدیم دوآبے مین ہے شاہ ناصر الدین وہین مدفون
ہوا اور مزار اوسکا زیارتگاہ خلایق ٹہہرا خصوصًا گرمیون مین اکثر اشخاص
وہان زیارت کو جاتے ہین اور نیازین نذرین اوسکی قبر پر چڑہاتے
ہین کہتے ہین کہ شیخ مرحوم اپنی رقت مین صاحب ولایت و خلاصۂ
اہل ریاضت تہا اور مزار شیخ عبد اللہ سلطان پوری کا بہی اوسی کے
نواح مین ہے کمالات و حالات اوسکے مشہور و معروف خطاب اوسکا
سلیم شاہ کی سلطنت مین شیخ الاسلام تہا پہر ہمایون و اکبر کے
عہد مین مخدوم الملک ٹہہیرا ؛

اور اسی دوآبے مین بجواڑہ بہی ایک پرانا قصبہ ہے سر بصاف و بافتہ
ڈوریہ پنچتولیہ جہونہ سفید چیرہ پٹکا سنہری آنچل دار وہانکاہت مین مشہور
ہے لیکن چہیٹ سلطانپور ہی مین خوب چہپتی ہے بلکہ باولہ بہی وہین کا
نہایت چمک کے ساتہہ ہوتا ہے ؛

اور دوآبے مین ہیبت پور بہتی ایک پرگنہ ہے وہان کے گہوڑے
عراقی کی مانند ہوتے ہین چنانچہ بعضے بعضے دس دس پندرہ پندرہ ہزار
روپے کو بکتے ہین ؛

اور بہتی ہیبت پور کے متعلقات سے چک گورو ہرگوبند ایک مقام ہے
اوس مین ایک باغ نہایت پر فضا اور ایک تالاب نپٹ خوشنما
سیر کے قابل اور دید کے لایق ہے چنانچہ بیساکہی کے دن ہزارون
آدمی جمع ہوتے ہین ؛

اور اوسسے دو تین کوس پر رام تیرتھہ ایک بڑی پرستشگاہ ہے ہنود
وہانکی بہی پرستش کا نتیجہ ثواب عظیم جانتے ہین ؛
کئی کوس وہانسے بٹالہ ایک قصبہ دلکشا اور معمور خوش آب و ہوا ہے
بسانے والا اوس شہر کا رام دیو بہتی ہے کہ کپورتہلہ کا زمیندار اور
اپنی قوم کا سردار تھا ؛
مشہور ہے کہ سابق اسسے ایک مرتبہ پنجاب مین اسطرح کا طوفان آیا کہ
کہ ستلج سے چناب تلک تمام زمین سطح آب ہوگئی بہ سبب اسکے عمارتین
ڈہہ گئین اور بستیان خراب ہوئین بلکہ ہزارون ذی حیات بہی ڈوب کر ہلاک
ہوئے چنانچہ طوفان کے جانے کے بعد بہی ایک مدت یہہ سرزمین
ویران پڑی رہی بعد ایک عمر کے بعضی بعضی جاگہ آباد ہوئی لیکن مغل بلخی و
کابلی ازبسکہ ہر سال پنجاب پر دوڑا کرتے تہے اس جہت سے یہہ ولایت
مدتون خراب رہی زراعت اسمین بہت کم ہوتی تہی حاصل بہی چندان نہ تہا
جب سلطان بہلول لودی کا وقت آیا تب تاتارخان صوبہ دار لاہور کا
ہوا اور اوس سے رای رام دیو بہتی نے تمام پنجاب کو نو لاکہہ ٹکے پر
اجارے لیا اتفاقًا ایسی واردات درپیش ہوئی کہ رای مذکور مسلمان
ہوا اور یہی اوسکی پیش آمد کا باعث ٹہہرا بعد اسکے آٹہہ سو ستتر ہجری
اور پندرہ سو بیر بکرماجیتی مین خان موصوف کی اجازت سے بٹالہ کو کہ محض ایک
جنگل تہا آباد کیا وجہ تسمیہ اوسکی یہہ ہے کہ شہر کی بنیاد کے وقت بدشگنی
ہوئی تہی بسبب اسکے جاگہہ بدلی قریب ہی اوسکے ایک ایک پشتے بر بنا

اوسکی پہرڈالی اور پٹالا پنجابی زبان مین مبادلے کو کہتے ہین اسواسطے قصبۂ
مذکور کا یہی نام رکھا پہر بہت سے جنگل کٹواکر گانو بسائے کہیت بوالئے آخر
ایک پرگنہ مقرر ہوگیا چنانچہ تحصیل اوسکی اورنگ زیب کے وقت مین تو
گنج قارون سے بہی کچھہ افزود تہی القصہ قصبہ مذکور ابتدا مین چندان آباد نہا
شمشیر خان خوجہ اکبر کے وقت جو وہانگا کڑوڑا ہوا اوس نے ایک مکان
حاکم نشین اور تالاب لطیف وباغ وسیع وہان بناکر رونق اوسکی دوچند
کردی پہر دن بدن آبادی بڑہتی گئی یہان تک کہ ایک شہر معقول ہوا بعد
بعد اسکے شیخ المشایخ کڑوڑی نے ایک عمارت بنٹ انوٹہی اور پہلواری
بہت خاصی بنائی اوس نے آبادی کو اور ترقی دی اور بہار تازہ بخشی پہر
اورنگ زیب کے وقت وزیر خان عرف مرزا محمد خان جب امین ہوا اوسنے
عالم گیر کے بارہوین سن جلوسی مین تمام دکانین بازار کی پختہ کردین اور
بانکے راے اور سبحان سنگہ دونو قانون گوون نے بلکہ اونکے بیٹون
نے بہی کتنے مکانات پر فضا بنائے سواے اونکے ایک کاروان سراے
اور پرہ بہی بنا کیا بعد اسکے قاضی عبدالحی نے عمارتین سنگین ورنگین
بنائین ساتہہ اسکے ایک بازار کاروان سرا بہی نہایت وسیع اور ایک
مسجد جامع برتبہ رفیع بنوائی بلکہ ایک باغ بہی بہت بڑا دلکشا بنوایا پہر تو
شہر کی رونق چوگنی ہوگئی اور آبادی حد سے زیادہ بڑہی بعد اون کے
گنگا دہر ہیرانند کے بیٹے نے ایک پکا کوٹ شہر کے بازار مین کہدایا ساتہہ
اسکے ایک باغ معہ باولی سواد شہر مین لاہور کے رستے پر بنایا غرض

دونو مقدمون کو آبرو بخشی اور وہانکے باشندونکو بلکہ مسافرون کو راحت
دی از بسکہ دونو کا پانی آب گنگا سے مساوی ہے بسبب اسکے
اونکے پانی کا نانون گنگا دہر مشہور ہوا اگرچہ اطراف شہر مین باغ نیشکر
و گلزار پر بہار ہین لیکن امرسنگ قانون گو نے ایک باغ شالامار
کے مشابہ نہایت مطبوع و دلچسپ بنایا اور اوسکے تین درجے
رکہے اوپر کا درجہ شمشیر خان کے تالاب پر مشرف ہے القصہ اوسکی
سیر کوئی غم نہین جسے نہین کہوتی اور اوسکے دید سے طبیعت کسیکی
کبہی سیر نہین ہوتی سوائے عمارات و باغات کے اندر شہر کے
اور باہر اوسکے اطراف مین بہت سے مردان خدا آسودہ ہین اونہین
مین سے شہاب الدین بخاری و شاہ اسمٰعیل و شاہ نعمت اللہ دو
شیخ الہ داد ہین کہ ہر ایک اپنے عصر مین اہل کمال و صاحب حال
تہا ؛

اور وہ سنسے دو کوس پر موضع مسالی اوسمین مزار شاہ بدر الدین
کا ہے سلسلہ اوس عزیز کا پیر دستگیر کو پہونچتا ہے ؛

چار کوس بٹالے سے دیپال ڈال اوسمین درگاہ شاہ شمس الدین
دریائی کی ہے اوس بزرگ کی بہی کرامات و خرق عادات زبان زد
خلایق ہین غرض اب تلک بہی اوسکی درگاہ چہوٹے بڑونکی زیارت
گاہ ہے ہر جمیرات کو وہان بہیڑ ہوتی ہے خصوصًا نوچندی جمیرات کو تو
زن و مرد بکثرت دور دور سے بہی آتے ہین اور مدرین قسم قسم کی چڑہاتے

وقت اپنا قایم مقام کر گیا وہ تیرہ برس اوسکا جانشین رہا جب مرنے
لگا لا ولد تہا بنا بر اسکے اپنے داماد کو کہ اوسکا امرداس نام تہا خلیفہ
کیا اُسنے بہی بائیس برس تلک سررشتہ فقر کا جاری رکہا اور ایک خلق
کو گرویدہ کیا پہر بکنٹہہ کا رستہ لیا اگرچہ اولاد اوسکی تہی ولیکن آخری
وقت اوسنے بہی اپنے داماد رامداس کو اپنی جاگہہ پر بٹہلایا اوس نے
سات برس تلک زندگی کی اور وہی راہ چلی آخر ہستی کی بستی تجی بعد اوسکے
گرو ارجن اوسکا بیٹا اوسکے مقام پر بیٹہا آخر پچیس برس کے بعد اوسکا
بہی انتقال ہوا پہر گرو ہرگوبند اوسکا خلف خلیفہ ہوا اٹہتیس برس تلک
جیا اور اوسی چلن پر چلا اوسکے بعد گرو ہرراے اوسکا پوتا جانشین
ٹہہرا کیونکہ بیٹا اوسکا اوسکے آگے ہی مرچکا تہا قصہ کوتاہ وہ بہی
اپنے گہرانے کے مریدون معتقدون کو سترہ برس راہ بتاتا رہا
اوسکے پیچہے گرو ہرکشن اوسکا بیٹا خوردسال تہا تین برس تلک
جوگ کی مسند پر بیٹہا رہا لیکن اوسکے بعد ایک چہوٹا بیٹا گرو ہرگوبند ہی کا
تیغ بہادر نام پہر جانشین ہوا اور گیارہ برس تلک اپنی جدو آبا کے طریقہ
کو بدستور اوس نے جاری رکہا آخر الامر بادشاہی امیرون کی قید
مین پہنسا قصہ کوتاہ سن ایک ہزار اکاسی ہجری مین کہ مطابق اوسکے
سترہ سن عالمگیری تہے حسب الحکم بادشاہ کے جہان آباد مین مارا
گیا لیکن خلاصۃ الہند کی تصنیف کے وقت گرو ہرگوبند راے گرو تیغ بہادر
ہی کا بیٹا اسپنے باپ کا جانشین تہا اور بائیس برس اوسکی

سجاوہ نشینی کو گذرے ہے القصہ مرید بابا نانک کے اکثر صاحب حال
قال ہوتے ہین اور اونکی خاص عبادت یہہ ہے کہ اپنے مرشدون
کے دوہرے راگ مین گائین اور لوگون کے دلون کو لبھائین دوست
و دشمن کو ایک سا جانین سوائے اپنے ہادیون کے کسی سے علاقہ
نہ رکھین فی الواقع جو نانک پنتھیون کا فرقہ اپنے مرشدون سے
اعتقاد رکھتا ہے ایسا کوئی اور کم ہی رکھتا ہوگا چنانچہ وارد صادر
کی خدمت اپنے مرشد کے نام پر عبادت عظیم جانتے ہین ہرچند کہ
کیسا ہی اجنبی ہو بلکہ چور اور رہزن تلک جب بابا نانک کا نام اوس نے
لیا پھر یہہ اوسکو اپنا بھائی ہی سمجھینگے اور موافق معتقد ورکے
خدمت بھی کرینگے ۔

بٹالے سے دو کوس اپل نام ایک مکان ہے سیام کا رنک مہادیو
کے بیٹے سے منسوب قدیم پرستشگاہ وہان ایک بڑا گڑھا ہے آگ سے
معمور لیکن آگ اوسکی تاثیر آب سرد کی رکھتی ہے موسم بہار مین ہزارون
اہنت جوگی اور بڑے بڑے تپشی ریاضتی آکر وہان اوترتے ہین سوائے
انکے اور بھی ہندو چھوٹے بڑے زن و مرد اطراف و اکناف سے
آتے ہین ۔ کثرت خلایق کو سون چھہ دن تلک رہتی ہے ایک جماعت کو
فقط فقراہی کی زیارت سے سرور ایک گروہ دوستون آشناؤن کی
ملاقات سے سرور کتنے اشخاص قسم قسم کے لوگون کا انبوہ دیکھکر
خالق کی قدرت کی ندرت کے حیران بہتیرے پرہی وشون اور خوبرویون کی

Taj Tahir Foundation

حسن وجمال پر نظارہ کنان بعضے مہمان دوست لوگون کی ضیافتون سے
شاد وخرسند بہت سے مریض فقرا کی دوا دارو سے سود مند ایک
طرف دور رستہ بازار لگا ہوا رستا زن ومرد کی کثرت سے جہان تہان
بہرا ہوا دوکانون مین انواع واقسام کی جنس رنگ برنگ کے پھول طرح
بطرح کے میوے بہانت بہانت کی مٹھائی جسوقت چاہو مہیا جدہر تدہر دیکھو
کرو ایک عالم نظر آئے نیا کسی دوکان کی دیوار رنگ برنگ کی مصورون سے
پٹی ہوئی کسی جاگہہ مٹی کی مورتون کی ایک قطار لگی ہوئی لینے دینے والون
کا ازدحام خرید فروخت کی جابجا دھوم دھام کسی مجلس مین قصہ خوانون کی
للکار کسی مجمع مین نقلیون کی پکار کسی سمت دو چار گویئے طنبورے لئے
گاتے ہین کہین دس پانچ فقیر نقارے ہی بجاتے ہین کسی رستہ پر
تین چار بہنگی زنگی جھگڑ رہے ہین ایک دنگل مین پہلوان کشتی ہی لڑ
رہے ہین ؛

ابیات

کہین ناچتے ہین بہولے کئی　　کہین ٹٹوے لیتے ہین ایک گت نئی
دکھاوین کسب بہان تیان ادہر　　ادہر کو چڑہین ٹٹیان بانس پر

غرض چپے چپے پر ایک نیا تماشا اور قدم قدم پر ایک اچنبہے کا رولا رات
دن رہتا ہے کان پڑی آواز سنی نہین جاتی خلق کو کہانے کی بھی سرت
نہین آتی اگر عالم علوی بھی وہان آتا تو ایک نظارے مین عجایب سماوی
کو بھول جاتا القصہ ربع مسکون کے سیاحون نے اور بحر وبر کے

مسافرون نے اسطرح کا میلا کسی سرزمین مین نہین دیکھا اگر بٹالہ
کے باشندے سینکڑون کوس کی مسافت پر کیسی ہی جمعیت و حکومت
و دولت سے ہون پر اوسکی دید کی خواہش اونکو کیا معنی جو نہو ناظرین
کو معلوم ہو راقم نے بٹالہ کا احوال اتنا طول وطویل جو لکھا وجہ اسکی محض
خلاصۃ الہند کے مطابقت تہی اور اسکو مولف نے جو اسقدر بڑہایا
بجا کیا کہ مقام مذکور اوسکا مولد تہا ؛

اور پچاس کوس بٹالے سے اوسی دوآبے مین اوتر طرف کے پہاڑون
کے بیچ گڑہ کانگڑہ ایک قلعہ ہے حصانت ومتانت اسکی شہرت رکہتی
ہے اور نیچے اوسکے نگرکوٹ ایک قدیم معبد ہے ٹہکر این وہانکی بہوانی
برس مین دو مرتبے وہان بہی خلایق کا ہجوم ہوتا ہے لوگ ایک برس
کی راہ سے بہی پوجا کو آتے ہین اور اپنی مرادین پاتے ہین بعضے اپنی
حاجت روائی کے لئے زبان کاٹ ڈالتے ہین کسیکی تو کئی ساعت کے
بعد جون کی تون ہو جاتی ہے اور کسیکی دو تین دن کے پیچہے عجیب ترا سے
یہہ ہے کہ بعضے اشخاص اپنے سر تن سے جدا کر دیتے ہین اور
رفیق اوسکے اوٹہا کر دہڑ پر دہر دیتے ہین رام کی دیا سے بدستور
لگ جاتے ہین اور وے پہر کر جی اوٹہتے ہین ؛

نگرکوٹ سے دو کوس پر جوالامکہی ایک مکان ہے وہان کئی جاگہہ آگ کے
شعلے بہڑکتے ہین اکثر ہنود پوجا کو اوس مقام مین آتے ہین اور طرح
بطرح کی اشیا اون شعلون مین ڈال کر جلاتے ہین اور راکہہ ہونا اوسکا

اپنے حق مین اکسیر جانتے ہین ؛

رچناؤ بھی دوآبے مین قدیم شہر ہے راجہ شل نے اوسے آباد کیا تہا چنانچہ کتاب مہابہارت مین کہ اوسکی تصنیف کو پانچ ہزار برس سے کچھہ اوپر ہوئے یون لکہا ہے اور سیالکوٹ بھی اوسے کہتے ہین اس وجہ سے کہ بعضے اوسکو راجا سالباہن سے منسوب کرتے ہین چنانکہ ایک پکا قلعہ اوسکا اب تلک یادگار ہے ایک زمانے مین دارالحکومت پنجاب کا یہی تہا تین کوس کے عرصہ مین اوسکی آبادنی تہی غرض عالمگیر کے وقت سے سیالکوٹ مشہور ہوا جمیع قصبات سے یہہ صوبہ زیادہ آباد تہا

جب سلطان شہاب الدین غوری نے پانچوین مرتبہ سن ۵۸۲ ہجری مین آکر لاہور کو گہیرا اور فتح یاب اوسپر نہوا تب سیالکوٹ کی طرف آیا اور وہانکے پرانے قلعے کی پھر تعمیر و مرمت کی بلکہ کچھہ فوج بہی اپنی وہان چہوڑی بعد ایک مدت کے راجا مان سنگہ اکبر شاہی جمون کا فوجدار اور سیالکوٹ کا جاگیردار قلعے کی مرمت اور شہر کی آبادی پر متوجہ ہوا من بعد اسکے صفدر خان جہانگیری جب کہ فوجداری یہ قصبہ مذکور کی اوسکو ہوئی اور پرگنہ مسطور اوسکی بہی جاگیر ہوا خان موصوف نے نو قلعے اور برجون کو نئے سرے سے بنایا بعد اوسکے بہی اکثر حاکم مرمت کرتے رہے غرض یہہ شہر فیض بنیاد دن بدن آراستہ و آباد ہوتا رہا چنانچہ وقت قانون گو جو قوم برہمن سے تہے اونہون نے بہی عمارتین نہایت مطبوع دول چسپ بنائین بلکہ بعضے اور بہی اشخاص اکثر اوقات تعمیرین مشغول رہے

اس سبب سے رونق مدام بڑہتی گئی اور آراستگی اوسکی مرتبہ اعلےٰ کو
پہونچی کاغذ یہی شہر مذکور مین خوب بنتا ہے خصوصًا مان سنگی اور
حریری ایک کاغذ کہ جہانگیر نے فرمایشی بنوایا تہا وہ بہی نہایت سفید
وصاف وخوش قماش وپائدار ہوتا ہے چنانچہ اوسکو بہی بعضے اطراف
ونواح مین بطریق تحایف بہیجتے ہین اگرچہ دستکاری کے طریقے وہانکی
اہل حرفہ اکثر طرح کے رکہتے ہین خصوصًا ریشم وکلابتون کی چکن کے
تہان - پٹکے - چیرے - سوزنیان - دسترخوان - اوڑھنے - خوانپوش
وغیرہ نہایت صفائی وخوبی کے ساتہہ بناتے ہین فائدے بہی اوسکے
بیع ومشرا مین اوٹہاتے ہین چنانچہ اورنگ زیب کے وقت تلک ہر
سال مین چکن دو زر دتکو لاکہہ روپے کا ہوتا تہا اور بمتبارون مین وہان
کٹارمی برچہی نہایت آبدار وخوش قطع بنتی ہے باغ بہی اوس شہر کے
اطراف مین بہت سے ہین خصوصًا نذر محمد بہونے کا باغ نہایت پُر بہار
ومیوہ دار ہے رنگ برنگ کے پہول اوسمین بہتایت سے پہولتے ہین
ایک خلق وہان سیر کو جاتی ہے اور حظ اوٹہاتی ہے متصل اوسکے
ایک نالہ بہتا ہے کہ سرچشمہ اوسکا جمون کے پہاڑ مین ہے غرض وہ نالہ
شہر سے آگے بڑہ کر دس دس کوس کے عرصہ مین پہیلا ہے اور
اطراف مین متفرق ہوا ہے لیکن جب موسم برسات مین خوب چڑہتا ہے
تب شہر کے باشندے لنگیان باندہ باندہ مشکین لے لے وہان
آتے ہین اور اوسکی بازی کی کیفیتین اوٹہاتے ہین اور اس خطہ برکت افزا

مین حضرت امام زین العابدین کے کسی فرزند کا مزار ہے چھوٹے بڑے
وہان بہی اکثر زیارت کو آیا کرتے ہین کہتے ہین کہ وہ سید بزرگ بہت
سے مسلمانون کو ہمراہ لیکر بقصد جہاد ہندوستان کی طرف متوجہ ہوا
تہا اتفاقاً ایک رو داد درپیش ہوئی کہ سیالکوٹ کی طرف آنکلا قصہ مختصر
وہان ہنودسے لڑکر درجۂ شہادت کو پہونچا علما فضلا بہی اکثر شہر مذکور
مین وارد صادر ہوا کئے بلکہ بعضون نے توطن بہی وہین اختیار کیا چنانچہ اکبر
کے وقت مولا کمال بڑا صاحب کمال زبدہ فضلاء خلاصۂ علما کشمیر کے
حاکم سے رنجیدہ ہوکر نو سو اکہتر ہجری مین آیا اور علم کا اوس نے وہان
رواج دیا طالب علمون کو سالہای سال پڑہایا بعد اسکے شاہ جہان
کی سلطنت مین خلاصۂ فضلاے جدید و قدیم مولوی عبدالحکیم کہ ایک بحر
مواج تہا وہ مدرس ہوچنانچہ اکثر کتابون پر اوسکے حاشیہ ہین حاصل یہہ
ہے کہ اوسکی مدرسی مین دور دور سے طالب علم آئے اور فراغ حاصل
کر گئے بعد اوسکے رحلت کی مولوی عبداللہ اوسکا دوسرا بیٹا کہ فی الواقع
خلف الصدق تہا وہ اس کام مین مشغول ہوا طالب علمون کو درس
دینے لگا ایک عالم اوسسے فیض کو پہونچا کیونکہ صاحب علم ظاہری و باطنی
تہا فضیلت اوسکی درویشی سے ہم آغوش تہی اور علمیت معرفت کے
ساتہہ ہمدوش آخر قضاے الہی سے عالم گیر کے چھبیسوین سن مین اوسنے
وفات پائی اور جنت مین آرام گاہ بنائی ؛

سیالکوٹ سے بارہ کوس پر دہونکل ایک مکان ہے کہ اوسکو سلطان

سرورسے منسوب کرتے ہین اگرچہ وہ ہمیشہ زیارت گاہ خلایق ہے
لیکن گرمیون کے موسم مین اکثر ملکون سے زن و مرد کے غول کے غول غٹ
کے غٹ وہان زیارت کے لئے آتے ہین بہتیری نذرین چڑہاتے ہین
دو مہینے تلک خلق کثیر وہان انبوہ رہتا ہے ؛
اور پندرہ کوس شہر مذکور سے پورمنڈل ایک مکان جمنون کے
پہاڑون مین ہے ٹہاکر اوسکا مہادیو بیساکہی مین وہان ایک دنیا دہاتی
ہے اور بہت سی خلقت آتی ہے یہان تلک کہ ایک بڑا انبوہ ہوجاتا ہے
پہر پہاڑکا راجا بہی ایک دہوم دہڑلّے سے آتا ہے اور اپنی تیراندازی
کے کرتب اور کمال اوس دنگل کو دکہاتا ہے اور مقام مذکور سے ایک دریا
بہی نکل کر ظفروال وغیرہ کے دیہات وحدود مین ہوتا ہوا شاہ دولا کے
پل تلے جا پہونچا پہر دولت آباد و فیروز آباد وغیرہ سے گذرتا ہوا راوی
سے جا ملا اور جمون مین قلعی کی کہان بہی ہے پتّہریان لوہی ندی سے
لاکر وہین آنچ دیتے ہین ایسی قلعی سفید و پاکیزہ وصاف و پائدار بنتی
ہے کہ ویسی کہین نہین ملتی ؛
ساڈہورا ایک بڑا قصبہ چناب کے کنارے پر ہے شاہجہان کے
وقت مین نواب علی مردان خان نے متصل اوسکے ابراہیم آباد ایک
بڑا شہر اپنے بیٹے کے نام پر بسایا اور ایک بڑا باغ پرفضا رشک
شالامار بنایا سوائے اوسکے اور بہی عمارات و مکانات عالیشان تعمیر
کیے اور ایک نہر بہی دریائے لوہی سے اوس باغ کے واسطے لاغرض

چھہ لاکھہ روپئے اونکی تعمیر و ساخت مین خرچ ہوئے اور ساڈھہ ہورے کے دیہات
مین سے ایک گاؤن سرکار اصلے سے باغ و شہر مذکور کی مرمت و
تعمیر کے واسطے بطریق انعام التمغا نواب موصوف کے نام پر مقرر ہوا ؛
اور دوآبے مین چھوٹی گجرات ایک قصبہ ہے کہ اکبر بادشاہ کی سلطنت
مین بسا اور سیالکوٹ کے علاقہ سے کچھہ گاؤن نکال کر اوسے متعلق
کئے اور ایک پرگنہ جدا قرار دیا لیکن ابتدا مین یہہ قصبہ چندان رونق نرکھتا
تہا جب سے خلاصہ عرفا شاہ دولا نے اوسمین رہنا اختیار کیا اور تالاب
کوئے مسجدین بنائین بلکہ دریا پر بہی پل بندہوایا تب سے آبادی اوسکی
زیادہ ہوئی اور رونق بڑہی ؛
کہتے ہین کہ شاہ صاحب مذکور اوائل مین کمابیش ہر سیالکوٹی کا غلام
تہا لیکن محبت فقرا سے بدل رکہتا خصوصًا سیّد نادر کی خدمت اکثر بجالاتا
اور بیشتر اونکے حضور حاضر رہتا جب سید موصوف کی رحلت کا وقت
پہونچا اونکی نظر توجہ اوس پر پڑگئی فی الفور ایک حالت طاری ہوئی اور
چشم باطن نے روشنی پکڑی پہر سیالکوٹ سے گجرات مین جاکر مقیم ہوا
اور بہت سے مکان بنوائے پل بندہوائے خصوصًا من آباد سے پانچ
کوس دریاے ڈیک پر لاہور کی سمت شاہ راہ مین ایک پل بڑا محکم
بندہوایا ایک خلق کو آرام پہونچایا سخاوت بہی اوسمین اسقدر تہی کہ حاتم
کا اگر معاصر ہوتا تو کوئی اوسکا نام بہی نہ لیتا جسقدر خلایق دور و نزدیک کی
اوسکے حضور نقد و جنس وغیرہ بطریق نظر لیجاتی اوسے دوگنا چوگنا انعام

پاسے آخر وہ بزرگوار عالمگیر کے ستر ہوین سن جلوسی مین جان
بحق ہوا قریب شہر اوسکے درگاہ آج تلک زیارت گاہ ایک عالم
کی ہے قصہ مختصر ہر طرح کے آدمی وہان رہتے ہین اور ہر دیار کی
اجناس بہم پہونچتی ہے بلکہ تحائف روزگار اگر درکار ہون تو میسر
ہو وین چنانچہ تلوار جمدہر وہان بہتر سے بہتر بنتے ہین اور کام چکن
کا بہی وہان کے کاریگر سیالکوٹ والون سے بوجہ احسن کرتے
ہین سوائے اسکے ملک مذکور مین گھوڑا عراقی کی مانند پیدا ہوتا ہے
بعضا تو دس ہزار روپے قیمت پر بکتا ہے ؛

اور سنیدہ ساگر کے دوآبے مین نمک سنگ ایسا لطیف لگتا ہے کہ
روی زمین مین اوسکی لطافت کا شور ہے قدرت الہی سے ساگر کا پہاڑ
کا پہاڑ نون کا خلق ہوا ہے طول اوسکا سو کوس سے کچھ زیادہ بتاتے
ہین نام اکبر نامے مین کوہ جودہہ لکہا ہے اسواسطے کہ جودہ نام ایک
رئیس چنچوا ہے کی قوم کا تہا یہہ پہاڑ اوسی کے نام پر مشہور ہوا
اولاد اوسکی اورنگ زیب کے وقت تلک کرچہاک دندنہ وکہیالی
وغیرہ پرگنون مین سکونت وریاست رکہتی تہی اور وہ جماعت کہ نون
وہان سے نکالتی ہے نام اوسکا لاشہ کش ہے الغرض پہاڑ کے
دامنی مین کتنے لاشہ کش ایک نقب تین سو گز کی گہری کہود کر سنگ
مادر زاد ایک کدال کند ہے پر رکہکر چراغ ہاتہہ مین لے اوس اندہیری
سرنگ مین جاتے ہین اور دو تین من کا ایک نون کا ڈلا کہود کر

نکال لاتے ہین ناظمون سے مزدوری بہی منہہ مانگی پاتے ہین ازبسکہ
مشاق ہوئے ہین اوس اندہیری سرنگ کی آمد و رفت سے
اور لون کے کہودنے اور لانے کی رنج و صعوبت سے خوف
و تکاہل نہین کرتے لیکن ہوا اوس نقب مین ہر ایک موسم کے بیچ
معتدل رہتی ہے ہرچند کہ لون نکالنے کے اور بہی مقام ہین پر کہیوہ
اور کہیوہ دو نو بڑی سرنگین شمشاد آباد کے متصل واقع ہوئین
ہین ہر سال کئی لاکہہ من نمک وہانسے نکلتا ہے اور محصول پرگنون
کے حاصل سمیت سرکار اعلے مین ضبط ہوتا ہے اکثر کاریگر وہان
لون کے طباق رکابیان سرپوش چراغدان بنا بنا بیچتے ہین اور
نفعے اوٹہاتے ہین قریب اوسکے دودہیا پتہر کی کہان ہے بڑے
بڑے آدمیون کے مکانات مین چونا وہین کے پتہر نکا بناکر پہیرتے
ہین یا رکابی پیالے آبخورے نفیس نفیس اون کے
بناکر بیچتے ہین ؛

اور متصل اوسکے نکہیالے کی حدون مین کتا چہہ ایک تالاب ہے
کہ اوسکی تہاہ کیسکی ہاتہہ نہین لگی ہندؤن کا قدیم تیرتہہ ہے جب
سورج مین کا ہوتا ہے یعنے آفتاب برج حوت مین آتا ہے ہر ایک
چہوٹا بڑا انکا وہان نہانے کو جاتا ہے یہانتک کہ چندروز ایک مجمع
رہتا ہے غرض اعتقاد اس قوم کا یہہ ہے کہ زمین کی دو آنکہین ہین
داہنی آنکہہ تالاب پہکر اجمیر کے متصل اور بائین آنکہ یہہ تالاب

اور اسی پہاڑ پر سات کوس پرے رہتاس گڈہ ایک قلعہ ہے ۔
بالا ناتھہ جوگی اوسمین تپشا کیا کرتا تہا چڑہائی اوسکی چار کوس کی لیکن
ایام معہود مین خصوصًا شیوبرت کے دن وہان بڑی بہیڑ ہوتی ہے بہت
سے جوگی ایتیت بہی جمع ہوتے ہین اور پوجا کرتے ہین ۔
القصہ تہوڑا سا احوال اماکن مشہورہ مین سے پانچ دوابے کا
لکہنے مین آیا اب احوال چہہ دریاؤنکا بہی کچہہ کچہہ لکہنا ضرور ہوا کیونکہ وے
بہی اسی صوبے سے علاقہ رکہتے ہین ۔
بہلا ستلج کوہ بہونت سے نکلا اور کلو کی حدون مین پہونچکر سبہ
مین آیا بعد اسکے سیر گڈہ کے پہاڑ مین ہوتا کہلور کی حدود مین گذرا اور
ملک مذکور کو تین طرف سے احاطہ کیا بنابر اسکے اور پہاڑون کے قرب
کے باعث باشندے اوس ولایت کے بادشاہی امیرون سے بغی
رہتے ہین پہر دریاے مذکور پہاڑ سے نکل دو گنگ ہوا کوراں وکیرتپور
کے تلے آیا اور قصبہ روپڑ تلک پہونچتے پہونچتے پہر ایک ہو گیا اور اسی
ہیئت سے ماچہی واڑے کے قریب ہوکر لودہیانے مین پہونچا بلکہ شاہ راہ
مین واقع ہوا پہر وہانسے قصبہ تلون و تہارہ کے قریب گذر متصل موضع پور
کہ متعلق پرگنہ ہیبت پور پہتی کا ہے دریاے بیاہ سے جا ملا اور وہ آبہ
جوان دو دریاؤن کے درمیان ہے اوسکو جالندہر و شہر وال کہتے ہین ۔
دوسرا بیاہ وہ بہی بہونت کے پہاڑ کے ایک تالاب سے نکلا اور
قصبہ کلو کے تلے بہتا ہوا منڈی مین جا پہونچا پہر سوکہیت اور کلوری کی

کی حدون مین گذرتا شہر نندون مین کہ کوہستان کے فوجدار کی بود و
باش کا مکان ہے جا نکلا پہر وہان سے اطراف دہوال دسینہ وگولیار
مین آیا گو کہ گوالیار کچھہ بڑا ملک نہین لیکن راجاؤنکا اوس دریا کے
حائل ہونے سے اور پہاڑ کے اتصال کے سبب امرائے بادشاہی
سے اکثر بگڑا رہتا ہے بعد اسکے دریای مذکور نورپور کے دیہات سے گذرتا
ہوا ایک پہاڑ پر گیا پہر وہانسے زمین پر اترگا نواہن کہ ایک شکارگاہ
بادشاہی ہے اوسکے پائین آنکلا پہر قصبۂ ریلہ کے تلے ہوتا ہوا شہر
گوبندوال مین پہونچا اور وہان سے کوہ کے قریب ستلج سے ملا پہر
دونو اکٹھے ہو فیروزپور اور محمدوٹ مین جا نکلے اور وہانسے سرکار
دیبالپور کے محالون مین پہنچ دو ٹکڑے ہوئے ایک سوتا تو دکھن
کی طرف گیا نام اوسکا ستلج ہوا دوسرا اوتر کی سمت گیا نام اوسکا
بیاہ ٹہہرا بعد کئی فرسخ کے پہر دونو ملکر فتح پور کہرور وغیرہ کی اطراف
مین جا پہونچے نام اوس مجموعے کا اوس مقام مین کہلو کہارا ہوا پہر
بلوچون کی حد مین پہونچکر سندہ وڑاوی و چناب سے ملے اوس مقام مین
ہیئت مجموعی کا نام سندہ ٹہہرا ؛

تیسرا راوی اوسمین اور بیاہ مین ایک دوابہ باڑی مانجہا مشہور ہے دریای
مذکور من جمیں پہاڑ سے نکلا مکان مذکور قدیم تیرتہہ ہے ٹہاکر وہانکا مہادیو
اور وہانسے شہر چنبہ کہ دارالحکومت وہان کے حاکم کا ہے اوسکے
نیچے گنجا ملک سطور کی ہوا برف کے پڑنے سے کابل وکشمیر کی سی ہے میوے

بہی اکثر لطیف وشیرین وہان پیدا ہوتے ہین حاکم وہانکا مملکت کی
وسعت سے جمعیت کی کثرت سے اور پہاڑونکی بہتایت سے بے پروا
ہے بادشاہون کو کچھہ نہین جانتا اور مطلقا اونکا حکم نہین مانتا ؛
الغرض بسوہلی کی بہی حدون سے گذر شاہ پور کے تلے جا نکلا اور وہانسے
چار نہرین اوس سے نکلین ایک تو لاہور مین شالامار کے بیچ آئی
دوسری پرگنہ بہان تیسری بٹالے مین چوتہی پرگنہ ہیبت پور مین
اکثر محالون کی زراعت کو اونسے فیض پہونچتا ہے پہر دریاے موصوف
قصبۂ مذکور سے بہتا ہوا پرگنہ بہان وکانو وکلانور وبٹالہ وامن آباد وغیرہ
کے اطراف مین جا پہونچا اور وہانسے لاہور مین آباد شاہی عمارت
کے پائین بہنے لگا پہر وہانسے سندہوان وفرید آباد وڈیک وغیرہ
مین ہوتا ہوا سدہوسرا کے قریب ملتان سے بیس کوس پر
چناب سے جا ملا ؛

چوتہا چناب اوسمین اور راوی مین رچناؤ ایک دوآبہ مشہور ہے لیکن
ہندی کتابون مین نام اوس دریا کا چندربہاگا لکہا ہے ماجرا اسکا یون ہے
کہ دریاے چندرچین کی طرف سے آکر چنبہ سے گذرتا ہوا کشتوار مین کہ زعفران
جہانکی مشہور ہے پہونچا اور دریاے بہاگا تبت کیطرف سے آکر اوسمین ملا
اس لئے نام اوسکا چندربہاگا ٹہہرا پہر وہانسے بہو سال مین ہوتا ہوا نرکنڈ
کہ تابع جمون اور بہوانی سے منسوب ہے اوسکے قریب آنکلا اور وہانسے
انبارایان واکہنور کے تلے پہونچا پہر ایک پہاڑ مین جاکر نہایت آب وتاب سے

بہنے لگا چنانچہ مکان مذکور طرفہ سیر گاہ و نادر تماشا گاہ ہے پانی بہی وہانکا
بہتر از شربت نبات پیاسون کے حق مین آب حیات ہے القصہ دریاے
مذکور وہانسے کچھہ آگے بڑہ کر اٹہارہ ٹکڑے ہوا لیکن ہلول پور پہونچتے
پہونچتے بارہ کوس کی مسافت پر پہر اکٹہا ہو گیا بعد اسکے سیالکوٹ کے
دیہات سے گذر سودہرے کے تلے ہوتا ہوا وزیر آباد مین جا پہونچا مال کی
لکزی سوداگر کوہستان چنبہ وغیرہ سے اسی دریا کے راہ سے وزیر آباد
مین لاتے ہین اور بہت سے انتفاع اوٹہاتے ہین پہر اوسکی کشتیان
بناکر بطور تجارت دریا کی راہ سے ٹہٹہے بہکر کی طرف لیجاتے ہین بعد اوسکے
وہ دریا جاکوتا رودیو وہانہ و بہونہ منتزل اور ہزارے مین آپہونچا ؛
چار کوس پرے ہزارے سے قبر ہیر و رانجہا کی اوسی دریاؤ کے کنارے پر
ہے عشق اونکا مشہور پنجابیون نے اونکی محبت و بیقراری کے بیان مین
سینکڑون سندین کہی ہین چنانچہ گویئے وہانکے اونکو اکثر گاتے ہین اور اہل
درد کو رولاتے ہین پہر وہانسے چند نیوت کے نزدیک دو چہوٹے پہاڑون
مین سے ہو نکلا شہر مذکور مین مزار شاہ برہان کا ہے اکثر لوگ اوس بزرگ
سے بہی اعتقاد رکہتے تہے پہر وہانسے بہتا ہوا جہنگ سیالی مین آکر دریاے
بہت سے مل گیا ؛
پانچوان دریاؤ بہت ہا ہین اوسکے اور چناب کے چونتہہ ایک دوابہ مشہور
ہے غرض دریاے مذکور کوہستان تبت مین ایک حوض سے نکلا اور کشمیر مین
اکثر کوچہ و بازار مین بہنے لگا چنانچہ شہر مذکور مین جا بجا پل بنا ہے ہین اکثر باغات

وعمارات وسیر گاہین اور مکانات اوسکے کنارے پر ساتھہ ایک قریبے کے
واقع ہین پھر کشمیر سے نکل کر کشن گنگ سے پہلی مین ملا پھر وہانسے وانکلی
کے تلے آنکلا قصبۂ مذکور کہکرون کے سرگروہ کا دار الحکومت ہے پھر اوسکی
حدون سے اور میرپور سے گذرتا ہوا جہیلم کے تلے پہونچا اور شاہ راہ مین واقع
ہوا نام اوسکا موضع مذکور کا ٹھہرا پھر وہانسے کرجہاک وتندنے وغیرہ سے
گذرتا ہوا جنک سیال مین جاکر چناب کے ساتھہ ملا ہم نام اوسکا ہوا ؛
چھٹا دریاؤ سندہ مابین اوسکے اور دریاے بہت کے ولایت بونہوہار اور
سندہ ساگر کا دوابہ مشہور ہے اور یہی ہندوستان وکابلستان کے
بیچ حائل لیکن سرچشمہ اوسکا ظاہر نہین وہان بعضے سیاح کہتے ہین کہ
قلماق کے کسی مقام سے نکل کر حدود کاشغر وکافرستان وتبت وکشمیر وبکھلی
ودہمتور مین پہونچا پھر وہانسے یوسفزئی کے اولکی مین جانکلا اور دریاے
نیلاب کہئی ندیون سمیت قلعہ اٹک بنارس کے تلے دریاے مذکور سے ملا ازبسکہ
پاٹ اوسکا وہان چھوٹا ہے نہایت زور شور سے بہتا ہے یہانتک کہ دیکھنے
والون کی نگاہ خیرگی کرتی ہے مطلقا و اصلا نہین ٹہہرتی تموج کی شدت
سے نہنگونکا جگر آب ہو جاتا ہے اور پہاڑونکا سینہ موجون کے صدمہ سے
ٹکڑے ٹکڑے ہگر دریاے مذکور اوس جگہ شاہ راہ مین واقع ہے گذارے
کی ناومین پانی کی تیزروی کے سبب اس کنارے سے اوس کنارے طرفۃ
العین مین پہونچتی ہین مغرب کی طرف وہان جلالیہ نام ایک سیاہ پتہر ہے کہ ہو کہ ہو ناؤ
اوس سے ٹکر کہاکر بہت جاتی ہے بنابر اسکے ملاح ہمیشہ اوسسے کشتی کو بچاتے

اور حتی المقدور اوسکی طرف نہین لاتے وجہ تسمیہ اوسکی بقول عوام یہہ ہے
کہ اوسکے اوپر ایک بزرگ کی قبر ہے نام اوسکا جلالیہ تہا لیکن خواص اس امر مین
یون کہتے ہین کہ اکبر کے وقت مین ایک پٹہان جلالیہ نام مفسد و شورپشت تہا
اتفاقًا بادشاہ سیر شکار کیواسطے اوس دریاؤ سے پار اوترتے تہے یک
بیک جواہر خانے کی ناؤ اوسسے ٹکر کہاکر ٹوٹ گئی فی الفور حضرت کی زبان مبارک
سے نکلا کہ یہہ پتہر ہی جلالیہ ہوا تبہی سے یہہ نام اوسکا ٹہہرا
نزدیک اوسکے راجہ ہودی کی عمارات ہین نہایت سنگین و رنگین اگلے زمانے
مین وہی وہا نکا راج کرتا تہا اسی کے کنارے شرف کی طرف قلعہ تک ہے ہر
وارد و صادر اوسمین ہوکر آتا جاتا ہے کیونکہ سوائے اوسکے اور رستا نہین
عمارات بہی اوسکی نہایت پرفضا و دلکشا لب دریا خصوصًا مکان حاکم نشین
کہ بمرتبہ فرحت افزا و نہایت اعلے ہے آب و ہوا بہی نہایت اعتدال کے
ساتہہ گویا ہندوستان و کابلستان مین یہہ ایک برزخ واقع ہے اس طرف
اوسکے رویے اور چلن ہندوستان کے اور بولی بہی وہین کی اور اوسطرف
طور و آئین پٹہانون کے اور زبان بہی اونکی القصہ یہہ دریاؤ کوہستان افغان
خٹک وغیرہ سے نکل کر سیتل کے پٹہانون کی حدمین پہونچا اور وہان سے
بلوچستان و ملتان مین جا نکلا ؛

غرض پانچ دریا پنجاب کے اوتر طرف کے پہاڑ سے نکلے اور اوس طرف
ملتان کے ایک دوسرے سے جدا بلوچون کی حدمین اس دریاؤ سے
سے نام مجموعہ کا سندہ ٹہہرا پہر وہا سے ایک دریاے کلان ہوا اور قلعہ

پہلکر کو دو گنگ کے بیچ مین لے لیا بنا برابر اسی کے وہ قلعہ بے لگاؤ
اور محفوظ ہے بعد اسکے دریاے مذکور ولایت سیوستان سے ہوتا
ہوا ٹہٹھے مین آیا پھر بندر لاہری کے قریب دریاے شور سے جاملا
بندر مذکور شہر مسطور سے تیس کوس پر ہے حاصل یہہ ہے کہ صوبہ
لاہور نہایت خوش آب و ہوا و بمرتبہ فرحت افزا گرمیون مین وہان
گرمی اور سردی مین سردی ہندوستان سے زیادہ خربوزہ انگور
وہان مانند ایران و طوران اور آم مثل ہندوستان جانور وہانکا بنگالے
سے بہتر اور گنے و کہن سے اعلےتر اکثر مدار زراعت آب چاہ پر چنانچہ
تین سو ساٹھہ چھوٹی بڑی لکڑیان اور سو سے کچھہ اوپر لوہے رسون مین
باندہ کر ایک بڑا چرخ بناتے ہین اور اوسکو جرثقیل کی صنعت سے جوڑی
بیلونکی ایک گردش مین کوئے سے پانی بہر نکالتی ہے دفعۃً کئی سو من
پانی کھیتی کو پہنچ جاتا ہے اور زراعت کو سبز کر لاتا ہے لیکن مدار فصل
خریف کا بارش پر ہے اور بعضے مکانون مین خصوصا دریاے بیاہ
اور بہٹ کے کنارے پر اگر ریگ شوئی کرین تو سونا ہاتھہ لگے اور
شمالی پہاڑون پر بعضے مقامون مین روپے تانبے جست کی کہان بہی
ہے نکالنے والون کو بعد محصول دینے کے بہی نفع مل رہتا ہے ؛
طول اس صوبے کا دریاے ستلج سے تا دریاے سندہ ایک سو اسی
کوس عرض بہنیر سے چوکہنڈے تلک ستاسی کوس پورب طرف اسکے
سرہند پچھم طرف ملتان اوتر رخ کشمیر جنوب رو دیپال پور متعلق ہے

پانچ دوا سے یعنے پانچ سرکارین تابع انکے تین سو سولہ محال آمدنی
نو اشی کروڑ تینتیس لاکھہ ستر ہزار دام ؛

صوبون مین بے نظیر صوبۂ کشمیر

دار الحکومت اس ولایت کا مدت سے سری نگر ہے آبادی اسکی چار فرسخ
درباے بہت وغیرہ تین دریاؤ شہر کے اندر بہتے ہین علما و فضلا بہی
یہان بکثرت رہتے ہین بلکہ برہمنون پنڈتون کا بہی شہر مین نہایت ہے وغیرہ
اور یہانکے کاریگر صنعت جہانمین مشہور چنانچہ پشمینہ طرح بطرح کا نہایت
نفاست کے ساتہہ بنا جاتا ہے بیل بوٹا اوسکا عالم باغ کا دکہاتا ہے
خصوصًا شال تو بیمثال ہوتی ہے بناوٹ اوسکی دیکہنے والون کے ہوش
کہوتی ہے ملک بملک اوسکو بطریق تحائف لیجاتے ہین اور فائدے اوٹہاتے
ہین باقات شہر مذکور کی بہی نہایت ملایم خوشنما پٹو وغیرہ بہی نفاست و
لطافت مین مانند ہوا بازار مین خرید و فروخت کی رسم کمتر اور گہرون مین اکثر
اور گہر سب چہوٹے بڑے چوبی بناتے ہین درجے اونکے چار یا چار سے زیادہ
رہکتے ہین نیچے کا چار پایون اور کچہہ اسباب سکے لئے دوسرا آسایش
کی خاطر تیسرا چوتہا اسباب خانگی کے واسطے لیکن بہونچال کی شدت
کے سبب حویلیان خشتی اور سنگین نہین بناتے بلکہ چار دیواری بہی چہتون
پر لالہ بوتے ہین چنانچہ بہار کے دنون مین ہر شخص کا بام خانہ رشک گلزار
و بہتر از لالہ زار ہو جاتا ہے غرض شہر مذکور مین باوجود اس لطافت کے

ایک یہہ خوبی ہے کہ وہان سانپ بچھو وغیرہ گزندے جانور کمتر ہین لیکن مچھر مکھی اور جوئین اکثر ٭

نزدیک شہر کے ایک تالاب بہت بڑا کئی فرسخ لنبا ایک جانب اوسکے پرگنہ بہاگ سے متصل وہانکے لوگ اوسکو ڈل کہتے ہین سال وماہ برابر رہتا ہے اور پانی اوسکا نہایت لطیف وشیرین فزایہہ ہے کہ برسون نہین بگڑتا اگرچہ لوگ بارگران کو پشتارے باندہ کر گہاٹیون سے چڑہتے اوترتے ہین پر باربرداری کے واسطے اکثر وہان کشتیان ہین اس سبب سے بڑہیون اور ملاحون کی خواہش بیشتر رہتی ہے اور زبان وہانکے باشندون کی خاص بہی ہے لیکن ہندی کتابین بیشتر سنسکرت کی بولی مین تصنیف کرتے ہین اور ناگری مین لکہتے ہین بلکہ بیشتر پوتہیان ایک درخت خاص کے پوست پر چنانچہ اکثر پرانی پوتہیان اوسی پر ثبت ہین نام اوسکا توز اور سیاہی بہی ایسی بناتے ہین کتنا ہی دہوئین پر نہین چہٹتی ٭

ہرچند کہ اہل ہند اس ولایت کے عجیب وغریب قصے کہتے سنتے ہین اور سب کے سب تیرتہہ جانتے ہین لیکن بعضے مکانونکو بہت مانتے ہین چنانچہ سندہیا براری کے قریب ایک چشمہ ہے جہہ پہینے تلک خشک پڑا رہتا ہے روز معہود کسان اوس زمین کے جاکر عجز والحاح کرتے ہین بلکہ بہیڑ بکریان چڑہاتے ہین ندان پانی اوسمین جوش مارنے لگتا ہے اور پانچ موضع کی زراعت کو سیراب کر دیتا ہے اچانک جو کبہو زیادے اوسکی دیکہتے ہین اوسی طرح پہر گز گڑانے لگتے ہین فی الفور پانی

ٹھکانے پر آجاتا ہے ؛

متصل اوسکے کوکرناک نام ایک چشمہ ہے پانی اوسکا نپٹ خنک وشیرین وسبک اگر بہو کہا پیئے سیر ہو جائیے اور اگہانا پیئے بہوک لگ آئیے ؛

مین پورمین بارہ ہزار بیگہے زمین زعفران کے کہیتون کی ہے فی الواقع قابل دید ولایق سیر غرض بیاکہہ کے آخر سے لے سارا مہینا جیٹھہ کا کشت کار ہل چلا زمین کو نرم کرکدالون سے ہر ایک قطع اوسکا قابل بونے کے بنا زعفران کے گٹہے بو دیتے ہین ایک مہینے کے بعد لہلہا اوٹہتی ہے اور کاتک کے آخر مرتبہ نمو کا تمام ہو چکتا ہے لیکن ایک بالشت سے زیادہ نہین بڑہتی اور جب پوری ہو چکتی ہے تب پہولتی ہے لیکر ہر پودے مین آٹہہ پہول بتدریج پہولتے ہین پنکہڑیان ہر ایک مین چہہ رنگت اوسمین سوسنی درمیان اوسکے چہہ تار بیشتر تین زرد اور تین لال زعفران اونہین کی ہوتی ہے جب کہ پہول نٹر چکتے ہین تب تنہ اولنکا سبز ہو جاتا ہے پر پہولنے سے پہلے سفید رہتا ہے اور ایک مرتبہ کا بویا کہیت چہہ برس پہولتا ہے پہلے برس کم کم دوسرے برس بہتات سے تیسرے برس کمال کو پہونچتا ہے اگرچہ برس کے بعد اوسکے گٹہے وہانسے اوکہاڑکر اور جاگہہ بنوئین تو پہولنا کم ہو جائیے اسلیواسطے اوکہاڑکر اور جاگہہ لگاتے ہین ؛

ریون مین ایک چشمہ ہے اوسے بڑا تیرتہہ جانتے ہین اون کے

گمان مین یہہ ہے کہ زعفران کے بیج اسی سے نکلے ہین چنانچہ اسکے شروع
کشت کار مین اوس چشمے کے پاس جاکر بہت خواری کرتے ہین اور گاے
کا دودہ اوسمین ڈالتے ہین اگر وہ پانی تلے بیٹہہ جاتا ہے تو فال نیک لیتے
ہین اور زعفران ہی خاطر خواہ ہوتی ہے اور جو پانی پر تیرتا رہے بدشگنی
جانتے ہین ٭

تبت مین ایک بڑا غار ہے اوسکے اندر برف کا ایک جسم ہے نام اوسکا امرناتھ
اوس مقام کو بہی معبد بزرگ جانتے ہین جب ماہ تحت الشعاع سے نکلتا ہے
اوس غار مین ایک برف کی لاٹ نمود ہوتی ہے اور تہوڑی تہوڑی روز بڑہتی
ہے یہانتک کہ پندرہوین دن دس گز کی ہوجاتی ہے جب چاند گہٹنے لگتا ہے
وہ بہی گہٹنے لگتی ہے اماوس تلک اوسکا نشان بہی نہین رہتا ہندو اوسکو
مہادیو کا پیکر قیاس کرتے ہین اور حاجت برآر اوسکو جانتے ہین ٭

شکر ناگ ایک چشمہ ہے تمام سال آب اوسمین نایاب لیکن جس مہینے مین
نوین تاریخ جمعے کے دن ہو صبح سے شام تلک پانی اوسمین بہتا ہے
اور دن بہر ایک عالم وہان جمع رہتا ہے ٭

بانہال ایک بتخانہ ہے درگا سے منسوب جو کوئی اپنا احوال اور دشمن کا جانا
چاہے وہ ہانڈیون چاول بہر کر ایک اپنے نام پر اور دوسرے دشمن
کے نام اوس بتخانہ مین رکہدے اور دروازہ اوسکا بند کرے دوسرے
دن حاجری سے احوال کی تجسس کرے جسکے نام کی ہانڈی زعفران اور
پہولون سے بہری نکلے اوسکا احوال نہایت رونق پکڑے اور جسکے نام

کی حس و خاشاک سے بہری نکلے اوسکا احوال تباہ ہو جائیے عجب نریہہ
ہے کہ جو کوئی پہچانا چاہے کہ خصومتمین حق کسکی طرف ہی اور ناحق پر کون ہے تو دو کنکو دو مرغ
یا دو بکرے دیکر اوس معبد مین بھیجے اور اونکو زہر کہلاکر پھر ہر ایک شخص اپنا
ہاتھہ پھیرے جو شخص کہ حق پر ہوگا اوسکا جانور جیتا رہیگا اور دوسریکا
مرجائے گا ؛

دیوسر ایک حوض ہے بیس گز کے طول و عرض و عمق مین پانی اوسکے اندر
ہی اندر کھولا کرتا ہے جو کوئی اپنے سال کا احوال نیک یا بد دریافت کیا چاہے
ایک ہانڈی سفالی کی چانولون سے بھرکر نام اپنا اوسکے کنارے پر لکھہ کر
منہہ بند کرے اور اوسمین ڈال دے کتنی دیر کے بعد وہ خود بخود پانی اوپر
تر آویگی اوسکو کھول کر دیکھے اگر چانول اوسمین سے گرم اور خوشبو نکلے وہ
برس اوسکو خیر و خوبی سے گذرے اور جو اوس سے کوڑا کرکٹ نکلے تو وہ
شخص خراب احوال رہے ؛

کوٹہار مین ایک چشمہ ہے گیارہ سال سوکھا پڑا رہتا ہے جب مشتری برج
اسد مین آتی ہے پنجشنبہ کے دن پانی اوسمین جوش مارنے لگتا ہے
پھر سات روز تلک خشک رہتا ہے جب پھر روز مذکور آتا ہے پر آب ہو جاتا
ہے سال بھر یہی طور چلا جاتا ہے ؛

سلہانی مین ایک مقام ہے کہ وہان بہت سے درخت ہین عفا اور پر بیٹھے
رہتے ہین کلگی کے واسطے پروہین سے لیتے ہین اور خورش بھی اوسکو
دیتے ہین ؛

تاکامو مین ایک چشمہ چالیس بیگھے کے عرصے مین ہے نیلہ ناگ نام پاتی اوسکا
نہایت صاف نیلگون وہ بہی ایک تیرتہہ ہے گرداو سکے اکثر ہنود جاکر اپنے
تئین جلاتے ہین اور جسم کو راکہہ بناتے ہین سوائے اسکے شنگن بہی اوس سے
لیتے ہین اسطرح کہ جوز کے چار حصے کرکے اوسمین ڈالتے ہین اگر طاق اوسکی
پانی پر تیرتا رہے تو نیک نہین تو بد اگلے زمانے مین ایک کتاب وہین سے
نکلی ہے نام اوسکا نیل منہہ کشمیر کے حالات اور خواص پرستش گاہون کے
اوسمین تفصیل وار لکہے ہین کہتے ہین کہ پانی کے تلے وہان ایک شہر ہے
نہایت آباد و معمور مدوشاہ کی سلطنت مین ایک برہمن اوسمین گرکے غایب
ہو جاتا اور بعد دو تین دن کے پہر نکلتا بہت سے تحایف لاتا خبرین بہی اکثر
دیتا ہے ؛

لار کے اوتر طرف ایک پہاڑ ہے نہایت بلند دامنی مین اوسکے دو چشمے ہین
ایک گرم حد سے زیادہ اور دوسرا سرد اوسی مرتبے لیکن تفاوت اونہین
دو گز کا اونکو بہی تیرتہہ جانتے ہین چنانچہ استخوان اپنے جسم کی وہان بہی
ایسی جلاتے ہین کہ راکہہ ہو جاتی ہین اور وہین پہاڑ مین ایک اور بڑا تالاب
ہے ہڈیان راکہہ مردونکی اوسمین بہی ڈالتے ہین اور وسیلہ تقرب کا جانتے
ہین احیاناً اگر اوسمین کسی جانور کا گوشت پڑ جاوے تو برف شدت سے
پڑے اور مینہہ بہت برسے ؛

پاروا مین ایک چشمہ ہے اگر کوڑہی اتوار کے دن صبح کے وقت اوسکے پانی
سے اپنا بدن دہووین اچہے ہو جائین ؛

بہوتیسر نام ایک بتخانہ ہے ٹہاکر وہانکا مہادیو جو کوئی وہان پوجا کو جاوے
تمام باجون کی آواز سنے اور کوئی نہ جانے کہ یہہ آواز کہانسے آتی ہے
چھوٹے تبت مین ایک بڑا تالاب ہے اٹہائیس کوس کے گرد مین دریا
بہت جب اوسمین آتا ہے ایک لحظہ نا پدید ہو جاتا ہے ؛

گرگانو مین ایک درہ ہے پرسوتم نام وہان دس جریب کی مقدار ایک زمین
ہے جب مشتری اسد مین آتی ہے مہینا بہر وہ ایسی گرم رہتی ہے کہ درخت
وہان بوے ہوے تو جل جاے اور دیگ بہری ہوئی جو اوسپر رکہہ دیوین کہانا
پک آوے ؛

قریب اوس سے گامراج ایک آباد قصبہ ہے درہ اوسکا ایکطرف کاشغر سے
ملا ہوا غرب رواو سکے پکہلی وہان پانی کی گذرگاہون مین درخت کے بکل
ڈالکر اونکے سرون پر پتہر رکہہ دیتے ہین اسواسطے کہ بہ نہ جائین بعد
دو تین دن کے اوٹہاکر دہوپ مین دہرتے ہین اور خشک ہوے پر
جب جہاڑتے ہین دو تین تولے سونا جہڑ پڑتا ہے ؛

مگلٹ نام ایک اور درہ ہے وہ بہی کاشغر سے متصل وہانکے پہاڑون
سے دو دن کی راہ ولایت وار دو ہے مدمنی نام ایک دریاؤ وہین سے
اودہر آیا ہے اگر نیارسے ریگ شوئی وہان بیٹہکر کرین اپنی متہیان
سونے سے بہرین کنارے پر اوسکے ایک سنگین بتخانہ ہے نام اوسکا
سارداورگاہ سے منسوب ہنود کا وہ بہی بڑا معبد ہے اور وہانکی پرستش کا
ثواب اونکے نزدیک بیحد ؛

سرکار پکھلی بہی اسی صوبے مین داخل ہے لنبان اوسکا پینتیس کوس کا اور
چوڑان پچیس کوس توران کی طرح وہان بہی برف پڑتی ہے جاڑا بیشتر رہتا ہے
لیکن برسات ہندوستان کی مانند اور کہیتون کی شادابی کا سبب
تین دریا کشن گنج بہٹ سندہ زبان ملک مذکور کی کشمیر سے ملتی
ہوئی ہندوستان وزابلستان سے باہر نکلے کے اقسام مین چنار اور
چہ بہت میوون مین زرد آلو شفتالو اخروٹ لیکن خودرو پر میوہ توڑنے
کی رسم کم اسپ و شتر و گاؤمیش و جانور شکاری نہ تہوڑے نہ
بہت بکری اور خرگوش کی کثرت ؛
القصہ کشمیر ایک ملک دلکشا اور باغ پر فضا ہر موسم مین وہان بہار
رہتی ہے اور ہوا باغ رضوان کی سی بہتی ہے پانی وہانکا خوشگوار
ہر گلزار مین جاری انہار و آبشار گل رنگ برنگ کے ہزارہا خصوصاً گلاب
و بنفشہ و نرگس خودرو صحرا صحرا غرض اوس ملک کی طرفہ بہار و عجایب
خزان ہے فی الحقیقت وہ سرزمین باغ بوستان و لایق دوستان
ہے سوائے شاہ آلو و شہتوت میوے بہت ہوتے ہین خربوزہ
تربوز سیب شفتالو زرد آلو نہایت لذیذ و لطیف انگور اگرچہ کثرت
سے ہوتا ہے لیکن اکثر بے مزہ و کثیف باوجودکہ شہتوت کے
درختون کی بہتایت ہے پر ثمر اونکا کم کہاتے ہین مگر اونکے پتے
ریشم کے کیڑون کو کہلاتے ہین خورش وہانکے باشندون کی
پہلی خشکہ بلکہ باسی بیشتر اور ساگ پات اہتمام سے چنانچہ اوسکو

سکھا بہی رکہتے ہین ہرچند کہ وہان کی بہتایت ہے پر اچہا کم ہوتا ہے
گیہون بہی نہٹ چہوٹا سیاہ تسپر قلیل اور مونگ وہانکے باشندے
کم کہاتے ہین. چنا اور جو تو نظر ہی نہین آتے زمین وہانکی سیلابی
اور مرطوب جوتنے کے لئے نہایت خوب باوجود خلقت کی بہتایت
کے اور وجہ معیشت کے قلت کے چوری اور گدائی وہان نہین ساکن
وہانکے بیشتر کثیف الاوقات چنانچہ ایک جامہ شالی ہمیشہ پہنے رہتے
ہین ولیکن قابل دینداری و دینداری مین کامل یہہ غلط ہے. کہ سب
کے سب نیک ظاہر و بد باطن ہوتے ہین مگر اچہے کم اور بُرے
بہت پہ اونٹ اور ہاتہی وہان نہین ہوتا ہان ٹانگن کثرت سے اور
نہایت زور آور چالاک رہوار گریوہ گذار لیکن گائین سیاہ رنگ پر
دودہ اونکا نپٹ گاڑہا چکنا اور ایک قسم کی بہیڑ وہان ہوتی ہے
لوگ اوس شہر کے اوسکو ہنڈو کہتے ہین گوشت اوسکا نہایت
لذیذ اور خوش ذایقہ اور داد و ستد نقد کی بہت کم راہین آمد شد
کی ہندوستان مین اور اوسمین چہیس لیکن بہنبر و پہلی ہوکر جانا بہت
وہان اتنا تفاوت ہے کہ پہلے نزدیک تر اور کئی شعبے رکہتی ہے مگر
آمد و رفت لشکر کی پرپنجال کی طرف سے احیانا اگر وہانکے پہاڑ پر
کوئی بیل گہوڑا ذبح کرے وہین آندہی اور برف بکثرت نمود ہو پہر
برف بہت سی پڑی یا مینہہ برسے ۔

طول اس صوبے کا قیر سے لیکر کشن گنگ تلک ایک سو بیس کوس

اور عرض اسّی کوس لیکن آئین اکبری مین پچیس کوس لکھا
ہے شرقی اوسکے پیرستان وچناب شرقی وجنوبی باانہان
اور جمّو کا پہاڑ شرقی و شمالی تبّت کلان غربی پکہلی و دریاے
کشن گنگ غربی وجنوبی ولایت کہکر غربی وشمالی تبّت خورد چوگرد
پہاڑ متعلق اسکے چہیالیس محال آمدنی بارہ کروڑ باسٹہہ لاکہہ
پچاسی ہزار دام علاوہ اسکے دو ہزار چار سو کلگی کے پرہی
اس صوبے کے مداخل مین ہین ؛

صوبہ کابل

کابل قدیم شہر ہے نہایت خوب وخوش آب و ہوا پشنگ
بن توز بن فریدون نے اوسے آباد کیا اور اوسکو آباد
ہوئے عالمگیر کے سن چہلم جلوسی تک دو ہزار اور ایک سو
برس کچہہ اوپر گذرے قلعہ اوسکا نپٹ استوار پائدار اور اندر کا
قلعہ ایک چہوٹے سے پہاڑ پر اوسپر مشرف ایک اور پہاڑ نام
اوسکا حصار عقابین اور بعضے کوہ صفا ہی اوسکو کہتے ہین
لیکن بلدۂ مذکور کے بعضے سیّاحونکی زبانی یون سنا ہے کہ وہ
پہاڑ قلعہ اول کی عمارت پر مشرف ہے غرض دامنی مین اوسکے
باغ و گلزار اکثر خصوصًا باغ شہلالہ کہ بابر بادشاہ نے نوسے
پچیس ہجری مین بنایا تہا پہر قریب اوسکے جہانگیر نے باغ جہان آرا

سن ایک ہزار سولہ ہجری مین بنیاد کیا اور لب دریا گذرگاہ مین
مقبرہ بابر کا اور ہندال مرزا اور سکے خلف کا سوائے اسکے محمد حکیم مرزا
ابن ہمایون کا بھی تعمیر ہوا ہے ؛
اور اوس شہر کے نواح مین دو دریا ہین ایک الندر سے آکر باغ
شہر آرا اور جہان آرا و شہر کے گلی کوچون سے گذرتا ہے
نام اسکا جوے خیابان اور دوسرا غزنین و لوہگڈہ سے آکر وہ
یعقوب کے پاس ہوتا ہوا لاہوری دروازے کے آگے جا نکلا
نام اوسکا جوے پل مستان پانی اوسکا شفاف و خوش ذایقہ بلکہ
بعضی بیماریون کے واسطے مشربت شفا ؛
تومان دامنہ کوہ خورد کابل بھی اوسکو کہتے ہین پھول پھل اوس مین
رنگ برنگ کے خوشبو و خوش رنگ خوش مزہ کثرت سے ہین
خصوصًا لمغان و کاہدرہ و فرزہ و استرغج و استالف وغیرہ قابل
دید و لایق سیر چنانچہ سلاطین اکثر اوقات وہان سیر کیا کرتے
تھے اور دیر دیر رہا کرتے تھے ؛
بلخ کی طرف تومان غورربند ایک قریہ ہے وہانکے لالہ کی رنگت کو لعل
نہین پہونچتا اور ریاحین کی بو باس کو عطر نہین لگتا غرض لالہ وہان
بنفشہ سی قسم کا ہوتا ہے چنانچہ ایک قسم تو گلاب کی باس رکھتا ہے
بنابر اسکے لالہ بویا اوسکو کہتے ہین اور کان لاجورد و نقرہ بھی وہانسے
قریب ہے سوائے اسکے ایک ریگ زار ہے نام اوسکا خواجہ ریگ روان

گرمیون مین وہانسے ڈہول اور نقارے کی آواز آتی ہے اور لم اوسکے جانے
نہین جاتے یہی مقام لشکر توران کے روبرو اور حدود بلخ کے سامنے گویا
ایک دیوار مستحکم ہے ؛

تومان ضحاک و تومان بامیان یعنے یہہ دو نو مقام قدما کے آثار و نشان
سے ہین اور اس نواح کے پہاڑون مین کہود کر بارہ ہزار سردابے
بناکر گچ و نقاشی اونپر کی ہے سابق اسمین جاڑون مین وہانکے لوگ
اپنا مال و اسباب اونمین رکہہ کر دلجمعی سے اوقات بسر کرتے تہے
لطف یہہ ہے کہ ایک سردابے کے بیچ تابوت مین ایک شخص مانند خفتگان آرام
سے سوتا ہے کہتے ہین کہ چار سو برس سے کچہہ اوپر ہوے کہ چنگیز خان کے
عہد مین یہہ بزرگ شہید ہوا تہا ابتک اعضا اسکے جونکے توں ہین
اور مقام اسکا زیارت گاہ ؛

راقم نے بہی سوائے اسکے ایک عجیب و غریب نقل آقا محمد تاجر اصفہانی
سے اس تومان کی سنی ہے اتفاقاً وہ بزرگ سن بارہ سے بیس مین
کلکتے کے بیچ وارد ہوا تہا احیاناً حقیر سے اور اوسے ایکدن ملاقات ہوگئی
بعضے بلاد کا بہی مذکور درمیان آیا جب کابل کا ذکر نکلا تاجر موصوف کہنے
لگا کہ سابق اسسے ہم کبہی شخص شہر مذکور کیطرف جاتے تہے ناگاہ تومان
ضحاک کی سمت جا نکلے جب قلعے سے کے متصل پہونچے اندر گئے جا بجا مکانات
اوسکے ٹوٹے پائے بلکہ کتنی دیوارین بہی لیکن ایک پتہر کا انداز انہایت کلان
پر خشک بے آب جون کا تون دیکہا اوسپر جا کہڑے رہے اسنے مین نگاہ

ہر ایک کی جو اپنے اپنے کپڑون پر پڑی اونکو زمرد سے بہی زیادہ سبز دیکہا
حالانکہ سفید تہے جب قلعے سے باہر نکلے پہر جیسے کے تیسے ہو گئے اگر یہہ اثر
طلسم سے ہون تو کچہہ بعید نہین الغیب عند اللہ ؛

تومان غزنین ایک قریہ ہے زابل بہی اوسے کہتے ہین اگلے زمانے مین سلاطین
خراسان کی تخت گاہ تہا خصوصا سلطان ناصر الدین سبکتگین و سلطان محمود غزنوی
و سلطان شہاب الدین غوری کی اور حکیم ثنائی بہی وہین مدفون ہے بلکہ اکثر اولیا
اسی طبقے مین آسودہ ہین جاڑے کی شدت اور برف کی کثرت کے سبب اوسکو
برابر بہر زمہریر و سمرقند کے جانتے ہین اثر دہات بہی اوسکے اطراف مین بہت پیدا
ہوتا ہے چنانچہ ہندوستان مین بہی وہین سے جاتا ہے نزدیک اوسکے ایک
چشمہ ہے اگر بول اوسمین پڑے تو ابر و برف کے آثار نمود ہو وہین غرض
یہہ مقام قندہار کی حد سے قرب رکہتا ہے اوسیکو دروازہ ایران کا کہتے
ہین ؛

لوہگڑہ افغان نشین ہے نزدیک اوسکے بادہ خواب شبجینہ ایک چشمہ ہے
کہ گنگا اوسکو کہتے ہین لیکن کتب ہندی مین نام اوسکا لوہارگل لکہا ہے
ہندو اوسکو بڑا تیرتہہ جانتے ہین روز معین وہان بہی بڑی بہیر بہاڑ ہوتی
ہے پانی اوسکا بہی گنگا کی مانند اگر مدتون باسنون مین رکہے بدبو کبہی نہین
نہین ہوتا ؛

تومان مندرا اور وعلی شنگ کافرستان کی طرف ہے اور وہانکے ساکنین
کو کافر کہتے ہین اوس جگہہ قبر حضرت نوح علیہ السلام کے باپ کی ہے

نام اوس بزرگ کا لام اور بعضے لمک بہی کہہ گئے ہین ازبسکہ وہانکے
باشندے کاف کو غین سے بدلا کرتے ہین اسلئے لمغان اکثر کے
زبان زد ہے ؛
تومان نجراد ایک مقام ہے چلغوزہ وہانکا مشہور لطف یہہ ہے کہ اوسکو
وہان بجاے چراغ جلاتے ہین چنانچہ روشنی اوسکی نہایت نورانی ہوتی
ہے اور اوسکے اطراف مین ایک جانور ہے اوسکو روباہ پران کہتے ہین
لیکن اپنے مسکن سے ایک دو اڑان سے زیادہ نہین اڑتا اور ایک چوہا ہی
وہان مشکبو ہوتا ہے ؛
تومان نیک نہار ایک مقام ہے دارو غہ نشین اگلے زمانے مین آدینہ پور
مشہور تہا اکبر کے وقت مین جلال آباد کہلایا آبادی اوسکی دریاے
نیلاب کے کنارے میوے اوسمین اکثر ہوتے ہین لیکن انار وہانکا لاثانی
ہے اور دو کوس وہانسے باغ صفا کہ چار باغ کر مشہور ہے اور اوسی
نواح مین باغ وفا بہی ایک یادگار بابر بادشاہ نہایت پرفضا و دلکشا
ہے بیدانہ انار وہانکا بے نظیر ہے غرض اوس مقام مین برف
نہین پڑتی اور ٹہنڈ بہی چندان نہین ہوتی وہانسے کافرستان بہی قریب
ہے ازبسکہ وہان کافر رہتے ہین اس لئے بہی نام اوس کا ٹہر گیا ؛
تومان بجور جانب کاشغر قلعہ وہانکا حاکم نشین قدیم سے ہے اور
ہوا گرمی مین زیادہ گرم اور سردی مین بیشتر سرد لیکن تمام نواح مین
کیا جنگل کیا پہاڑ افغان ہی بستے ہین مگر قلعے کے اطراف مین سکونت

سکونت مغلون کی ہے لیکن وے اپنے تئین عرب جانتے ہین اسطرح
سے کہ سلطان سکندر رومی جب اودہر سے گذرا تو اپنے خویش و
اقربا وہان چہوڑ گیا تہا چنانچہ عالمگیر کے عہد سلطنت تک اونکی اولاد وہان
رہتی تہی اور افغانون پر بہی اوسکا غلبہ تہا اب خدا جانے ہے کہ نہین
غرض یہہ مقام پچیس کوس طول مین اور دس کوس عرض
مین ہے ٭

تومان سواد یہہ بہی کاشغر کی طرف ہے بہت سے درے اوس سے
علاقہ رکہتے ہین جاڑا گرمی وہان بہت نہین لیکن برف بہت پڑتی ہے
پر صحرا مین دو تین دن سے زیادہ نہین رہتی مگر پہاڑون پر سال کے
سال جاڑا بہار کا موسم برسات کی رت ہندوستان کی سی پہول توران
وہند کے وہان اکثر بنفشہ و نرگس خود رو صحرا صحرا میوۂ خودرستہ
بہی علے ہذا القیاس لیکن شفتالو و ناشپاتی وہان کی مشہور بلکہ بازوجرہ
شاہین بہی وہان اچہے سے اچہا بہتم پہونچتا ہے اور کان آہن بہی
اوسکے طراف مین ہے ٭

قصبہ منگلور حاکم نشین ہے ساتہہ اسکے اوس تومان کا طول چالیس
کوس کا اور عرض پندرہ کوس لیکن فقط یوسف زئی اوسمین
رہتے ہین ٭

تومان بگرام مشہور بہ پیشاور ہندوستان کی سمت ہے انگور شفتالو
خربوزہ وہانکا طوران کا سا اور گرمی جاڑا بسنت رت برسات

ہندوستان کی سی چانول وہانکا مشہور ہے فی الواقع ہندوستان
مین ایسا کہین نہین ہوتا خصوصًا سکھداس بلکہ اقسام کے غلّے کی
بہتایت اور زراعت کی کثرت وہان رہتی ہے غرض یہہ توران
سب کا سب مسکن افغانونکا ہے خصوصًا مہمند وغیرہ لیکن مالگذار ہین
بغی نہین ٭

پیشاور قدیم شہر ہے کتب قدیم مین اوسکو پرشاور اور فرشاور
بھی لکہا ہے نزدیک اوسکے گورکہتری ایک پرستشگاہ جوگیونکی مشہور
تھی شاہجہان کے وقت مین مسمار ہوئی لیکن پانچ تیرتہہ اور نپٹ
دلکشا وہان عالمگیر کے عہد تلک تھے بیشتر جوگی سنیاسی بیراگی
سواے انکے اور بہی اتیت وہان ایک تالاب کے گرد حویلیان بنہکین
اپنا بنا رہتے تہے ٭

توران بنگشات ملتان کی سمت واقع ہے آبادی اوسکی وسعت کے
ساتہہ لیکن پٹہانونکی قومین اوس دیار مین اکثر ہین زراعت یہی کثرت
سے ہوتی ہے خصوصًا وہان اسقدر کہ اور اطراف مین نہی جاتا ہے
سواے اسکے کان نمک وآہن بہی اوسکے نواح مین ہے القصہ جاڑا
اس صوبے مین بہت پڑتا ہے لیکن بے گزند اور گرمی ایسی کم کہ بدون
اوڑہے سونہ سکے برف توران کی مانند کثرت سے پڑتی ہے لیکن
میدانون مین چار مہینے اور پہاڑون مین ہمیشہ رہتی ہے غرض موسم
بہار نہایت طراوت وشادابی کے ساتہہ پہول رنگ برنگ کے

بیشمار میوے گوناگون خوشگوار اگرچہ انگور کے بہت اقسام ہین پر
صاحبی و حسینی و قندہاری اور ہی لطف دمزہ رکہتا ہے اور زردآلو کے
اقسام مین محمودی و قیسی و مرزائی خربوزہ نہین کوک نبات و ماہتابی و شاہپسند
وعشری و دودہ چراغ نہایت لذیذ و خوش ذایقہ اور غلّے کے اقسام مین
جو گیہون زیادہ لیکن جو زراعت کہ ندی نالون سے متعلق ہے اوسکا تیسرا حصہ
سرکار مین داخل کرتے ہین اور کاریزی سے دسوان انگور و بادام
سے بہی کچہہ نقد بطریق تحفہ لیکن سردرختی کا حاصل معاف اور کسم کے
پہولون کے حاصل سے قدرے قلیل بہی نہین دیتے مگر اوسکے بیجون سے
تیسرا حصہ باشندے اوس ملک کے سمرقند و بخارا کے ساکنون کی مانند
پرگنے کو جسمین محالات و قریات شامل ہون تومان کہتے ہین باوجود
اسکے ساکن اس صوبے کے گیارہ زبان جانتے ہین ہندی و فارسی
و مغلولی و ترکی و افغانی و پشتوی و پراچی و گبری و برکی و لمغانی و عربی
اور مغل خاص نواح کابل مین رہتے ہین لیکن حاکم کے آگے دست بستہ
حاضر اور مالگذاری مین بے عذر طرفہ تر یہہ ہے کہ عورتین انکی مردون پر
غالب چنانچہ نکاح کے وقت منجملہ مہر ایک امر محال لکہوا لیتی ہین کہ مرد
اوسکے عہدے سے کبہو نہ نکلے یہہ شیوہ صاحب عصمت بیبیون بردہ نشینون
کا ہرگز نہین سوائے اسکے اپنے طور پر باغون کی سیر کو اور حمام مین
نہانے کے لئے جاتیان ہین خاوند کو اصلاً و مطلقاً خاطر مین نہین لاتیان
صاحب خلاصۃ التواریخ لکہتا ہے کہ مینے بعضی رنڈیون کو دیکہا ہے کہ ایک

خصم کو چھوڑا اور وہین دوسرا کر لیا غرض اپنی مدت عمر مین پندرہ
بیس خصم تک کر لینا اونسے دور نہین ٭
قصہ کوتاہ اس جمعیت مین کثرت ہزارا اور افغان کی بہت ہے لیکن
ہزارا مغل اپنے تئین اولاد چغتائی خان بن چنگیز خان کی جانتے ہین
اور غزنین سے تا قندہار تو تمیدان سے تا حدود بلخ مسکن و شوارگذار
وجبال پیچدار مین رہتے ہین اکثر مکان اونکے بادشاہون کے محل
سے خارج اور حاکمون کے احاطۂ حکومت سے باہر اور افغان اپنے
تئین بنی اسرائیل کی اولاد کہتے ہین انکی جد بزرگ کا نام افغان تہا
اوسکے تین بیٹے ایک کا نام سرین دوسرے کا غرغشت تیسرے
کا بٹنی ان تین کی اولاد بکثرت ہوئی اور ہر ایک اپنے جدّ و آبا کے نام
سے مشہور ہوا الوس ترینی بیچ میانہ خرسین شرانی اور مرکاسی
جمند خویشگی کتانی محمد زئی یوسف زئی خلیل ہمند واؤدزئی گگیانی
برکلانی اپنے نسب کا سلسلہ سرین کو پہونچاتے ہین اور سورانی
جیلم ورک زئی آفریدی جگتانی خٹکی کرانی کاکری عبدالرحمانی عربانی
تارن غرغشت کو اور شیرزاد خضرخیل غلزی لودی نیازی لوہانی
سوری سروانی اکوزئی بٹن کو اور قومیت انہین کی اولاد ہین ٭
الغرض یہہ سب قومین دریاے سندہ سے کابل تلک سو کوس کے
عرصے مین اور قندہار و ملتان کی حدون سے تا سواد کہ حدود کافرستان
و کاشغر سے ملا ہوا ہے تین سے کوس تلک بستے ہین اور اشخاص

اسکے کوہسار و شوار گذار کے اڑنے سے بادشاہی امرا کے آگے
سر نہین جہکاتے بلکہ کچہہ روپے صوبے دار سے بطریق انعام اور
مسافرونسے گہوڑے اونٹ بیچے بطور راہداری کے لیتے ہین باوجود
اسکے کبہی کبہی مال و اسباب کاروان وغیرہ کا لوٹ بہی لاتے ہین اور
ایسے ویسے مسافرون کو پکڑکر غلام بناتے ہین بلکہ بعضے اوقات بیچ بہی
ڈالتے ہین غرض اور اقوام مین چور کمتر ہوتے ہین اور افغان سب کے
سب چور اور مٹہہ مرد بطف یہہ ہے کہ تمام شہر کابل اونہین سے
متعلق ہے اور پشاور سے تین راہین کابل کو جاتی ہین ایک راہ بنگشات
کی پر دو روز دراز سوائے اسکے رستے بہی اوبہت لشکر اودہر سے
بہت رنج کہینچکر منزل مقصود کو پہنچتا ہے دوسرے کہرپے کی مگر
جلال آباد پہونچکر شاہ راہ ملتی ہے یہہ بہی دروںکی تنگی نشیب و فراز
کی صعوبت پانی کی قلت افغانونکی لٹس سے خالی نہین تیسری راہ
علی مسجد و خیبر کی چشمۂ جمرود سے دہکے تلک نیلاب کے کنارے
درہ سے اٹہارہ کوس لیکن درۂ خیبر سے دو کوس تک بہ سبب
نشیب و فراز کے بدشوار بہی ہوتی ہے پر بہ نسبت اور راہون کے
سہل چنانچہ آمد و شد لشکرونکی اور کاروانونکی اسی راہ سے ہے
خصوصًا دہکے سے تا بلہ بتیس کوس تلک نہایت ہموار اور بلے سے
تا کابل چالیس کوس بہی چندان دشوار نہین ہر چند ٹیلے رستے مین پڑتے
ہین پر مسافر بہت تصدیع نہین کہینچتا۔

قصہ مختصر کابل کے چار طرف گہاٹیان ہین بنابرا سکے فوج غنیم کی ایکا ایکی آنہین
سکتی اور دفعتہ ملک مذکور کو قبضے مین لا نہین سکتی اگرچہ یہہ صوبہ چندان
حاصل نہین رکہتا لیکن عقلمندون کے نزدیک دروازہ ہند کا ہے اسلئے سب
سرکار والا سے دہانگی سپاہ کے لئے مبلغ خطیر پہونچتے تہے کہ ہر ایک
سپاہی و سردار گذران اپنی بخوبی کرے اور کسی وجہ سے تصدیع نہ پہونچے
کیونکہ بسبب اسکے ایران اور توران کی فوجین مملکت مذکور پر آنہ سکتی
تہین سنا ہے کہ اگلے زمانے مین کابل جو ایک بادشاہ کے قبضے
مین آگئی تہی تو پنجاب بہت آباد ہوئی تہی اور ہندوستان ماہون طول
اس صوبے کا اٹک بنارس سے ہندوکوہ تلک ڈیڑہ سو کوس عرض فزاباغ
قندہار سے تا چنان سوا سو کوس مشرق رو اسکے دریاے سندہ
مغرب یخ غور شمالی اندراب و بدخشان و ہندوکوہ جنوبی فرمل و نغز
اور گرداگرد پہاڑ زمین مسطح و ہموار بہت کم لیکن کہیتیان سب جاگہہ
سرکارین آٹہہ اور چہتیس تومان آمدنی بارہ کروڑ پینسٹہہ لاکہہ اور
بیس ہزار دام بالجملہ لیکن ایک مدت سے کابل و کشمیر مین شاہ درانی
کا عمل ہے اور لاہور مین سکہون کا چنانچہ بالفعل کہ سنہ بارہ سے بائیس
ہجری مین صوبہ مذکور کا حاکم رنجیت سنگہ ہے اور سنہ بارہ سے اٹہارہ
ہجری سے صوبہ اکبر آباد و شاہجہان آباد مین بموجب مرضی ظلّ اللہ
شاہ عالم بادشاہ صاحبقران عالیشان نے عمل کر لیا سابق اس سے
مہاراجا دولت رام سیندہیا بہادر کا تہا چنانچہ جرنیل لیک بہادر دام

اقبالہ نے اوسکے سرداروں کی لڑائیان ماربن بلکہ فتحے بہی اونسے
چہین لئے اور اسی سنہ سے صوبہ اوڑیسہ بہی موالیان کمپنی بہادر دام ظلہم
کے قبضے مین آیا آگے اسکے رگہوجی بہونسلے کا اوسمین عمل تہا وہانکا بندوبست
کرنیل ہاکٹ بہادر نے کیا ؛

قصہ مختصر ولایت ہندوستان ایک مدت سے طوائف الملوک ہے جس شخص
کے جو ملک ہاتہہ لگا اوس نے اوسپر قبضہ کر لیا بادشاہ کا کسی نے
پاس نہ کیا ہان ایک صاحبقران عالیشان نے اطاعت و خدمت ترک نہین
کی چنانچہ اب بہی کہ سنہ بارہ سے بائیس ہجری مین اورنگزیب شاہ ابن
شاہ عالم بادشاہ ہنے فی الجملہ اوسکی بندگی بجالاتے ہین اور اطاعت
سے ہاتہہ نہین اوٹہاتے القصہ تہوڑی سی کیفیت جب ہندوستان
کی اور صوبجات کی لکہنے مین آئی اب تہوڑا سا احوال اس دیار کے بادشاہون
کا بہی ابتدا سے پانڈون سے لکہنا ضرور ہوا کہ ناظرین کے واسطے ایک تحفہ
معقول ہو ؛

آرایش اول ہندوستان کے راجاؤن

کے احوال مین راجا جدشٹر سے لیکر راجا پٹہورا تلک

ہندی تاریخون کی کتابون سے خصوصًا مہابہارت سے کہ بڑی تاریخ اور بہت
معتبر ہے یون معلوم ہوتا ہے کہ سلطنت ہندوستان کی آغاز آفرینش
سے پانڈون اور کورون کے خاندان مین ہوتی آئی ہے اونکے ہی آبا

واجدادنے ملک لیئے ہین اور جابجا عمل کیئے ہین جب نوبت سلطنت کی
راجا بیجبر بیرج کہ پانڈون کا دادا تہا پہونچی اوسنے بہی موافق دستور
اپنے اجداد کے عدل و انصاف مین اوقات گذاری آخر بیکنٹہہ باسی
ہوا اور کوئی اوسکی اولاد سے نہ رہا کہ کاروبار سلطنت کے جاری
کرے اور بادشاہت کو رونق بخشے تب ارکان دولت نے
آپسمین مشورت کی کہ سوامی بیاس دیو سے التجا کیجئے اور راجہ کی
عورت کو اوسکی خدمت مین دیجئے تا لڑکے پیدا ہون اور سلسلہ
سلطنت کا اس خاندان مین باقی رہے ؛
القصہ پہلی عورت اسکی پیکر مہیب کے دیکہنے کی تاب نہ لائی اوسنے
اپنی انکہین بند کر رکہین اس جہت سے اوسکے لڑکا اندہا پیدا ہوا نام
اوسکا دہرتراشٹ رکہا اور دوسرے اوسکے جمال کی چمک دیکہہ
سہم کر زرد ہوگئی تہی وہ لڑکا ایسا جنمی کہ تمام بدن اوسکا زرد تہا نام
اوسکا پانڈہوا تیسرا حرم کے پیٹ سے پیدا ہوا نام اوسکا بدر ٹہہرا لیکن
سب سے بڑا اندہا تہا اور چہوٹا کنیزک زادہ اس سبب سے سلطنت
منجہلے کو ملی بجہا ہوا چراغ اوس گہر کا پہر روشن ہوا اور مرجہایا پہول باغ
سلطنت کا دوبارہ کہلا غرض راجہ پانڈ تلوار کے زور سے اور
شجاعت کی قوت سے سب دشمنون پر غالب ہوا اور ملکون پر اوسنے
قبضہ کیا بزرگون کے نام کو جلادی اور بڑون کی بات رکہہ لی لیکن بسکہ
شکار دوست تہا روز جنگلون مین شکار کہیلنے جایا کرتا ناگہان کیا دیکہتا ہے

کہ ایک ہرن اور ہرنی جفت ہو رہے ہین وہین تاک کر ایسا تیر مارا کہ ہرن
اپنی مادہ سے جدا ہوکر زمین پر گر پڑا اور وہ ہرن نہ تہا بلکہ وہ ایک منی رشی
تہا کہ اوسکے قالب مین آیا تہا ؛
القصہ حالت نزع مین اوس نے یہہ کہا کہ خدا سے امید رکہتا ہون کہ تجکو یہی
اسی حالت مین موت آوے اور تیری جان نکل جاوے راجا اس سانحہ سے
بہت مغموم ہوا کہ تیر شست جستہ کا اور کار دست رفتہ کا چارہ نہین اپنے
مرنے کی اوسکو یقین ہوگئی بنابرا سکے سلطنت کو جنگل مین جاکر ریاضت و
عبادت مین مشغول ہوا لیکن بے اولادی سے کمال غمگین رہتا دونو جو
روئین بہی اوسکی اس حالت مین ساتہہ تہین ایک روز پہلی جورو
سے جسکا نام کنتی تہا کہا کہ جو کوئی لاولد مرتا ہے دوزخ مین جاتا ہے
ہمارے دین مین جایز ہے کہ جو کوئی فرزند نہ رکہتا ہو تو برہمن سے اس
بات کی درخواست کرے اور فرزند بہم پہونچائے چنانچہ میرا باپ جو بے
اولاد مرا تب ارکان دولت نے اس بات کی درخواست بیاس دیو سے
کی بنابرا سکے میرا تولد اور میرے بہائیون کا بیاس دیو سے ہے یہہ
سنکر اوسکی عورت نے جواب دیا اگر مین آتش تیز سے جلونگی تو بہی بیگانے
مرد سے ہم صحبت نہونگی مگر ایک بڑی ریاضتی سے مینے ایک منتر سیکہا ہے
کہ علام ملکوت مین سے جس فرشتے کو چاہون بلا کر پیش رکہون الون
اور لڑکا جنون راجا اس بات کو سنکر نہایت خوش ہوا اور
اجازت دی وہین وہ عورت خلوت مین گئی اور راجا دروازے پر

آیہا کہ کوئی انسان وہان پہنچنے نہ پاوے بلکہ کوئی ذی حیات بہی نہ
آوے ندان وہ عورت وہانسے حاملہ نکلی اور راجا کو یہہ خوشخبری
دی جب نو مہینے گذرے تب ایک لڑکا خوبصورت توانا جنی نام اوسکا
جڈشتر رکہا دوسری بار اوسکو پہر اوسیطرح پیٹ رہا اور ایک لڑکا
زبردست قوی ہیکل پیدا ہوا نام اوسکا بہیم سین رکہا لیکن اوسکی
پیدایش کے دن طرفہ ایک سانحہ درپیش آیا کہ ایک شیر مہیب
اوس جنگل مین نمود ہوا لوگ اوسے دیکہکر مارے خوف کے چلاّئے
کنتی ڈرکر بے اختیار اوٹہہ کہڑی ہوئی بہیم سین اوسکی گود سے ایک
بڑے پتہر پر گر پڑا وہین اوسکے صدمے سے پتہر پاش پاش ہوگیا
دیکہنے والے متعجب ہوئے راجا نے جانا کہ یہہ لڑکا بڑا شزور ہوگا
تیسری مرتبہ اسیطرح ارجن کو جنا اوس وقت آسمان سے یہہ آواز
آئی کہ جیسے عالم علوی کا راجا اندر حکمران ہے عالم سفلی مین ویسا ہی
یہہ لڑکا ہوگا اور لڑائی مین کوئی اسکا سامنا نہ کرسکے گا بعد اسکے دوسری
جورو ہی نکل اور سہدیو کو توام جنی ؛

الغرض یہہ پانچون بہائی حسن وخوبی و بہادری مین بے نظیر تہے راجا
پانڈان سمیت جنگل مین رہتا تہا اور سلطنت ہستناپور کی دہرتراشٹ
اوسکا بڑا بہائی کرتا تہا القصہ اوسکی بہی جورو کو پیٹ رہا پر دو برس کے
بعد ایک مضغۂ گوشت اوسکے پیٹ سے نکلا لیکن فولاد سے بہی سخت تر
تہا وہ بہچک رہ گئی چاہتی تہی کہ اوس لوتہڑے کو پہینک دیوے کہ اوسیوقت

بیاس دیو آحاضر ہوا اور کہنے لگا زنہارا سکو ضایع نہ کیجو کہ اس سے تجھ بیٹے
زور آور نامور پیدا ہونگے تم اسپر ٹھنڈا پانی چھڑکو جو ہین چھڑکا وہین
اوسکے سو ٹکڑے ہوگئے پھر ہر ایک کو ایک ایک کوزے مین تیل ڈالکر
احتیاط سے رکھہ چھوڑا جب دو برس گذرے اون کوزون کو کھولا ہر کوزے
سے ایک لڑکا نکلا سب سے بڑا ور جودہن تہا جس وقت کہ وہ کوزے
سے نکلا گدہے کی مانند زمین کھود کر رینگنے لگا اوسکی آواز سنکر گدہے
اور گیدڑ زمین پر کرگس اور کوّے ہوا مین فریاد کرنے لگے اور ہوا غبار
آلود ہوگئی یہہ حالت عجیب دیکھکر نظارگی حیران رہ گئے سوائے اون
سو لڑکون کے دوسری جورو سے ایک اور لڑکا جو جو تسو نام پیدا ہوا
لیکن ورجودہن کہ اون سب سے بڑا تہا اوسکے بدن پر تلوار تیر گولی
بلکہ کوئی حربہ اثر نہ کرتا تہا کیونکہ روئین تن تہا اور شجاعت و قوت مین
یکتا آخر راجا پانڈ اوس منی کی دعای بد کے اثر سے ہلاک ہوا دوسری
جورو اوسکے ساتھہ ستی ہوئی بعد اوسکے جو منی اور تپشی اوسکے ہمسائے
تہے اونہون نے اوسکی پہلی جورو کو پانچون بیٹون سمیت ہستناپور مین
پہنچا دیا اکثر اشخاص نے تو اونکو راجا پانڈ کا بیٹا جانا اور بعضون نے
اس بات کو نہ مانا خصوصًا ورجودہن دہرتراشٹ کے بڑے بیٹے نے
بلکہ یہہ کہا کہ راجا پانڈ منی کی دعا بد کے خوف سے عورت سے صحبت
نہ کرتا تہا کیونکر اونکو اوسکے فرزند جانیے وہین غیب سے آواز آئی
کہ یہہ راجا پانڈ کے بیٹے ہین کہ بمندرت ملک کے وسیلے سے پیدا ہوئے

پہر ہوا سے اونکے سرون پر کیچڑ برسا تہا اسکے آواز نقارے اور
قرنا کی بہی آنے لگی ایک غوغای عظیم آسمان سے اوٹہا پہر تو تمام
ہستنا پور قائل ہوا کہ یہہ راجا پانڈ کے مقرر فرزند ہین اور بہیکم پتامہ کہ
انکے باپ کا چیلا تہا وہی شفقت سے انکی پرورش و تربیت پر متوجہ
ہوا چنانچہ بڑے بڑے پنڈت اور گنی انکی تعلیم کے واسطے مقرر کیے گئے
شاہرے بہی اونکے ٹہیرا وے از بسکہ پانڈونکی طینت قابل تربیت
تہی تہوڑے دنون مین بہت سے علم سیکہہ لئے بید پڑہے بلکہ فنون
سپہ گری کے بہی اکثر حاصل کئے یہان تک کہ نیزہ بازی و تیر اندازی
شمشیر زنی مین کامل ہوئے پر جدشٹر کہ سب سے بڑا تہا نپٹ
خوشخو اور راست گو بلکہ نیک صفات و خوش اوقات مشہور ہوا
اور منجہلا جسکا نام بہیم سین تہا فنون کشتی و گرز بازی مین طاق اور زور
و قوت مین یگانہ آفاق ہوا بڑے بڑے درختون کو جڑ سے اوکہاڑ تا کنجل
ہاتہیون کو دے دے پٹکتا دلاوری و زور آوری مین نظیر نہ رکہتا
تہا ؛

اور ارجن کہ ان دونو سے چہوٹا تہا علم تیر اندازی مین بڑے بڑے
استادون پر فوقیت لے گیا اور فن کماندازی کے نامورون مین نامی
ہوا آخرش ہفت اقلیم مین اوسکا چرچا پہیلا اور ملک ملک شہرا پڑا
یہان تلک کہ اوسکی مشق کی کتنی طرزون کا آپ موجد ہوا چنانچہ ایک تیر
پہینک کر اوس سے کتنے تیر نکالتا اور دشمنون کو مارتا اگر چاہتا تو اون

نیرون سے ایک پردہ سا بنا دو باران کا سدّ راہ کر دیتا اور جب ارادہ
کرتا تب ایک تیر سے اسقدر آگ نکالتا کہ ہر تر و خشک کو جلا دیتا کسی وقت
ینہہ آندہی سمیت تیرون سے برسا تا اور دشمنون کو خاک
مین ملاتا اجانا اگر اعدا کی طرف سے تیر آتے تو اونہین ہوا ہی پر اپنے نیرونسے
کاٹ دیتا سوائے ان باتون کے لڑائی کے میدان مین منتر کے زور
سے کبھو بلند کبھی پست گاہے فربہ گاہے لاغر دشمنون کو نظر آتا کسی
وقت ڈرانی صورت بنا کر نمودار ہوتا کسی ساعت نظرون سے چھپ جاتا
قصہ کوتاہ یہہ علم ملائک سے خصوصیت رکھتا ہے کہ تیر بہینک کر منتر ون
کی قوت سے ایسے ایسے عجیب کارنمایان دکھادین اور ایک عالم کو دریاے
حیرت مین ڈبا دین والا بشر کا یہہ حوصلہ کہان کہ اس عجائبات کا مظہر
ہو لیکن ارجن سے بعید نہ جانا چاہیے کہ وہ قدسی نژاد تہا ؛
نکل اور سہدیو بہی اوسکے سوتیلے بہائی فیل و اسپ وغیرہ کی سواری
مین استاد تہے ساتہہ اسکے طریقے نیزہ بازی و تیغ زنی کے
بہی اونکو یاد تہے ؛
غرض یہہ پانچون بہائی کسب و کمال مین کامل تر اور علم و فضل مین فاضل
تر تہے باوجود اسکے آپسمین یگانگی و یک جہتی اس مرتبہ رکہتے تہے
گویا خالق نے ایک جان کو پانچ ٹکڑے کر پانچ قالب مین ڈالا ہے
اور ایک روح کو پانچ جسم سے علاقہ بخشا ہے لیکن جیشٹر جو سب
سے بڑا تہا چارون اوسیکو اپنا سردار و مختار کار جانتے تہے اور

حکم اوسکا ہر ایک وقت مانتے تھے ؛

اور جو دہن بڑا بیٹا دہرتراشٹ کا اوصاف حمیدہ پانڈون کے دیکھہ دیکھہ اور سُن سُن آتش خصومت مین جلتا تہا خصوصًا بہیم سین کے زور اور قوت کے معاینے سے تو دہوان اوسکے ہر بن مو سے نکلتا تہا ازبسکہ دشمن کُشی سلطنت کا ایک طریقہ ہے پانڈون کے قتل کی تدبیر مین لگا چنانچہ بہیم سین کو سیر و شکار مین اوس نے کئی بار زہر کہلایا اور کئی مرتبے اوسکو سوتے پاکر ہاتہہ پانو باندہ گنگا مین گرایا لیکن فضل الہی جو اوسکے شامل حال تہا دشمن کا کچہہ چل نہ سکا اور وہ جون کا توں صحیح و سالم رہا دہرتراشٹ نے سب لڑکون مین جیشٹہ کو جو قابل پایا تہا بڑا ہونے اپنا ولی عہد کرکے امور سلطنت پر مختار کیا تہا اس سبب سے وہ جو دہن کے دل مین آتش رشک زیادہ بہڑکی آخر باپ کو کہلا بہیجا کہ مین جیشٹہ کی اطاعت کسیطرح نہین کرنے کا اور جو یہہ عرض پذیر نہوگی تو اپنے تئین ضائع کرونگا دہرتراشٹ نے بیٹے کی خاطر سے آدہی سلطنت حوالے کی اور جیشٹہ کو فرمایا کہ اپنے بہائیون سمیت برناوے مین جاوے درجو دہن کو جو دشمنی دلی تہی جیشٹہ کے جانے سے پہلے اپنے رفیقون کو بہیجا کہ وہان گوندرال چکٹ اور رستیون سے گہر بناوین جب کہ پانڈو اوس ملک مین پہونچین اور رہنے لگین تب قابو پاکر کسی وقت آگ لگادیوین تاوے سب کے سب جل کر راکہہ ہوجاوین اونہون نے موافق اوسکے حکم کے عمل کیا لیکن پانڈو وہان پہونچتے ہی اون کے مکر

وفریب سے جو واقف ہوگئے ایک سرنگ اوسکے گہر مین کھودرکھی اور
کسی رات اوس گہر کو آگ لگاکر نقب کی راہ سے نکل گئے پر ایک عورت کہ
نام اوسکا ہیل تہا اتفاقًا وہان آنکلی تہی وہ اپنے پانچون بیٹون سمیت جلکر
راکہہ ہوگئی مرجو دہن کے رفیقون نے جانا کہ وے ہی پانچون اپنے مان سمیت
جل بجے یہہ خوشخبری اوسے پہنچائی سنتی ہے اسکی بشاشت اوسکو
آگئی اور افسردگی جاتی رہی جب پانڈون نے اس جہلکے سے نجات پائی ایک
جنگل مین پہونچکر لباس ریاضت کا پہنا اور سیاحت اختیار کی جس تیرتہہ مین
پہونچتے پوجا کرتے جس جگہہ دیو ودکو پاتے جان سے مارتے جہان ارنے
گینڈے نظر آتے وہان شکار کہیلتے آخرکار کنپلے مین پہونچے راجہ دروپد وہان کا
راجا تہا بیٹی اوسکی نہایت جمیلہ وشکیلہ اونہین دنون جوان ہوئی تہی اور
جوبن پرچہی ہی بنابرا سکے راجہ نے اپنے بزرگون کے وتیرے پر اکثر راؤ
راجے بلواکر ایک مجلس نشاط کی ترتیب دی جسکو وہ لڑکی پسند کرے
اوسی کے ساتہہ اوسکو بیاہ دیوین ہندو دنمین اس طور کو سویمبر
کہتے ہین ؛
الغرض راجا نے ایک لنبی لکڑی پر سونے کی مچہلی باندہکر میدان مین اوسکو
کہڑا کیا اور ایک بڑی دیگ تیل سے بہری ہوئی نیچے اوسکے چولہے پر
دہرواوی ساتہہ اسکے ایک کمان بہی نہایت کڑی تیر سمیت پاس اوسکے
رکہواوی اور یہہ شرط کی کہ جو کوئی اس کمان کو کہینچکر ایسا تیر مارے
کہ مچہلی اس لکڑی پر سے دیگ مین آن پڑے اوسی کے ساتہہ اس لڑکی

کو بیاہ دون اور اپنی وامادی مین لون جتنے راؤ راجہ کہ اس ارادے پر آئے
تہے اوس میدان مین خیف ہوئے یہہ شرط بجا نہ لاسکے یہہ پانچون بہائی
بہی فقیرون کی مانند ایک کونے مین بیٹہے تماشا دیکہہ رہے تہے ارجن کے
جی مین جو کچہہ آیا تیر و کمان اوٹہاکر ایسا ہی ایک تیر مارا کہ وہ مچہلی لکڑی پر سے
جدی ہوکر اوس ویک مین آپڑی وہین راجا دروپد کی بیٹی دروپدی کو اوس جگل
سے لے گیا اور داغ حسرت کا اونکے طالبون کے دل پر دے گیا تماشائی
اوسکی زور آوری اور پہرتی دیکہکر بہچک رہ گئی کسیکو جرات نہوئی کہ اوسسے
مقابلہ کرے ؛

القصہ اوس لڑکی کے نصیبون مین بدا تہا کہ پانچ مردون سے اوسکا عقد ہو بنابر
اسکے پانچون بہائیون نے اپنی ما کے حکم موجب بیاہ کیا اور ستر ستر
دن کی باری مقرر کی یہہ خبر جو ہستناپور مین پہونچی کہ راجا پانڈ کے بیٹے جیتے
جاگتے ہین اور راجا دروپد کی بیٹی اونکے ساتہہ بیاہی گئی ہے دہرتراشٹ
نے اپنے ارکان دولت کی صلاح سے کچہہ لوگ بہیجکر اونکو بلا بہیجا اور بدستور
سابق آدہا ملک در جودہن پر بحال رکہا اور آدہا اونکے حوالے کیا لیکن
عرفین سے قول و قسم لئے کہ آپسمین ربط و اخلاص رکہین اونے جلے
ہین پر اونکو رخصت کیا اور فرمایا کہ شہر اندرپرست مین جمنا کے کنارے
جاکر رہین یہہ وہین جاکر مقیم ہوئے وہی ثانیا حال دلی کر مشہور ہوا ؛
قصہ کوتاہ راجا جدشٹر کاروبار ملکی و مالی مین لگا سوائے اسکے بقوت و تدبیر
و بزور شمشیر اکثر ملک لئے اور بہتیرے فرمان روایان کو زیر کئے جب سلطنت

Taj Tabir Foundation

نے اوسکی بہت رونق بگڑی اور دولت اتکت ہوئی راجسوجگ کہ
اوسکے آباو اجداد کو بہی میسّر نہوا تہا اوسنے بخوبی اوسکو اتمام کو پہونچایا اور
راجسوجگ ہندوونکی اصلاح مین ایک بڑی پیشاہے بیان اوسکا یون ہے
کہ انواع واقسام کے کہانے پکوا کر کئی ہزار برہمنون کو سونے روپے
کے باسنون سمیت بخشے اور پہنتین پڑہ طرح بطرح کی غذائین اور خوشبوئین
سوائے اسکے اجناس نفیس وبیش قیمت آگ مین جلائے پر عمدہ ترین اس
جگ کی شرطون مین یہہ شرط ہے کہ تمام روے زمین کے راجا
وہان جمع ہوون بلکہ سارے کام کاج اپنے ذمہ لیوین یہان تلک کہ پانی
بہرن باسن دہوون کہانے پکاوین پہر ایسا سامان اوسیکو مہیّا
ہو جو حاکم ہفت اقلیم کا ہو سو راجا جدشٹر کو خدا نے کیا تہا کہ تمام جہان
کے حاکم اوسکے محکوم تہے اس سبب یہہ جگ اوس سے خاطرخواہ
سرانجام ہوا اور اوسکا تمام روے زمین مین نام ہوا اور جو وہن بہی
اوس جگ کے کاروبار مین آکر اوسکا شریک ہوا تہا جب اوسکی سلطنت
کی یہہ کچہہ ترقی اور دولت مین اسقدر زیادتی دیکہی آتش حسرت اوسکے سینے
مین بہڑکی اور عداوت کہنہ گئی ہوئی نئے سر سے آئی اوسوقت نورخصت
ہوکر ہستناپور مین آیا اور رفیقون سے اپنے دل پر جو وہان گذری تہی
اوسے بیان کیا آخر جدشٹر کی بنیاد سلطنت اوکہاڑنے کے لئے اور
تمام دولت اوجاڑنے کے واسطے مشورت کرنے لگا یہہ بہی کہ مجلس
قمار کی مقرر کیجئے اور دغابازی کی چوپڑ بچہائیے تا ملک ومال اوسکا اس حیلے

سے ہاتھہ لگے ؛

قصہ کوتاہ اوسکو لطایف حیل سے بلوا بھیجا بعد ملاقات کے دیر تلک اختلاط
رہا پھر جوئے کا چرچا پھیلا اور ہار جیت کا بازار گرم ہوا جد شٹر کی قسمت مین
سرگردانی اور بھائیون سمیت پریشانی جو بدی تہی اوسکی دیدہ عقل کے آگے
پردہ پڑ گیا اور بھلا برا سوچنے سے رہ گیا باوجود اس عقل و دانش کے اونکی
دم مین آیا اور اپنے تئین وام تزویر مین پھنسایا آخر الامر تمام نقد و جنس و جواہر
و خزاین و دفائن ہار دیئے بلکہ جتنا اسباب سلطنت اور تجمل بادشاہت تہا
ایک نشست دشمن نے جیت لیا اور یہہ ہاتھہ جہاڑ بیٹھا اسپر بہی اکتفا نہ کیا کہیلنے
سے باز نہ رہا اسقدر بہوت ہوا کہ چارون بھائیون کو بعد اسکے اپنے تئین پھر
دروپدی کو نوبت بہ نوبت ہار گیا فی الواقع کاربد کا انجام بہی بد ہے یکی نقصان
مایہ دیگر شماتت ہمسایہ حیف ہے کہ ایسا نیک نام یون بدنام ہووے اور اپنا
مال و منال ناحق کہووے ؛ بیت تماشائی جتنے تہے چھوٹے بڑے
دہ گرداب حیرت مین یکسو پڑے ؛ اوسوقت وساسن درجودہن کا بہائی بد
طینتی و سنگدلی سے دروپدی کو جہونٹون سے گہسیٹتا اور اول فول بکتا اس
مجلس مین لایا حسب الامر درجودہن کے چاہتا تہا کہ ننگا کرے خدا کی درگاہ مین
مین اوس بنے اپنے ستر و پردے کے لئے دعا کی وہین مستجاب ہوئی چنانچہ
اوس بیحیا نے جو کپڑا اوسکے بدن سے اوتارا دوسرا فی الفور اوسکے تن
پر غیب سے موجود ہوا اسی عنوان دیر تلک وہ چہینا کیا اور داتا اوسکو دیا
کیا آخر اوس اینجا کہینچ سے ہاتھہ اوسنے کہینچا شرمندگی سے گریبان مین

منہہ ڈال لیا اس سے حاضران مجلس پر عجب حالت طاری ہوئی سبہون نے
مارے شرم کے اپنی انکہین موندلین اور درجودہن و ساسن کو اونکے رفیقون
سمیت سینکڑون باتین کہین لیکن وہ بیغیرت کچہہ خاطر مین نہ لایا اور افعال بد
سے ہاتہہ نہ اوٹہایا بلکہ یہہ بات ٹہیرائی کہ ایک بازی اور کہیلین اگر جدشتر
جیتے تو اپنا سارا مال و دولت سلطنت بلکہ جو کچہہ ہارا ہے سب کا سب پہیر لیوے
نہین تو بہائیون سمیت بارہ برس تک جنگلے مین گذران کرے نیر ہوین برس
بستی مین آوے لیکن چہپا رہے احیانًا اگر سال مہود مین نمود ہووے
تو پہر بارہ برس تلک بدستور بادیہ نشین رہے جدشتر کا تو شعور جانہی چکا
تہا اس شرط پر بہی کہیلا اور پہر ہارا بعد اسکے اپنے وعدہ پر بہائیون سمیت
دروپدی کو لئے مستعد بادیہ پیمائی کا ہوا اوس وقت کرن نام ایک شخص
پانڈون کا بڑا بدخواہ ہنسی سے بولا کہ اے دروپدی انکے ساتہہ کیون جاتی
ہے راجا درجودہن کی خدمت مین رہ وہ تجہے ایسے شخص سے بیاہ دیگا
کہ جو ئے مین تیرے تئین نہ ہاریگا پہر وساسن بہی تمسخر سے کہنے لگا کہ
اے جا پانڈ کے بیٹے خواجہ سراؤن کے حکم مین ہین ساتہہ انکے مت جا
اور ہم مین سے جسکو چاہے قبول کر کہ آسودگی سے تیری اوقات کٹے ؛
الغرض یہہ کم ظرف ایسی ایسی سبک باتین کہکر آپسمین ہنستے تہے اور وے
بچارے خجالت سے اپنے سر نیچے کئے تہے ؛ مگر بہیم سین نے
چاہا تہا کہ انتقام لے اور اون ہرزہ گویون کو خوب سی سزا دی راجا
جدشٹر نے اجازت نہ دی آخر ہستناپور سے نکلے اور جنگل کی راہ

لی کہتے ہین کہ اوسوقت بہونچال آیا اور رعد وبرق بدون ابر کے نمایان
ہوئے اور ایک تارا کمال ہیبت سے آسمان پر سے ٹوٹکر ہستناپور کے
اطراف مین پہرا صحرائی جانور بستی مین آئے گیدڑ بازارون مین دن دئے
آکر چلائے کرگس گہرون کے دروازون پر بولے گل نیلوفر درختون پر پہولے
درخت بے موسم پہلے گائے گدہی کا بچا جنے بلکہ اکثر حیوانون سے بچے
غیر جنس پیدا ہوئے یہہ حالت دیکھکر اکثر شگنیون اور نجومیون نے کہا
ان علامات سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ تہوڑے دنون مین دہراشت کے
بیٹون پر ایک بڑا صدمہ پڑیگا بلکہ نام ونشان اونکا نہ رہیگا ؛

قصہ کوتاہ پانڈون نے بہت سے جنگل طی کئے ندان کا گنگ بن مین اپنا
رہنا مقرر کیا کئی برس کے بعد ارجن تپشا کے زور سے اندر لوک مین گیا اور
راجا جدشٹر باقی بہائیون سمیت تمام مندرون اور تیرتہون مین پوجا تپشا
کرتا پہرا ساتہہ اسکے ایک جہان کو وید کیا ارجن بہی اونسے پانچ برس کے
بعد تیر اندازی کے فنون رہے سہے اور بہی فرشتون سے سیکہہ کر آیا

تجمل وحشم ساتہہ آن ملا ؛

الغرض پانڈون نے بارہ برس بیابان مین بڑی محنت اور مشقت سے
گذران کی عجیب وغریب صدمے اونکو پہونچے اور طرفہ طرفہ سانحے اونہون
نے دیکہے آخر کار تیرہوین برس شہر بیراٹ مین آئے اور اپنے نام
تبدیل کرکے راجا بیراٹ کی سرکار مین نوکر ہوئے درجودہن کے رفیقون
نے ہرچند اونکو ڈہونڈہا پر کہوج بہی نہ پایا جب تیرہوان برس تمام ہوا تب

انہون نے اپنے تئین ظاہر کیا اور درجودہن کو کہلا بہیجا کہ مہربانی کیجئے اور
ہمارے حصے کا ملک ہم کو دیجئے اوس نے غرور ونخوت سے قبول نہ کیا پہر
اونہون نے پیغام بہیجا کہ ہر پانچ بہائیون کی گذران کے لئے پانچ محال یعنے
کیتہل کرنال اندری پرناوہ اندرپرست ملین تو اسی پر قناعت کرین پر خاص
کا ارادہ نہ کرین درجودہن نے جہالت ورعونت سے اس مقدمہ سہل پر بہی
صلح نہ مانی اور لڑائی ٹہانی جن جن راؤ راجاؤن سے ارتباط واتحاد تہا اطراف
واکناف سے اونکو بلایا اور راجہ جدشٹر نے بہی اپنے خویش واقربا
یار ومددگار کہ فرمانروای ممالک تہے طلب کئے تہوڑے دنون مین سنہ دان
نامدار بیشمار کروڑون پیادے لاکہون سوار بلکہ بڑے بڑے دیوت راوت
بہنت سور سانونت اسباب جنگی وتجملات حربی ساتہہ لئے دونو طرف آکر
جمع ہوئے مشہور ہے کہ اسقدر سپاہ کی کثرت اور فوج کی بہتایت کسی لڑائی
مین نہین ہوئی اور نہ ہوگی نہ اگلون نے دیکہی نہ پچہلے دیکہینگے ؛
قصہ کوتاہ کورکہیت کا میدان کہ اب وہ تہانیسر کہکے مشہور ہے ہندوون
کے نزدیک قدیم تیرتہہ اور بڑا معبد ہے بلکہ علما انکے کہتے ہین کہ برہما اسی جاگہہ
محض خدا کی قدرت سے بیواسطہ کمل نیلوفر سے پیدا ہوا اور خالق حقیقی کے حکم
سے اس عالم کون وفساد کو اوس نے خلق کیا بنابرا سکے اس گروہ کا اعتقاد
یہہ ہے کہ جو کوئی بشر اپنی جان اس مکان مین دیوے وہ اس جہان مین
دوبارہ نہ جنم لیوے اور عاقبت مین بہشت کے بیچ عمدہ ترین مکان پاوے
اونہون نے بہی یہی سمجہکر وہ مکان وہین چالیس کوس کے عرصے تک مقرر

کی پہر طرفین سے سوار و پیادے کے غول کے غول اور غٹ کے غٹ
پرے کے پرے نمودہ ہوئے گرد و غبار اسقدر اوڑا کہ زمین و آسمان نظر
آنے سے رہ گیا کوس حربی کی آواز بلند ہوئی اور طبل جنگی کی صدا پیہم آنے
لگی نقیب پکارنے لگے اور کڑکیت للکارنے سورما و نت ہتیار سجنے لگے اور
مارو ہر طرف بجنے لگے بوق صور دم کی صدا سے رعد تہرا اوٹھا اور بہادرون کے
نعرے سنکر جلاد فلک کانپ گیا ؛

الغرض پانڈون نے اپنے لشکر کے ساتھہ چھ کئے ایک فوج آگے رکھی
ایک پیچھے ایک داہنے ایک بائین ایک بیچ مین ایک غول داہنی طرف
کی سپاہ کا کمکی اور ایک بائین طرف کی سپاہ کا پہر لڑائی شروع کی پہلے
بہیم سین رزم گاہ مین آکر ایک ایسا نعرہ مارا کہ جگریلان فیل تن کا تڑک گیا
اور دل بہادران شبرافگن کا دہڑک گیا ہاتہی اکثر چنگہاڑ مار بہاگے اور
گہوڑے سوارون سمیت بیشمار بہاگے پہر اوس دیو پیکر نے اپنا گرز گران
پہرا پہرا کر ایسا مارا کہ ایک ضرب سے کتنے عرابہ سوار عرابون سمیت خاک
برابر کر دئے اور کتنے ہی شہ زور جوان باہم ٹکرا کر مارے پہر جو لپکا تو
بہت سے ہاتہی گہوڑے سوارون سمیت قوت بازو سے اوٹہا اوٹہا
اس زور سے زمین پر پٹکے کہ اونکی ایک ہڈی بہی سابوت نہ رہی بلکہ یہہ
بہی دریافت نہوا کہ اونہین آسمان کہا گیا یا زمین کہا گئی ؛

پہر ارجن بہی جیسے بہو کہا شیر بکریون کے گلے مین گہستا ہے اسطرح سے
فوج مخالف مین پیٹہا ہزارون کو اپنے عقاب تیر کا طعمہ کیا اور سینکڑون کو

شمشیر آبدار سے خاک مین سلا دیا نہان کشتون کے انبار لگا دئے
اور لاشون سے پہاڑ بنا دئے غرض اسیطرح ہر ایک دلاور نے ترکتازی
و جانبازی کی شجاعت و سپہ گری کی داد دی اور رجوہن نے بہی اپنے
لشکر کی صفون کو آراستہ کر کے کئی حلقے فیلان جنگی کے طلب کئے اور
ٹہیرایا کہ ہر ہاتہی کے پیچہے پچاس سوار مسلح و مکمل اور اونکے عقب ہزار پیادے
تلوریے بے بدل مستعد ہین جب کہ ہاتہی فوج مخالف پر پیلے جائین یے
اونسے لگے چلے آئین جسوقت متصل پہونچین یکبار ہلا کرین اور تلوارون تلے
دہر لین لیکن سردار و مختار سپاہ کا بہیکم پتامہ و درون اچانچ و کرن و
وساسن و سکن کو کیا اور انہین کی صلاح سے پانچ غول بنا کر چڑہ کہڑا ہوا
اوسکے ساتہہ بڑے بڑے یل دلاور کوہ پیکر قوت مین فیل مست سے زور
آور شجاعت مین شیر شرزہ سے بالاتر تلوار جنکی عرش مین جہولتی تہی دیکہے
سے اونکے روئین تنونکی سرت بہولتی تہی میدان کارزار مین آتے ہی
پہلے تو اونہون نے تیر اندازی و نیزہ بازی جیسی چاہیئے ویسی کی کہ ہر دشمن
دوست کے منہہ سے بے اختیار واہ وا کی صدا نکلی پہر سونت سونت تلوارین
پل پڑے بہتیرے نامی جوان لہو مین نہلا دئے اور کتنے ہی پہلوان مارے
تلوارون کے بچہا دئے پانڈون کی سپاہ گہونگٹ کہا چلی بلکہ بعضی بعضی صف
کائی سی پہٹ گئی ۔
خصوصا بہیکم پتامہ ایسا لڑا کہ کوئی اوسکا سامنا نکر سکا ہر روز اوسکے ہاتہہ
سے ہزارہا جوان نامی کامی مارے جاتے تہے اور زخم تو اوسکے ہاتہہ کا لاکہون

ہی کہاتے تہے غرض دس دن کے عرصے مین اوسنے لاکہہ سوار دیا دے
خاک وخون مین ملا دیئے اور لہو کے دریاؤ میدان وغا مین بہا دیئے ؛
پہر تو آتش جدال وقتال نہایت بہڑکی وہان اوسکا ایسا گہٹ گیا کہ اپنا بیگانہ
سوچنے سے رہ گیا بیٹا باپ کے سامنے ہوا اور بہتیجے نے چچا سے مقابلہ کیا
بہانجا ماموں سے لڑنے لگا بہائی بہائی کا قاتل بن گیا شاگرد اوستاد پر
دوڑ پڑا چیلا گرو کے منہہ چڑہا آخر کار نزدیک کا ہتیار باہم چلنے لگا ملک الموت کا
بازار گرم ہوا لاشہ پر لاشہ پڑ گئی اور تمام رزمگاہ کشتون سے بہر گئی
لہو کا دریا زور شور سے بہنے لگا گرد وغبار نام کو کہین نہ رہا غازیان طرفین
کی بہادری ودلاوری دیکہکر شیر آسمان کا زہرہ پانی ہو کر رہ گیا اور جلاد فلک
ہکا بکا سا رہ گیا جہان تک پیک نظر جاتی تہی اجسام پارہ پارہ ہی نظر آتے
تہے اور جس جگہ رزمگاہ مین پانون رکہتے تہے اعضاے کشتگان کچلے جاتے
تہے ہتیار مقتولون کے اس کثرت سے گرے کہ رن مین گویا آہنی پہاڑ
بن گئے اور زیور کی بہی یہہ بہتایت ہوئی کہ قطعے وہان کی زمین کے گنگا
جمنی ہو گئے بسکہ کشتون کے گوشت وخون کی باس ہوا کے سبب
جو دور دور تک پہونچی طائر مردہ خوار بیشمار کہیت مین اوتر کر خوب سیر
ہوئے اور چنگال ومنقار اپنے من مانتے بہر لئے اور جانوران صحرائی بہی مانند
گفتار وشغال مردونکا گوشت کہا کہا تن گئے بڑے بڑے پنڈت اور بید خوان
کہتے ہین کہ جہان دس ہزار جوان کہیت آتے ہین وہان ایک دہڑ بن سر کا
اور ایک سر بن دہڑ کا رقص کنان ونعرہ زنان پہرتا ہے پہر اس لڑائی مین

تو ہزارون لاکھون مارتے گئے ہین گنتے ہی تھاے بے سر اور سر ہاے
بے پیکر قصان و دوان پھرتے تھے ساتھہ اسکے آواز بزن بکش کی
ہر طرف سے آتی تھی اور اوسکی ہیبت سے سننے والون کی جان چلی جاتی تھی
قصہ کوتاہ اٹھارہ دن تلک بازار قتال علے الاتصال گرم رہا اور ہتیار آپسمین
چلا کیا سچ تو یہہ ہے کہ طرفین کے بہادرون کی دلاوری و بہادری کی تعریف
و توصیف احاطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہے گوینڈے کی کیا طاقت جو بیان
کرے اور لکھنے والے کی کیا قدرت کہ لکھہ سکے لیکن فتحنامہ دبیران قضا
و قدر نے جو راجا جدشتر کے نام پر لکھا تھا بنا بر اسکے اپنے اقبال کی
یاوری و کمک سے اور خالق کی یاری و مدد سے لڑائی مار چلائی درجودہن
مہیم سین کے ہاتھہ بری طرح سے مارا گیا اور اپنے اعمال بد کی سزا
کو پہونچا اور اوس کے بھائی بندون کے بھی بند بند جدے ہوئے
اور کتے کی موت موئے ؛

قصہ مختصر طرفین کے لشکر مین اٹھانوے لاکھہ اٹھتالیس ہزار ایک سو
ساٹھہ سوار و پیادے کی بھیڑ کہ سواے ہاتھی گھوڑے اونٹ کے تھی۔
اوسمین سے ہمہ جہت گیارہ آدمی جیتے بچے پانچ تو یہہ بھائی اور چھہ شخص
اور سواے انکے سب کے سب جوان و انسان کھیت رہے واقعی تو
یہہ ہے کہ اتنی فوج کی کثرت اور کشت و خون کی شدت کسی لڑائی مین جب
سے کہ خلقت آدم ہے آج تک نہین ہوئی اور کسی مورخ نے اس طرح
کی جنگ و جدل و دستبردی کسی تاریخ مین ثبت نہین کی حقا کہ نوع انسان

مین عجیب حادثہ ہوا اور اکثر اطراف مین ماتم پڑا ہزارون مائین اپنے بیٹون
کو رو بیٹھین اور لاکھون عورتین اپنے خاوندون سے ہاتھہ دہو بیٹھین
اونکے رونے پیٹنے کا شور و غوغا یہہ بلند ہوا کہ فلک ہفتمین تلک پہونچا اور
اسقدر خون جگر آنکھونسے جاری ہوا کہ ایک دریاے عظیم بہ چلا بلکہ کتنی رنڈیان
شدت غم سے ہلاک ہوگئین اکثرون نے کھانے پینے سے ہاتھہ اوٹھایا
ہزارون نے اپنے تئین کوٹھون کے تلے گرایا ؛

جب فتح کے بعد راجا جدشٹر نے یہہ احوال دیکھا نہایت متاسف ہوا خصوصًا
خویش و اقربا کے مارے جانے سے اور دوستون کے سر کٹانے
سے مربیون مرشدون استادون کے جی کھپانے سے بمرتبہ نادم تھا
بلکہ حیات مستعار کی بی بقائی اور دنیا کی بیوفائی باقی ماندون کی کم ثباتی کا دھیان
کرکے چاہتا تھا کہ ملک و مال سے ہاتھہ اوٹھاوے اور ریاست چھوڑ کر گوشہ
ریاضت پکڑے کہ اس گناہ عظیم کی مکافات عاقبت مین نہو لیکن بھیکھم پتامہ نے
حالت نزع مین نصیحت کی کہ زنہار سلطنت کو ہاتھہ سے نہ کھونا اور بادشاہت
سے کنارہ کش نہ ہونا ہان مردم آزاری نہ کرنا اور رعیت پروری پر دھیان
دھرنا کہ بادشاہون کو اسکے ترک مین عذاب ہے اور بجالانے مین ثواب
بعد اوسکے کئی وضع کی خیرات اور کئی قسم کے تصدقات بتلا دیئے تفصیل
اونکی اس فن کی پوتھیون مین لکھی ہے راجا جدشٹر نے بھی اوس بزرگ
کے کہنے پر عمل کیا اور انتظام امور سلطنت پر دھیان دھرا پہلے تو راجا
دھرتراشٹ کی خدمت مین ہستناپور کے بیچ آیا اور درجودھن کا اوسکے

بہائیون سمیت پرسہ دیا بہت سی معذرت کی بعد اسکے چچا کی اجازت
سے راج پر بیٹہا ملکی مالی مقدمات کو انتظام دینے لگا اور چارون بہائیون
کے اتفاق و معاونت سے چند روز مین ہفت اقلیم پر قبضہ کیا اور روے
زمین کے سلاطین پر غالب ہوا ؛
لیکن بیاس دیو نے جو کہا تہا کہ جگ اسمید کے بجا لانے سے بہائیون کے
مارے جانے کا قلق و تکدر جو دلپر ہے بالکل رفع ہو جائیگا اور گناہون کے
کفارے کو بہی یہی کفایت کریگا جگ اسمید ہندون کے نزدیک ایک عبادت
خاص کو کہتے ہین طریقہ اوسکا یہہ ہے کہ ربع مسکون کے عمل کرنے کے ارادے
پر گہوڑا کہ کتنے اوصاف رکہتا ہو اوسکو معلق العنان کر چہوڑ دیتے ہین
اور ایک لشکر عظیم و فوج سنگین اوسکے عقب تعین کرتے ہین گہوڑا
جدہر جدہر چاہے پڑا پہرے ہر شہر کا حاکم رئیس کہ اوسکے آنے سے
مطلع ہو چاہیئے کہ استقبال کو نکلے اور کچہہ پیشکش دے اجانا اگر کہین
کا حاکم یہہ امر بجا نہ لاوے اور پہر جاوے تو سردار فوج کو لازم ہے
کہ گہوڑا وہین باندہ کر اوسکو تنبیہ قرار واقعی کرے حاصل یہہ ہے کہ حکام
روے زمین سے نعل بندی لیتا ہوا اپنے مکان مین پہونچے لیکن یہہ
جگ اوسسے ادا ہو جو حکمران ہفت اقلیم کا ہو سو راجا جدشٹر تہا بنابر
اوسکے بے وعدغہ جگ اسمید کے بجا لانے پر مستعد ہو کر تیاری کی اور
ایک گہوڑا بہی اوسی رنگ کا بہم پہونچایا اور اوسی رویتے پر چہوڑ دیا
عقب اوسکے ارجن کو ایک فوج قاہرہ دیکر متعین کیا اسپ مذکور جس ملک

مین کہ پہونچتا وہانکا حاکم پیشوا لینے آتا اور اطاعت قبول کرتا کسیکو مقدور نہوا کہ سرتابی کر سکے اور نذر معین مین کمی کرے ؛

القصہ ایک برسکی بعد ارجن معہ اسپ و فوج سیر ربع مسکون سے فراغت پا اور شاہان ہفت کشور کو اپنا فرمان بردار بنا نقد و جنس بے انتہا ساتھہ لئے جدشٹر کی خدمت مین مشرف ہوا اور روے زمین کے سلاطین کے مطیع ہونے کی خبر پہنچائی راجا نہایت خوش وقت ہوا اور مال و دولت برہمنون محتاجون کو ایسا بخشا کہ ہر ایک تونگری کے مرتبہ کو پہونچا اور بے نیاز ہوا بعد اسکے امور سلطنت و حکومت کو خاطر خواہ انتظام دیا اور نور عدل و انصاف سے جہان کو روشن کیا سواد ظلم ہفت اقلیم مین کہین باقی نہ رکہا خاص و عام سپاہ و رعیت کے کمال آسودہ ہوئے اور چین کرنے لگے اہل حرفہ و صناع اپنے کسب و اکتساب کی بدولت مرفہ احوال ہوئے سوداگر مہاجن اپنی تجارت و سود کے نفعے سے مالا مال اوسکے وقت مین مینہہ اپنے وقت پر برسا کیا کال کبہی نہ پڑا زراعت افراط سے ہوا کی زمین اناج کے بوجہون موا کی درخت میوہ دار بخوبی پہلا کئے پہول اقسام کے کثرت سے پہولا کئے وحش و طیر بہی دشت و باغ مین کلانچے بہرتے کلولین کرتے تہے گزند سے درندے سے مطلق نہ ڈرتے تہے جوگی جتی تپشی منی ہر ایک اپنی اپنی تپ اور جوگ مین فراغت سے لگا ہوا پنڈت کبیشر جوتکی بلکہ ہر ایک گنی طالب علم مشغول اپنے کام مین سدا ؛

بیت

کسیکو نہ تہا عہد مین اوسکے دکہہ ہر ایک شخص کرتا تہا نرات سکہہ

چوری اور رہزنی فساد عناد جھگڑا قضیہ جہان سے اوٹھہ گیا تہا محبت شفقت
اختلاط ارتباط آپس مین دن بدن بڑہتا جاتا تہا شہری بیابانی بحری
بری مدام چین کرتے تہے ضعیف وناتوان کسی شہ زور پہلوان سے
نہ ڈرتے تہے سخی ایسا تہا کہ اسی ہزار برہمن اوسکی رسوئی خانے مین کہاتے
تہے عادل ایسا کہ اوسکے وقت مین وادی فریادی تلاش سے بہی
ہاتہہ نہ آتے تہے راست گو اسقدر تہا کہ کبہی بہول کر بہی جہوٹہہ نہین بولا
اوسنے سوائے سخن کے اوسنے لب نہین کہولا حق رسیدہ وحق شناس اس
مرتبے کہ آج تلک ہندوونکا فرقہ اوسکے طریقے پر مائل ہے اور اوسنی کا چلن
عمل کے قابل خرق عادت اوسکی چہوٹے بڑے بکہانتے ہین اور اوسکے
اوصاف کا بیان عبادت جانتے ہین بعداوسکے الی الآن کہ چار ہزار
نو سے اکاون اوسکے راج کو گذرے ہین ویسا والی مملکت کا دوسرا
دنیا مین پیدا نہین ہوا اور اس اوصاف حمیدہ اور اخلاف پسندیدہ کے
ساتہہ کوئی صاحب تاج وتخت کسی بشر نے نہین دیکہا باوجود اس قوت
وقدرت کے دہر ترا شت کی خدمت سعادت جانتا تہا اور اوسکی رضامندی
سب امور پر مقدم رکہتا ساتہہ اسکے سارے کاروبار مالی وملکی موافق
اوسکے حکم اور صلاح کے سرانجام دیتا اور اہل کارون سے بہی مطابق اوسکے
امر کے کام لیتا اس مرتبہ اوسکی خدمت گذاری وفرمانبرداری کی کہ اپنے
بیٹون کی سلطنت اوسکو بہول گئی کیونکہ اتنی حکومت اوسکی اون کے
دور مین کبہو نہ ہوئی تہی اور ایسی اطاعت اوسکی کسی نے نہ کی تہی۔

جب سولہ برس اسیطرح گذرے ایک دن بہیم سین کہ دہرتراشٹ کو ہرگز دوست
نہ رکھتا تہا خم ٹہونک کر بولا یہہ بازو وے ہین جنکے زور سے سو بیٹے دہرتراشٹ
کے معہ فوج مینے مارے اور تیغ تیز سے اونکے سر اوتارے یہہ سنکر وہ نہایت
آزردہ ہوا اور وہانکے رہنے سے درگذرا آخر دنیا سے دست بردار ہوکر اپنی
زوجہ اور پانڈونکی ماکنتی کو ساتہہ لے چچا سمیت جنگل کی طرف چلا گیا عبادت اور
ریاضت مین مشغول ہوا بعد تین برس کے تہانیسر کے تالاب کے کنارے یا ہرواے
مین لب گنگ اس جہانسے راہی ہوا چنانچہ بیاس دیوتے یہہ احوال تمام وکمال
اور کوڑون پانڈون کا سارا ماجرا بلکہ اونکی اجداد کی بہی روداد سوائے اسکے
اور بہی قصے نادر وعجائب بتفصیل لکہے ہین اور اس مجموعہ کا نام مہابہارت رکہا
ہے وہ متضمن لاکہہ اشلوک اور اٹہارہ باب کو ہے اوسمین سے چہیاسی
ہزار اشلوک بیان مین ان امور کے یعنے حقیقت وطریقت وحق جوئی و
خدا طلبی اور بعضی عدل وجود کے نصایح مین کتنے متضمن مذہب وملت کے
رویون کو اور کہنگی عالم کی کیفیتون کو باقی رہے چوبیس ہزار سو دلاوران بہادرون
کے جدال وقتال مین اور اوس کتاب کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ مہا بزرگ کو کہتے
ہین اور بہارت بمعنی جنگ چنانچہ اوسمین جنگ عظیم کے مذکور مسطور ہین اسی
جہت سے مہابہارت اوسکا نام ہوا اور دوسری تقریر اوسکی وجہ تسمیہ کی یونکر
ہے کہ پانڈو اور کورو راجا بہرت کی اولاد مین چنانچہ پندرہوین پشت اونکے
اجداد کی اوسکو پہنچتی ہے اور وہ راجا عظیم الشان تہا ہفت اقلیم اوسکی
تصرف مین تہی اسلئے یہہ کتاب اس اسم سے موسوم ہوئی اسی مین

بیاس دیو نے اپنی مائی پید اہش کی حقیقت اور اپنے پیدا ہونے کی کیفیت بھی
لکھی ہے غرض مدار گردش روزگار کا علماو حکماے ہند کے نزدیک چار جگ
پر ہے ؛
پہلا ست جگ وہ ستر ہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس کا ہے لوگ اوسمین جیوے
بڑے غنی غریب سب کے سب راستی و درستی سے موصوف و تقوی و طہارت
سے مالوف عمر طبیعی اونکی لاکھہ برس ؛
دوسرا تریتا وہ بارہ لاکھہ چھیانوے ہزار برس کا اثر اوسکا اِسسے قریب
قریب آدمی اوسمین بھی نیک ذات و خوش صفات ہوتے ہین لیکن عمر طبیعی اونکی
دس ہزار برس ؛
تیسرا دواپر وہ آٹھہ لاکھہ چونسٹھہ ہزار برس کا لیکن اوسمین قوت اور نیکیان
لوگونسے بہ نسبت دوسرے جگ کے نو حصے گھٹ جاتے ہین اور عمر
طبیعی اونکی ہزار برس ؛
چوتھا کل جگ یہہ چار لاکھہ بتیس ہزار برس کا ہے اس دور مین اخلاق پسندیدہ
اور اوصاف حمیدہ لوگون مین تیسرے جگ کی نسبت دسوان حصہ رہتے ہین
اور عمر طبیعی سو برس کی ؛
حاصل یہہ ہے کہ یہہ جگ سب سے بڑا ہے لوگ اسمین بیشتر بد منش بد اطوار
دروغ گو و دغاباز ہوتے ہین اور اپنے مین جو اگلونکی سی طاقت و قدرت
نہین دیکھتے اونکے واقعات و حالات کو مافوق بشری ٹھہراتے منجملہ محالات
سمجھتے ہین اور قائلین کو یاوہ گو ؛

قصہ کوتاہ یہہ دور جب تلک کہ امتداد اس عالم بے پایان کا برقرار ہے آیا
جایا کرینگے اور لوگون کے اطوار و اوضاع بہی موافق انکے تبدیل پایا کرینگے
کہتے ہین کہ پانڈون کا راج دواپر کے آخر مین ہوا تہا چنانچہ وہ چندروزہی مین
بڑہ گیا پہر کل جگ نے اپنا عمل دخل کیا خلق کے اوضاع و اطوار اور ڈہنگ کے
نظر آنے لگے آثار و علامات فساد کے ہویدا ہوئے مہاراج کو یقین ہوا کہ یہہ
آثار کل جگ کے ہین دنیا سے برداشتہ خاطر ہوا اتنے مین سری کشن
اور بلبہدر کے مرنے کی خبر اور جادوگرون کے ہلاک ہونے کی سرگذشت
جس شرح و بسط سے کہ مہابہارت مین ہے اوسکے کانمین پڑہی زندگی سے
تنگ آیا اور جہان روشن اوسکی نظرون مین تاریک ہوا سلطنت سے ہاتہہ
اوٹہایا پہر پرچہت بن ابہیمن بن ارجن کو کہ پانچون بہائیونکی اولاد مین تہا ملک
حوالے کیا ماتہے پر اوسکے راج کا ٹیکا دیا اور جو جو تسوین دہرتراشٹ کو وزارت
کا کام سوپا پہر لباس ملوکانہ جواہر سمیت گلے سے اوتار کر پوست درخت سے
پوشش بدن پر کی اور چارون بہائیون نے بہی یہی صورت اپنی بنائی آخر
دروپدی سمیت شہر سے چلے زن و مرد بہی وہانکے اونکے پیچہے بے اختیار
روتے ہوئے نکلے راجا نے اون سبکو دلاسا دیکر رخصت کیا اور شدقدم
جنگل کیطرف روانہ ہوا پہر بگالے کے تمام ملک کو دیکہتا بہالتا دکہن مین
آیا وہانکی سیر کرکے گجرات مین پہونچا پہر وہانسے دوارکا مین آکر سری کشن
اور بلبہدر کو یاد کرکے بہت رویا آخر وہانکی استقامت نہ کی اور ملتان و
پنجاب مین ہوتا ہوا کوہ بدری مین جاکر بڑی بڑی عبادتین اور کڑی کڑی ریاضتین

گناہون کے کفارے کی التجا کرنے لگا آخر کار سب کے سب ہمان چل مین جا ملکے اور اپنے اجسام بخوشی برف مین گلا دیئے دنیا مین نیک نامی حاصل کی اور عقبی مین سربلندی پائی ۔

پرراجا جدشٹر کا بدن برف مین جون کا توں رہا اور وہ مجسم بیکنٹھ مین پہونچا قصہ مختصر کورون اور پانڈون کی سلطنت سوا سو برس رہی باتفاق یکدیگر چھتیس برس لیکن پانڈون کے نکلنے بعد درجودھن کی تیرہ برس حکومت رہی اور جنگ مہابھارت کے بعد راجا جدشٹر نے چھتیس برس بادشاہت کی ۔

احوال راجہ پریچھت بن ابھیمن بن ارجن

جسوقت کہ پانڈون اور کورو مین لڑائی ہوئی پانچون بھائیون کے بیٹے مارے گئے ایک یہی اونمین جیتا نہ بچا بنا برا سکے پانڈون کے دل کثرت غم سے مکدر اور ہجوم الم سے مضطر ہو رہے تھے مگر خدا سے امید رکھتے تھے اور تقدیر مین تھا کہ ایک مدت مدید پادشاہت پانڈون کی نسل مین رہے اس سبب چکا بو کی لڑائی مین جو ابھیمن بن ارجن مارا گیا اوسکی جورو پیٹ سے تھی چنانچہ نو مہینے کے بعد ایک بیٹا سعادتمند اوسنے جنا اندھیرا گھر اوجالا ہوا اور سررشتہ سلطنت کا باقی رہا القصہ وہ لڑکا سیرت صورت مین لاثانی تھا اور بڑا شور بعد پانڈون کے جانے کے تخت سلطنت پر بیٹھا عدل و انصاف سے جہان کو انتظام دیا اور داد و دہش سے محتاجون کو نوازا نام اپنے جدو آبا کا روشن کیا لیکن وہ بھی راجہ پانڈ اپنے جد کی مانند شکار سے شوق رکھتا تھا اسی سبب اکثر

اوقات صحرانوردی کرتا تہا باوجود اسکے رعایا کی خبرگیری وسپاہ کی سرپرستی
پیشینوکی نگہبانی سے بہی غافل نہ تہا ایک مدت اسی طرح گذری ایک
دن اپنی عادت پر شکار کو سوار ہوکر کسی جنگل مین گیا اور جانور شکار کرتی پر تہے
چرندون پر چہوڑ دئے چیتا گوزن پر لپکا سیاہ گوش ہرن پر دوڑا کتا خرگوش پر
جا لگا باز قاز پر اور تیتر بٹیر سے تیتر کبڑا باشا سبزک پر جہپٹا بحری بز
سے جا لپٹی شاہین نے کلنگ کو جا مارا حاصل یہہ ہے کہ درندون نے
ہزارون چرندے مار لئے اور جنگلیون نے سینکڑون پرندے سطح ہوا سے
زمین پر اور مار لئے اتنے مین ایک ہرن کے راجا نے تیر مارا وہ زخمی ہوکر
بہاگا اور راجا اوسکے پیچہے لاگا یہان تلک اوسکا پیچہا کیا کہ فوج سے دور جا پڑا
ماندگی برتبہ ہوئی پیاس شدت سے لگی چارون طرف پانی ڈہونڈہنے لگا
قضارا ایک درویش ریاضت کیش کے آستانے پر جا نکلا وہ اپنے
آسن پر عبادت مین مشغول تہا بلکہ اوقات عزیز اپنی مدام یاد الہی مین بسر
کرتا اور شام اپنی قیام وقعود مین سحر کرتا پیشانی اوسکی نور ریاضت
سے انور اور صورت اوسکی ضیای عبادت کی مظہر راجا اوسکو دیکہتے
ہی گہوڑے سے اتر پڑا اور پانی مانگنے لگا وہ جو اپنے معبود سے رجوع
کئے اور خالق سے لو لگائے بیٹہا تہا نجانا اوسنے کہ یہہ کون ہے اور
کیا کہتا ہے راجہ اوسکی بے اعتنائی پر نہایت غضب ہوا اور شعلہ اوسکے
غصہ کا بہڑک اوٹہا آخر ایک موئے سانپ کو کمان کے گوشہ سے اوٹہاکر اوسکے
گلے مین ڈال دیا اور اپنے محل کا رستا لیا اوس عابد کو اوسکی بہی خبر نہوئی

جسطرح وہ یاد الہی مین مشغول تہا رہا چند روز کے بعد اوسکا ایک بیٹا کہ ہرنی کے
پیٹ سے پیدا ہوا تہا سرگذشت اوسکی پیدایش کی مشہور ہے چنانچہ سرپ
اوسکے ہرن کے سے سینگ تہے اسیواسطے اوسکو سرنگی رشی کہتے
تہے کسی جنگل مین تپشا کر رہا تہا اوس دن اوسے فارغ ہوکر خوشی خوشی
اپنے باپ کی ملاقات کو آتا تہا راہ مین اوسکو کسی دوست نے کہا کہ تو
جو ایسا شاد شاد آتا ہے شاید تو نے نہین سُنا کہ راجا پریچہت نے
ایک مرا ہوا سانپ تیرے باپ کے گلے مین ڈالا ہے یہہ سنکر وہ تپشی
نہایت غضبناک ہوا اور تالاب کے کنارے پر جاکر نہایا بعد اسکے یہہ
دعا کی کہ جسنے میرے باپ کے گلے مین سانپ ڈالا ہے سات دن کے
بعد اوسکو تچھک سانپ کاٹے اور وہ مرجاوے وہین اوس سانپ
کو حکم الہی پہونچا اور تیر دعا اوسکا کارگر ہوا جب مناجات سے فارغ ہوا
باپ کی خدمت مین گیا دیکہتا ہے کہ وہ عبادت مین مشغول ہے اور گرون
مین سانپ پڑا لٹکتا ہے بے اختیار پکار پکار رونے لگا آخر باپ اوسکا متوجہ
ہوا تب سرنگی رشی بولا بابا جسنے تیری گردن مین سانپ ڈالا مین نے
اوسکے حق مین بد دعا کی وہ بزرگ نہایت غصے ہوکر کہنے لگا کہ بہت برا
کیا تو نے کہ ایسے راجا رعیت پرور کریم گستر کے حق مین بد دعا کی
سوائے اسکے اور بہی سخن ناشایستہ اوسکے حق مین کہے اور ایک
اپنے خادم کے ہاتہہ راجا کو سارا یہہ احوال کہلا بہیجا کما حقہ اوسکو
اس حقیقت سے آگاہ کیا راجا اپنے کئے سے نہایت پشیمان اور

فقیرزادے کی دعاے بد سے ترسان ہوا کیونکہ اوسپر حالی ہوگیا کہ سات
دن کے بعد یہہ امر مقرر ہوگا پیغام مرگ بالجزم پہونچا خادم کو اوسکے رخصت کیا
اور ارکان دولت کے مشورے سے ایک بڑا ستون طویل وعریض گنگا مین
استاد کروا کے ایک چھوٹی سی عمارت اوسپر بنوائی اور اپنی بود و باش
چند مصاحبون سمیت تا انقضاے مدت دعاے بد وہین ٹہیرائی اور اوسکے
اطراف مین بہی بہت سے افسون خوان اور مارگیر واسطے حفظ کے رکہے
تریاقی دوائین بہی مجرب مجرب اپنے پاس جمع کین باوجود اسکے قدغن کیا
کہ بدون حکم ایک مکہی اور مچہر بہی اوس مکان مین نہ جانے پائے سارے
کاروبار دنیا کے ترک کئے جب تپ مین دہیان لگایا چہہ دن تلک کچہہ نہ کہایا
جب ساتوان دن پہونچا تچھک سانپ آدمی کی صورت پکڑ راجا کے ڈسنے
کے لئے اپنے مکان سے چلا اتفاقاً راہ مین اوسکو کشپ حکیم مل گیا وہ
فن طبابت مین ایسا کامل تہا کہ اکثر بیمار زندگانی سے مایوس اوسکے ہاتہہ
سے شفا پاتے تہے اور ہزارون مرض مرمین اوسکی تدبیر سے فوراً اچہے
ہوجاتے تہے خصوصاً سانپ کے ڈسے ہوؤنکے حق مین دوا اوس
نیک صفات کی تریاق حیات تہی اور اونکی لہر اوتارنی اوسکے آگے
ایک بانسہ تہی قصہ مختصر تچھک نے اوسسے پوچہا تو کون ہے اور کہان جاتا
ہے حکیم نے کہا مینے سنا ہے کہ ایک درویش نے راجا کے حق
مین بددعا کی ہے چاہیئے کہ راجا کو ایک سانپ کاٹے اور وہ ایسا
عادل ہے کہ زیردست اوسکی حمایت سے زبردستون سے نہین

ڈرتے اور مفلس اوسکے دست کرم سے محتاج نہین رہتے اسلئے مین جاتا ہون
کہ بعد اوسکے ڈسنے کے دوا کی قوت اور افسون کی قدرت سے اوسے پھر کر
جلاؤن اور اوسکا زہر منتر ون کے زور سے اوتروا ؤن وہ بولا کہ جو راجا کو
کاٹیگا وہ سانپ مین ہون اگر تو یہہ قدرت رکھتا ہے تو ابھی مین اس درخت
کو کاٹ کر راکھہ کر دیتا ہون دیکھون تو تو اپنے منتر سے اوسے پھر کر سبز
کرتا ہے یا نہین بارے اپنا افسون آزما اور مجکو اسکا اثر دکھا یہہ کہکر اوس
درخت سبز سایہ دار کو کاٹا اور اپنے زہر کی آگ سے جلا کر راکھہ کر دیا حکیم
کامل نے بھی بلا تامل و تعلل اپنے افسون کے اعجاز سے اوس راکھہ کو
ویسا ہی درخت کر دیا بلکہ جتنے آدمی کہ اوسکی ڈالیان کاٹ رہے تھے اور
وے پرندے کہ جنکے آشیانے اوسپر تھے بلکہ مور و مگس و حشرات الارض
سے کہ اوسکی شاخون پر پھرتے تھے جی اوٹھے اور اوسی وضع سے بدستور
اپنی اپنی حرکات کرنے لگے تپھک سانپ اوسکی کارپردازی و فسون سازی
دیکھکر سر مارنے لگا اور یون کہنے کہ راجا کو حکم الہی سے مارنا ضرور ہے
پر یہہ حکیم مسیحا دم اگر وہان پہونچا تو ممکن نہین کہ وہ ہلاک ہو اور اوسکا جسم
میرے زہر سے جلکر خاک ہو یہہ سوچ کر کشب حکیم کی تعریف کرنے لگا اور
یون کہنے کہ تو راجا کے پاس اسواسطے جاتا ہے کہ میرے زہر سے اوسکو
نجات دیکر بہت سا مال و متاع لیوے اگر یہی تجھے درکار ہے تو یہین سے مجھ
سے زر سفر مت کہینچ کشب نے اپنے دلمین وہیان کیا جو راجا کی اجل ہی
آئی ہے تو اغلب ہے کہ میرا منتر اثر نہ کرے یا وہ اچھا ہو جاوے اور نفع مجھ

نہ پہونچے پس یہہ نقد کہ تچھک اپنی خواہش سے دیتا ہے اسے چھوڑ کر ایک
نسیہ کے واسطے محنت کھینچنی نپٹ نادانی ہے غرض طمع نے اوسکا گریبان
کھینچا اور راجہ کے پاس جانے سے باز رکھا تچھک سے کہنے لگا جو کچھہ دیا
چاہتا ہے مجھے دے کہ مین اپنے گہر چلا جاؤن سچ کہ راجا سے مجھے کیا کام
تچھک نہایت شاد ہوا اور ایک نپٹ چوکہا جواہر اوسکو مرحمت کیا اور یہہ
کہا کہ اسکی خاصیت یہہ ہے کہ جو کچھہ تو اسے مانگے گا بلا تاخیر پائیگا سو اسے اسکے
عہد کرتا ہون کہ جسوقت تو مجھے طلب کریگا تیرے پاس پہونچونگا اور جو کام فرمائیگا
اوسکو بجا لاؤنگا آخر اوس جواہر کو وہ لیکر اپنے گہر گیا تچھک بدیہی تمام وہانسے
روانہ ہوا جب ہستناپور مین پہونچا راجا کو دیکہا کہ ایک مکان محفوظ مین نہ ہتا
ہے سنپڑے اور فسون ساز حکیم و طبیب اوسکے گرد و پیش بیٹہے ہین
محال ہے کہ کوئی درندہ گزندہ چہوٹے سے چہوٹا اوس تلک پہونچے متفکر ہوا کہ
کیونکر اوس تلک پہونچون اور کاٹون جب کہ دیکہا بامنہہ بیدخوان راجا کے پاس
آمد و رفت رکہتے ہین تچھک نے بہی اپنے فرزندون کو بلا کر ہر ایک کو برہمن
کی صورت بنایا اور ہاتہہ مین اوسکے میوہ دیکر دربانون سے اجازت لیکر
اندر بہیجا اور آپ بہی کرمک کی شکل بنکر کسی میوے مین پوشیدہ ہو گیا بیٹون
نے تنا کو اسیس دے میوے گذرانے راجہ نے اپنے مصاحبون کو عنایت کئے
قضارا وہ میوہ کہ جسمین تچھک چہپا تہا اپنے واسطے اوٹہایا کہ ایک کرمک صغیر اوسمے
نکلی راجا نے اوسکو دیکہکر حاضرین مجلس سے کہا کہ درویش زادے کے بموجب
کہے کے آج ساتوان دن ہے آفتاب غروب ہوتا ہے شاید اوسکا جہوٹ

ہوا اور یہی کرمک پتنگ ہوا اور مجکو ڈسے غرض ٹہٹہے سے اوس کرمک کو اوٹہا
کر اپنی گردن پر رکہہ لیا وہین پتنگ اپنی صورت اصلی پر آگیا اور ایک بڑا اجگر بن راجا
سے لپٹ گیا اور گردن اپنی بلند کی ندان راجا کی گردنمین کاٹ کر آسمان کی ہوا ہوا
سیہون نے یہہ سانحہ دیکہا پہر اوسکے زہر کی تاثیر سے وہ مکان سمیت جلنے
لگا بامنہہ وغیرہ جتنے کہ وہان تہے جلدی سے بہاگے اور مکان راجا سمیت بہسم ہوگیا
بعد اوسکے ستون اس زور سے گرا کہ آواز اوسکی نے صاعقہ کو مات کیا تمام رات
اوسکی صدائے مہیب کی دہشت سے ہستناپور کے باشندے نہ سوئے دوسرے
دن راجہ کا جسم سوختہ نکال کر گنگا مین ڈال دیا اور ہر ایک رونے پیٹنے مین مشغول
ہوا ہر چند راجا نے اپنے رکہیا کے لئے بود و باش ایسے مکان مین اختیار
کی کہ عنقائے وہم کی بہی پہونچ وہان نہ تہی لیکن اجل آئی ہوئی نہین ٹلتی یہان
مسیحا کی بہی نہین چلتی اگر لوہے کی کوٹہری مین بند کیون نہوا اوسکے ہاتہہ سے
نہ بچ گئے دیکہہ لو آخر راجا کی تدبیر کچہہ پیش رفت نہوئی اور جان کسیطرح نہ
بچی مدت اوسکے راج کی ساٹہہ برس لیکن جب سے راجا اوس مکان
مین گوشہ گیر ہوا تہا اپنے جدو آبا کے ذکر و اذکار سنا کرتا یا بیدانت
شاستر کے سماعت کیا کرتا کیونکہ اوسکا نتیجہ دل کی صفائی اور عقبی مین عذاب
سے رہائی ہے اور کتاب بہاگوت اوسی جلسے مین سوامی سکہہ دیو بیاس
دیو کے بیٹے نے راجا کی نجات پانے کے لئے بلکہ ایک عالم کے فیض اوٹہانے
کے لئے ترتیب دی وہ حقیقت و طریقت کی کیفیات کو متضمن اور سری کشن کی
حالات کو مشتمل ہے بے شک و شبہ انسان اوسکے حقایق کے دریافت سے

قید علایق سے رہائی پاتا ہے اور خانۂ دل اوسکا نور معرفت سے منور ہو جاتا ہے چنانچہ اوسیوقت سے اس جہان مین اوسکی شہرت ہوئی اور ایک جم غفیر کو اوسکی طرف رغبت ہوئی ؛

احوال راجا جنمجی بن راجا پریچھت

جب راجا پریچھت نے اس جہان فانی کو تجا اور بیکنٹھہ مین جا بسا تب امیرون نے متفق ہو کر اوسکے بڑے بیٹے کو راج پر بٹھایا ؛ طاعت اوسکی قبول کی کمر خدمت کی باندہی اگرچہ یہہ راجا خرد سال تہا پر بندوبست مملکت کا اور انتظام سلطنت کا اس خوبی کے ساتہہ کیا کہ کوئی پیرجہاں دیدہ اسکا اس امر مین خلاف و انحراف نہ کر سکا ملک آباد ہو گئے مفسد برباد ہو گئے رعیت خوشحال ہوئی سپاہ مرفہ احوال ہوئی راجہ اس دیار کے بعضے حکام کہ اوسے نہ مانتے تہے اور باغی تہے اور پر چڑہ گیا قرار واقعی اونکو تنبیہ کی ملک پر اونکے قبضہ کر لیا بعد اسکے ہستناپور مین داخل ہوا اوسوقت اوٹنگ نام ایک منی اپنے عصر مین بڑا صاحب کمال و صاحب حال و قال تہا راجا کی مجلس مین وارد ہوا راجا نے آنا اوسکا مغتنم جانا کمال فروتنی و خوشخلقی سے پیش آیا منی نے کہا اے راجا کیا طریقہ ہے کہ جن راجاؤن نے تجہہ سے کچہہ بدی برائی نہین کی اونکو ناحق رنج پہونچا ہے ملک چہینتا ہے اس سبب سے بازار جنگ گرم ہوتا ہے بندے خدا کے مارے جاتے ہین رعیت پامال ہوتی ہے اپنی گردن پر مظلمہ لیتا ہے اور جس کام سے کہ دنیا مین بیکنامی اور عقبی مین خوشحالی ہو اوسکی طرف

وہیان بہی نہین کرتا راجا اس بات کو سنکر بہچک سا رہ گیا بعد تامل کہنے بولا کہ وہ
کونسا کام ہے کہ جسکو خواہ مخواہ کیا چاہیئے عابد نے کہا کہ تیرا باپ نہایت عادل
نیک شعار رعیت نواز سپاہ پرور تہا تچھک سانپ نے اوسکو مارا اور تو باوجود
اس قدرت اور قوت کے اپنے باپ کا اوسکے انتقام نہین لیتا اور اوسکو
اس عمل بد کی سزا نہین دیتا کہ تا قیامت تیرا نام دنیا مین رہے اور عقبی مین کچھہ
ضرر تجھے نہ پہونچے از بسکہ کلام درویش کا با اثر تہا راجا کے آنسو بے اختیار
گر پڑے و یگ حمیت نے جوش مارا شعلہ غیرت کا بلند ہوا ندان ارادہ کیا کہ
تچھک سانپ کو اوسکی قوم سمیت جلا کر راکھہ کر دیجیئے بلکہ ایک تخم اثر نہ رہے اور
سانپ کا دنیا مین باقی نہ رہنے بنا برا سکے بڑے بڑے جادوگر ساحر افسون دان
بید خوان بلائے انمین ایک ایک ایسا تہا کہ عالم علوی کو حاضر کرے آفتاب و مہتاب
کو آسمان سے اوتارے اور جو کچھہ اسباب و لوازم سانپون کے مارنے جلانے
کے لئے چاہیئے تہا موجود کر دیا ساحرون نے ایک محوطہ آتش کا درست کیا بعد
اوسکے منتر پڑہنے شروع کئے اونکی تاثیر سے سانپون اژدہون کے دلون
مین عجب طرح کی وحشت مستولی و دہشت غالب ہوئی کہ ہزارون سینکڑون اپنے
اپنے بانبیون غارون سے گہبرا گہبرا نکلے اور اوس آگ مین گر گر کر جلنے لگے
یہان تلک کہ تحت الثرا اور عالم بالا مین بہی جو سکونت رکہتے تہے وے
بہی آن پہونچے اور اس جلدی سے آتے تہے کہ آپسمین لپٹ لپٹ جاتے
تہے مرتبہ اول بیس ہزار سانپ آنکر جلے پہر ایک لاکہہ اوس آگ مین راکھہ ہوئے
بعد اسکے گیارہ لاکہہ پہر دس کروڑ بعد اسکے انگنت آئے اور جل گئے کتنے اونمین

گہڑ منہہ ہے اور کتونکی ہاتہی کیسی سونڈین تہین اور بہتون کے ناک اور کان مین
منہہ تہا اکثرون کے دو سر بہتون کے چار چار تہے بعضے ایک کوس کی
لنبائی مین بعضے دو کوس کے عرصے مین بعضے ایسے کہ جو شکل چاہین بنجائین اور
جس جگہ ارادہ کرین اپنے تئین وہین پہنچائین غرض اسقدر جلد کہ اونکی بدن
کی چربی سے جوین بہین اور آتش ایسی مشتعل ہوئی کہ اوسکے دہوئین سے
ایک طبقہ خاکی فلک پر اور پیدا ہوا اندان مسترون سنے یہہ اثر کیا کہ شیش ناگ
مضطرب ہوکر چاہتا تہا کہ زمین کو اپنے دوش سے رکہدے اور اوس آگ
مین آپڑے لیکن حکم الہی نہ تہا کہ تخمۂ زمین یکبارگی پاش پاش ہووے
اور سانپون کا بیج دنیا مین نہ رہے اس باعث سے وہ بہزار جدوجہد ٹہیرا رہا
اس ہنگام مین آستیک نام ایت بڑا تپشی جوگی راجا کی مجلس مین وارد ہوا
اور راجا کو آشیش دیکر سانپون کی شفاعت کی تقصیر اونکی معاف کروائی جنکی
قضا آئی تہی جلے مابقیہ سانپ اوس آتش جان گداز سے بچے سچ ہے جسکو
خدا بچاوے اوسپر کبہی نہ آفت آوے تچھک سانپ کہ جسکے واسطے آتشکدہ
مشتعل ہوا تہا وہ بہی جان سلامت لے گیا درویش کے طفیل سے اوس
نارسوزان مین نہ جلا پہر راجہ نے بڑا جشن کیا اور کئی ہزار براہمنون کو نفیس
نفیس کہانے کہلائے ظروف نقرئی و طلائی بہی بخشش دیئے اور بہاری
بہاری جوڑے پہنائے نقد و جنس بہی بہت سا بانٹا روپے سونے کے
باسن بہی ہزارون دیئے غربا فقرا پر احسان بہت سے کئے اور اسی
جشن مین راجے بابو کہ مہمان آئے تہے اونکے روبرو کشتیان پوشاک

وجواہر وغیرہ کی رکہین بلکہ ہاتہی گہوڑے بہی ساز وعراق سمیت لطف فرمائے اور
تحفے بہی ہر شہر دبار کے عطا کئے پہر سبکو خوشی وخورم رخصت کیا چار ہزار
آٹہہ سو برس کچہہ اوپر گذرے ہین سوائے اس راجا کے کسی سے یہہ جگ
ادا نہین ہوا بلکہ اسکے جد وآبا باوجود اس قدرت کے کہ آسمان پر جاتے
تہے اور قعر زمین کی خبر لاتے تہے لیکن مرتکب اس امر کے نہوئے اور
کسطرح سے ہوتے کہ منشی قضاوقدر نے اتمام اسکا راجا جنمجی کے ہاتہہ لکہا تہا
چنانچہ پیش ازوقوع اس واقعے کے ماضی ومستقبل کے خبر وہندے
کتب تواریخ مین اس امر کا انصرام پانا راجا مذکور کے ہاتہہ سے تحریر گرگئے
تہے جب راجا اس کام سے فراغت پاچکا انتظام امور سلطنت مین مشغول
ہوا عدل وانصاف کرنے لگا بعد مدت کے اتفاقاً بیاس دیو راجا کی صحبت مین آنکلا
راجا نے اوس آگاہ اسرار غیب سے سوال کیا کہ میرے بزرگ اسقدر دانا و
بینا تہے کہ اسرار غیب اوپر کہل رہے تہے اور یہہ ایک لڑکا بہی جانتا ہے کہ حیات
مستعار ہے ہمیشہ کوئی نہین جیتا دنیا مین سدا کوئی نہ رہیگا تسپر ایسی ایسی
لڑائیان لڑے کہ ہزارون بہائی بند خویش واقربا تیغ ہوئے بلکہ بیشمار ذیحیات
حیوان وانسان سے موئے وجہ اسکی کیا ہے بیاس دیو نے کہا کہ ارادہ الہی یون
ہی تہا کہ یہہ امور انکے ہاتہہ سے ظہور مین آئین پہر راجا نے کہا باوجود اس
آگاہی کے تدارک اوسکے دفعیہ کا کیون نہ کیا بیاس دیو بولا کسکی قدرت ہے کہ
تقدیر الہی کو پہیرے جب کہ حکم بادشاہ مجازی کا کم پہرتا ہے تو بادشاہ حقیقی
کی قضاے مبرم کسطرح ٹلے اور کسکی مجال ہے کہ اوس سے بچے بالفعل ایک

امر پردۂ غیب سے تیرے لئے وقوع مین آتا ہے تو ایک گناہ عظیم مین گرفتار
ہوگا اگر مین علاج بہی اوسکا بتا دیتا ہون اگر تجھسے ہوسکتا ہے تو کر اس سے
بچ رہ راجا یہہ بات سنکر حیران رہ گیا بعد تامل کے سائل ہوا کہ وہ کونسی بلا
ہے کہ میرے واسطے مقدر ہوئی ہے اور میری سرنوشت مین لکہی گئی ہے
خدا کے واسطے مجھپر رحم کر اور اوسکی مدافعت کی تدبیر بتا دو کہ پیش از وقوع
اسکا تدارک کرون تا اوسکے شر سے بچ رہون وہ آگاہ دل تو اوسکی ماہیت
سے بخوبی آگاہ تہا بیان کرنے لگا کہ فلانی تاریخ ایک سوداگر خوبصورت گہوڑا
بہت چالاک تیرے حضور لائیگا چاہیئے کہ تو اوسکو نہ لیوے بلکہ نگاہ بہی
اوسپر نہ کرے ایسا نا اگر نہ لیوے بہی تو زنہار سوار نہو جیو کیونکہ اگر تو سوار ہوا تو
وہ بلا توقف جنگل مین لیجائیگا اور وہان ایک عورت نہایت حسین مہ جبین تجھے نظر
آئیگی ہرگز تو اوسپر مبتلا نہونا اور اوسکے ساتہہ سنجوگ نکرنا اور جیون بہی ہوا تو
اوسکا محکوم نہو جائیو درصورتیکہ وہ عورت تیرے گہر مین آوے تو اوسکی متابعت
نہ کیجو والا تجھسے ایک گناہ عظیم ہوگا یہہ کہکر بیاس دیو نظرون سے غایب ہوگیا
جب روز مہورت پہونچا سوداگر ایک گہوڑا پری پیکر نیکو منظر پشت خوش اسلوب و خوشرنگ
بڑا دوڑاک اڑان سنگ راجا کے در دولت پر لایا خاص و عام کا اژدہام ہوگیا
رفتہ رفتہ راجا کو بہی خبر پہونچی اوسکے دیدۂ بصیرت کے آگے پردہ پڑگیا سچ ہے
کہ ہونے والی بات بن ہوئے نہین رہتی بے اختیار اوسکے دیکہنے کو محل
سے باہر نکل آیا اوسکی رعنائی و زیبائی دیکہتی ہی زمام اختیار کی ہاتہہ سے
چہٹ گئی جہٹ سے اوسکی پیٹہہ لاگا اور وہ باد پا فوراً اوسے لے بہاگا ازان

ایسے بیابان ہولناک مین پہونچا کہ اجگرون کے جگرے وہانکے درختون کی
عظمت وہیبت سے تڑکے جاتے تہے اور اوسکے درندون وحشیون کی آوازون
سے شیرون کے دل دہڑکے جاتے تہے راجا ہکا بکا سا رہ گیا یہانتک ڈرا
کہ تہر تہر کانپنے لگا اور ادہر اودہر تکنے کہ وہان ایک پریزاد چودہ برسکی چودہوین رات
کے چاند سے رنگ روپ مین اعلے بلکہ سورج کی چمک بہی اوسکی رنگت کے روبرو
زرد اور اندر کی اپچہڑا اوسکے حسن کے آگے گرد ۔ نظم کرے قتل عالم
کو ایک آن مین ۔ یہہ عالم کہان نوع انسان مین ۔ نہ پہول اوسکے مکہڑے
کے آگے پہلے ۔ نہ کبک اوسسے ہوکر مقابل چلے ۔ نہ نرگس کو آنکہون سے
دعوے ذری ۔ نہ سنبل کو بالون سے تک ہمسری ۔ اگر حسن کا اوسکے
دیکہے سمان ۔ تو مشاطہ بنجائے حور جنان ۔ قضارا مہاراج کو نظر آئی فی الفور
ہوش سے جاتا رہا حواس نے کنارا کیا عشق گریبان گیر ہوا دامن تحمل ہاتہہ
سے چہٹ گیا کشور صبر وسکون ایک لخت لٹ گیا بے اختیار گہوڑے سے
اوترا اوسکے پاس جا بیٹہا اور یون پوچہا کہ اے پری پیکر رشک قمر تو یاسمن کس
گلشن کی ہے اور نسترن کون سے چمن کی کیا بجوگ پڑا کہ تیرا آنا اس جنگل وبر
مین ہوا اوس غنچہ دہن نے مسکراکر عشوہ ونازسے اپنا حسب ونسب اور سبب
بیابان مین آنے کا بیان کیا راجا اوسکی گفتار شیرین وکلام نمکین سنکر
اور بہی مبتلا ہوا ندان موافق اپنے آئین کے اوس مہ جبین سے بیاہ کیا بعد
اسکے راجا اپنی دار السلطنت مین اوسکو لایا اور سارے محل کی عورات
کا اوسکو سردار بنایا یہانتک اوسکا محکوم ہوا کہ اوسکے بن کہے ہل کر پانی نہی

یہ بیتا سچ ہے کہ جو کام نیک یا بد کسی کے ہاتھہ سے ہوا چاہتا ہے اسباب اوسکے
پہلے مہیا ہوتے ہین خواہ مخواہ وہ اوس امر کا مرتکب ہوتا ہے ہرچند بچاوے
بچ نہین سکتا راجا کی سرنوشت مین ثبت تہا کہ وہ عورت باعث ایک گناہ عظیم کا
پڑیگی باوجود آگاہی کے باز نہ رہا اتفاقا ایکدن مہت سے برہمن اوسکے گہر مین
انواع واقسام کی نعمتین کہانے شیرین ونمکین کہا رہے تہے اور اپنے کام و
زبان پر لذتین اوٹہا رہے تہے راجا بہی ثواب کے لئے وہان حاضر تہا کہ وہ نازنین
غارت گر دین قیامت قامت سیمین بر پری پیکر خرابی ایمان غارت کن کبر و مسلمان
نہایت بناؤ سنگار سے بگہنے مین لدی ہوئی پوشاک بہاری پہنے ہوئے کنگہی
چوٹی کئے ہوئے دولت سرا سے باہر نکل اوس مجمع مین چلی آئی اوسکو دیکہتی
ہی وہ بیچارے سکتے کے عالم مین آگئے بہک سے رہ گئے تیر غمزہ اوسکا کہایا
اور کہانے سے ہاتہہ اوٹہایا راجا اس احوال کو دیکہتے ہی آگ ہوگیا شعلۂ غیرت
اوسکا بلند ہوا پلک مارتے مین برہمنون کی جماعت کو خاک ہلاکت مین سلا دی دنیا
مین بدنامی لی اور عقبی مین عذاب کی سختی بعد اسکے نہایت پچتایا افسوس سے ہاتہہ
مارنے لگا اور زار زار رونے کہ مجہسے ایسا برا کام ہوا تمام عمر کی نیک نامی جاتی
رہی بدنامی حاصل ہوئی ساتہہ اسکے مکافات آخرت مین اسکی نہایت بد ہوگی ہرچند غم
وغصہ کہاتا تہا اور ندامت کہینچتا تہا پر کچہہ فائدہ نہوتا تہا اتنے مین بیاس دیو پہر حاضر
ہوا اور کہنے لگا اے راجا باوجود اسکے کہ مینی تجکو اس بات سے آگاہ کیا تہا
پہر اس شدنی کو تونے کیون نہ روکا اور دفع نہ کیا راجا بہت سا نادم ہوا اور بہت
سی معذرت کی بعد اسکے التماس کیا کہ اس گناہ عظیم کا تدارک وتلافی مجہے بتا کہ عاقبت

مین اسکے عذاب سے رہائی پاؤن اور گرفتار نہون بیاس دیو نے کہا کہ بہت
سی خیرات و تصدقات کے بعد کتاب مہابہارت کو پڑہوا کر گوش دل سے سن اور اسکے
معانی پر دیہان دہر البتہ نجات پائیگا اور یہہ گناہ تیرا بخشا جائیگا چنانچہ راجا نے تمام
خزینے و دفینے جتنے تہے بلکہ سارا اسباب فقرا و مساکین کو بخشدیا اور کتاب مذکور کو
سناتن کہ شاگرد رشید بیاس دیو کا تہا اوسسے پڑہوا کر رجوع قلب سے سنا
گناہون سے پاک ہوا عذاب آخرت سے بچا اوسیوقت سے یہہ کتاب تمام
عالم مین مشہور و معروف ہوئی جب اوسنے فراغت حاصل کی بدستور امور مملکت
مین مشغول ہوا عدل و انصاف کرنے لگا بعد مدت کوکب بقا اوسکا مغرب فنا مین غروب
ہوا جہان رعیت و سپاہ کی نظرون مین تاریک ہوگیا اوسکی سلطنت کی مدت چوراسی
برس رہی ؛

راجا اسمند بن راجا جنجی سب مین بڑا تہا بعد اپنے باپ کے راج پر بیٹہا عدل
و انصاف سے جہان کو روشن کیا مانند اپنے جدو آبا کے امور مملکت کو
انتظام دیا مدت اوسکے راج کی بیاسی برس اور دو مہینے ؛

راجا ادہن بن راجا اسمند نے اٹہاسی برس دو مہینے راج کیا اور رعیت اور
سپاہ کو بہت آرام دیا ؛

راجہ مہاجی بن ادہن نے اکاسی برس اور گیارہ مہینے ریاست کی اور تخت
سلطنت کو زینت بخشی ؛

راجا جسرتہہ بن مہاجی نے فرمانروائی اور مملکت پیرائی دو سو مہینے پچہتر
برس کی ؛

راجا وشت وان بن جسٹھہ نے چھپتر برس تین مہینے راج کیا اور ایک جہان آباد کیا ؛

راجا اگرسین بن راجا وشٹ وان بعد اسکے راجا ہوا رعیت پروری و ملک ستانی کا نقارا اوسنے بجایا آخر اٹھتر برس اور آٹھہ مہینے کے بعد اس جہان سے گذر گیا ؛

راجا سورسین بن راجا اگرسین اسی برس تلک راج کی مسند پر رونق افزا رہا مالی ملکی کاروبار کو بخوبی انتظام دیا کیا ؛

اوسکے بعد راجا سوست سین بن راجا سورسین نے پینسٹھہ برس دو مہینے راج کیا رعیت اور سپاہ کو چین سے رکھا ؛

اوسکے بعد راجا رسمی بن راجا سوست نے اونہتر برس پانچ مہینے راج کے مسند کو رونق بخشی اور جہان مین بخوبی حکومت کی ؛

بعد اسکے راجا پرچھل بن راجا رسمی تخت حکومت پر بیٹھا اور چوسٹھہ برس سات مہینے تلک مملکت کو آباد رکھا ؛

اوسکے بعد راجا سونیتھہ پال بن راجا پرچھل باسٹھہ برس اور ایک مہینے راجا رہا جہان کو فتنہ و فساد سے پاک کیا ؛

پھر راجا نرہردیو بن راجا سونیتھہ پال اکاون برس گیارہ مہینے حکم رانی و ملک ستانی مین مشغول رہا ؛

بعد اوسکے راجہ سوجرتھہ بن راجا نرہردیو نے بیالیس برس اور گیارہ مہینے جہان بانی کی اور حسن سلوک سے زندگانی کاٹی ؛

پھر راجا بھوپ بن راجا سوجرتھہ راجا ہوا اٹھاون برس اور تین مہینے امور سلطنت کو انتظام دیا کیا ؛

بعد اوسکے راجا سونی بن راجا بھوب راج پر قایم ہوا پچپن برس اور آٹھہ مہینے حکومت کرتا رہا ؛

پھر راجا مدھابی بن راجا سونی باون برس اور نو مہینے فرمانروائی و کشورستانی کرتا رہا آخر اس جہان سے راہی ہوا ؛

بعد اوسکے راجا سرون چر بن راجا مدھابی نے پچیس برس اور آٹھہ مہینے ریاست کی اور مملکت کو رونق بخشی ؛

پھر راجا بھیکم بن راجا سرون چر نے سینتالیس برس اور نو مہینے راج کیا سپاہ و رعیت کو خوشنود رکھا اور جہان کو عدل و انصاف سے آراستہ کر دیا ؛

بعد اوسکے راجہ پدارتھہ بن راجا بھیکم نے پینتالیس برس گیارہ مہینے سپاہ و رعیت کو پالا اور عالم کو نوازا ؛

پھر راجا دسوان بن راجا پدارتھہ راجا ہوا اور چوالیس برس نو مہینے سپاہ و رعیت کو اوس نے امن مین رکھا ؛

راجا آدنی بن راجا دسوان نے چوالیس برس راج کیا اور خلق کی تالیف قلوب کرتا رہا ؛

اوسکے بعد راجا امنی بر بن راجا آدنی اکاون برس تلک راج پر قایم رہا سپاہ و رعیت کو داد و دہش سے نوازا کیا ؛

پھر راجا وند پال بن راجا امنی بر اٹھتیس برس نو مہینے راجا رہا اور خلق کو آرام

دیا کیا ؛

راجا دیسال بن راجا وندپال نے پینتالیس برس تخت حکومت پر جلوس فرمایا خلایق کو اپنے سایہ حمایت مین آرام سے رکھا اور گردن کشون کو سرنگون کیا ؛

پہر راجا شیباک بن راجا دیسال نے چھتیس برس امور سلطنت کو انتظام دیا کیا اور مفسدون خونیون کا لہو پیا کیا ؛

بعدا وسکے راجا کہیم بن راجا شیباک اٹھاون برس پانچ مہینے اپنے باپ کا قایم مقام رہا اور جدو آبا کا نام روشن کیا ؛

پہر راجا کہیمن بن راجا کہیم راج پر بیٹھا لیکن امور سلطنت مین کاہلی اور عدالت کے طریقے مین سستی کرتا تہا مطلق مالی وملکی کامون کی طرف دہیان نہ دہرتا بے پروائی و لاوبالی اوسنے اپنا شغل کیا ندان سلطنت کو ہاتہہ سے کہو دیا بلکہ اپنی جان بہی دی خلاق کون ومکان نے جہان کو جیسے پیدا کیا سررشتہ انتظام امور خلایق کا شاہان عظیم الشان کے ہاتہہ مین دیا پس انکو لازم ہے کہ خلق کی رفاہ ہر آن مین چاہین اور عدل و انصاف کے چلن بخوبی نباہین نہین تو سلطنت چہن جائیگی بلکہ جان پر بہی آفت آئیگی جب راجا کہیمن کو امرا و زرا نے بمرتبہ غافل اور امور ملکی و مالی مین کاہل پایا جو وزیر کہ کاروبار سلطنت کا مختار تہا اوسکو امیدوار سلطنت کیا ندان اوسکو بہی حرص سلطنت کی ہوئی سوزن طمع نے چشم مروت اوسکی سی دی ایک دن قابو پاکر اوسنے راجا کو مار لیا اور آپ راج پر قایم ہوا غرض راجا کہیمن

نے اٹھتالیس برس اور گیارہ مہینے راج کیا پانڈون کے خاندان مین سلطنت
اسی تلک تہی قضاو قدر سے اٹھارہ سنے چونسٹھ برس اونکے گھرانے
مین بادشاہت رہی راجا جدشٹر سے لیکر راجا کہیمن تلک تیس شخصون
نے ریاست کی ؛

راجا بسرا کہ مرتبہ وزارت سے پایۂ سلطنت کو پہونچا اور حکومت پر بیٹھا
اکثر اوقات کاروبار سلطنت مین مشغول رہتا اور صعوبتین واسطے خلق کے
برغبت سہتا لیکن ہرگاہ کہ احوال اوسکی اولاد کا مفصل معلوم نہ تہا اسواسطے
مختصر کیا فقط ہر ایک کا نام اور مدت سلطنت لکہہ دی ؛

قصہ مختصر راجہ بسرا نے ستر برس چار مہینے راج کیا پہر راجا سورسین اوسکے
بیٹے نے اپنے باپ کے بعد بیالیس برس اور آٹہہ مہینے رعیت و سپاہ
کو اپنے سایہ عدالت مین آرام سے رکہا آخر ملک عدم کو اکیلا چلا گیا ؛
پہر راجا بیرساہ راجا سورسین کا بیٹا باپ کی مسند پر بیٹہا اور باون برس
چہ مہینے اوسنے خلق کو اپنی پناہ مین رکہا ؛

بعد اوسکے راجا آہنگ ساہ بن راجا بیرساہ تخت نشین ہوا سینتالیس برس
اور نو مہینے اوسنے بہی عدل گستری اور رعیت پروری کی ؛

اوسکے بعد راجا برجیت بیٹا راجا آہنگ ساہ کا تخت نشین ہوا بیالیس
برس گیارہ مہینے اوس نے راج کیا اور رونق افزای مملکت رہا ؛

پہر راجا دربہہ راجا برجیت کا خلف راج پر بیٹہا چوالیس برس اور تین مہینے
حاکم رہا ؛

بعداوسکے راجسودہ پال بن راجادرپہہ نے تخت سلطنت پر جلوس
فرمایا مملکت کو بخوبی بسایا بعد تیس برس نو مہینے کے اس جہان کو تجا
بیکنٹھہ مین جابسا ؛

اوسکے بعد راجاپورمت راجاسودہ پال کے بیٹے نے تخت سلطنت کو
زیب دیا اور آوازہ عدل و انصاف کا بلند کیا آخر بیالیس برس اور دو
مہینے کے بعد ملک بقا کا راہی ہوا

پہر راجا سنجی راجاپورمت کا پورا اپنے باپ کے مقام پر بیٹھا بتیس برس تین
مہینے وہ بہی امور ملکی کے انتظام مین لگا رہا ؛

بعداوسکے راجامرجودہ بن راجا سنجی فرمان روا ہوا اور ستائیس برس
چار مہینے امور جہان کے بندوبست مین رہا ؛

پہر راجا امین پال بن راجا امرجودہ نے نقارا سلطنت کا بجایا بائیس برس گیارہ
مہینے تلک قضیہ جہگڑا خلق اللہ کا واجبی طور چکایا ؛

بعداوسکے راجا سروہی بن راجا امین پال نے کشورستانی و ملک گیری مین اوقات
گذاری آخر سینتالیس برس سات مہینے کے بعد بیکنٹھہ باسی ہوا ؛

پہر راجا پدارتہہ بن راجا سروہی نے رایت فرمانروہی کو بلند کیا پچیس برس پانچ
مہینے عدل وانصاف کا ڈنکا دیا ؛

بعداوسکے راجا بدہمل راجہ پدارتہہ کا بیٹا مسند حکومت پر بیٹھا لیکن سپاہ و رعیت
کی طرف متوجہ نہوا عیش و عشرت مین پڑگیا بہنگ پینا اختیار کیا نشے مین غرق رہنے
لگا امرا و زراسے بدسلوکیان شروع کین انکہین یک مرتبہ بند کرلین راہ و رسم

رئیسون کی بہلاوی تالیف قلوب ترک کی آپ مین نہ رہا خبطی سا ہوگیا رئیس
کو لازم ہے کہ کسی نشے کی کثرت نہ کرے اور عادت نہ ڈالے نہین تو خاصیت
جماد کی پیدا کریگا اور انسانیت سے جاتا رہیگا ؛

القصہ جب راجا بہنگ کی افراط سے از خود رفتہ ہوگیا ارکان دولت سے بدخواہان
کرنے لگے تب بیرماہ وزیر نے لوگون کے ورغلانے سے قابو پاکر ایکدن
اوسکو مارا اور ملک کا مالک ہو بیٹھا واقعی حب ریاست و حرص سلطنت
آدمی کو حقوق محسن کے بہلا دیتی ہے بلکہ خوف الہی دل سے اوٹھا دیتی ہے
تب جان بوجھ کر اوسی امر کا مرتکب ہوتا ہے جسکے سبب خوبی عقبیٰ کہوتا ہے
قصہ مختصر اس مقتول نے اکتیس برس اور آٹھ مہینے راج کیا اسکے بعد راجا بسراد
کی اولاد سے سررشتہ سلطنت منقطع ہوا اور خاندان مین گیا حاصل یہہ ہے کہ
راجا بسراد سے لیکر اس راجا تلک چودہ شخصون نے پانسو ایک برس
سلطنت کی ؛

پہر راجا بیرباہ پایہ وزارت سے جو مرتبہ سلطنت کو پہونچا پینتیس برس تخت نشین رہا
بعد اوسکے راجا جنجاب سنگہ راجا بیرباہ کا بیٹا ستائیس برس اور سات مہینے
راج کرتا رہا آخر اس جہان کو تج کیا ؛

پہر راجا ستر کہن بن راجا جنجاب سنگہ مسند نشین ہوا اور اکیس برس اوسنے
راج کیا ؛

اوسکے بعد راجا ہی پت بن ستر کہن پچیس برس اور چار مہینے اپنے باپ
کا قایم مقام رہا اور امور ملکی کو انتظام دیا کیا ؛

بعداوسکے راجا بہارمل مہی پت کا بیٹا تخت ریاست پر قایم ہوا اور چونتیس برس
آٹھہ مہینے طریقے ریاست و حکومت سے بجالایا ؛

پہر راجا سروپ دت راجا بہارمل کا بیٹا راجا ہوا اٹھائیس برس اور تین مہینے حسب

بعداوسکے راجا مترسین بن راجا سروپ دت نے چوبیس برس تین مہینے
مسند حکومت کو زینت دی سپاہ و رعیت کی پرورش و درستی مین اوقات
گذاری ؛

پہر راجا سکھدان راجا مترسین کا بیٹا حاکم ہوا اور ستائیس برس اور دو مہینے
اوسنے راج کیا ؛

بعداوسکے راجا جی مل بن سکھدان اٹھائیس برس دو مہینے راجا رہا آخر آگ
مین جلکر راکھہ ہوا ؛

اوسکے بعد راجا کمل نک راجا جے مل کا پوتا اپنے باپ کی مسند پر بیٹھا اور دو برس
برس چار مہینے حاکم رہا ؛

پہر راجا کمل من راجا کمل نک کے نورچشم نے جگ اوجالا کیا چھیالیس برس
تک سوا و ظلم کو مملکت مین آنے نہ دیا ؛

بعداوسکے راجا ستر مردن بن راجا کمل من نے تخت سلطنت کو آرایش
دی آٹھہ برس گیارہ مہینے دنیا مین حکومت کی ؛

اوسکے بعد راجا جیون جات راجا ستر مردن کا بیٹا قایم مقام اپنے باپ کا
ہوا چھبیس برس نو مہینے خلق کو اوسسے فیض پہونچا ؛

پہر راجا ہری جگ جیون جات کا بیٹا راجا ہوا اور تیرہ برس دو مہینے تلک امور

Taj Tahir Foundation

ملکی کو انتظام دیتا رہا ؛

اوسکے بعد راجا بیرسین بن راجا ہری جک نے تخت حکومت پر جلوس فرمایا

پینتیس برس دو مہینے طریقے ریلست و حکومت کے بجالایا ؛

بعد اوسکے راجا اوہت بن راجا بیرسین رئیس ٹہہرا لیکن اوسنے جوانی و

فرمان روائی کے غرور سے امور مملکت کی طرف سے غفلت کی عیش و عشرت

مین اوقات کاٹنے لگا اکثر اوقات محل مین رہنا اختیار کیا فی الواقع عیش و عشرت

جوانی مین نہایت خوب ہے چنانچہ ہر ایک جوان کو مرغوب ہے خصوصًا جسکو

جوانی مین دولت ہو اور سکے تو حق بطرف ہے لیکن جنکو خدا نے عقل دی ہے

سوچ سمجھکر عیاشی کرتے ہین اسقدر لگ نہین پڑتے امور مملکت کو سب باتونسے

مقدم جانتے ہین اور کہا اپنے دولت خواہون کا بخابن و دل سے مانتے ہین

جو حاکم عیاش ہوا وہ دین و دنیا سے گیا نتیجہ عیاشی کا غفلت ہے اور کاہلی

کا ذلت اکثر تخت نشین غفلت کے باعث صاحب حقیر ہوئے بہتیرے

سلاطین کہالت کے سبب حقیر ہوئے القصہ جب بی پروائی و لاؤبالی

راجہ کی بہت بڑہ گئی اور نارسائی اوسکی سب کے نزدیک ثابت ہوئی ارکان

دولت و اعیان سلطنت نے وزیر سے اتفاق کیا اور راجہ کو مار کر اوسکے

راج پر بیٹہا دیا حاصل یہہ ہے کہ غفلت بادشاہون کی اونکے تخت سلطنت

کو خاک مین ملاتی ہے اور وزیرونکو پایہ وزارت سے اور تگ شاہی

پر بیٹہاتی ہے ؛

غرض راجہ اوہت نے تیس برس گیارہ مہینے راج کیا آخر اپنے کئے کی

سزا کو پہونچا قصہ کوتاہ راجا بیرماہ سے لے تا راجا ادہت سولہ اشخاص نے سلطنت کی چار سو چالیس برس کے بعد انکے خاندان سے ریاست گئی ۔

جب راجا وندہر منصب وزارت سے درجہ سلطنت کو پہونچا اکتالیس برس چھہ مہینے سپاہ و رعیت کی بخوبی پرداخت کرتا رہا آخر نقارہ رحلت کا بجا گیا ۔

پہر راجا سین و ہوج بن راجا وندہر راج پر بیٹھا پینتالیس برس خلق کا کام اوسکے ہاتھہ سے جاری رہا ۔

بعد اوسکے راجا مہاگنگ راجا سین و ہوج کا بیٹا حاکم ہوا اور اکتالیس برس چھ مہینے کے بعد اوسنے رخت ہستی کو باندہا ۔

اوسکے بعد راجہ مہاجودہ بن مہاگنگ رئیس ہوا اینتس برس امور سلطنت کو انجام دیتا رہا ۔

پہر راجا ناتہہ بن راجا مہاجودہ اٹہتالیس برس حاکم رہا آخر چیانہ اپنی عمر کا بہر گیا ۔

اوسکے بعد راجا جیون راج بن ناتہہ راج پر قایم ہوا پینتالیس برس سات مہینے کاربار سلطنت کا کرتا رہا ۔

اوسکے بعد راجا اودی سین راجا جیون راج کا بیٹا تخت حکومت پر جلوس کیا اور سینتیس برس پانچ مہینے دنیا مین رہا ۔

پہر راجا انند جل اودی سین کا بیٹا اکاون برس حکومت کرتا رہا آخر تخت سلطنت کو چہوڑ گیا ۔

پہر راجا راج پال بن راجا انند جل نے تخت حکومت پر جلوس کیا خلق اللہ کو

آرام دیا جہانبانی و ملکستانی پر مصروف ہوا بزور شمشیر بہت سے ملکون
پر قبضہ کر لیا اور اکثر گردن کشون کو اپنا مطیع کیا تب تو شراب نخوت کا نشہ خوب
سا چڑہا اور تکبر حد سے زیادہ بڑہا چنانچہ اکثر بادشاہون کو خاطر مین نہ لاتا تہا
اور سلوک متکبرانہ سے پیش آتا حاصل یہہ ہے کہ کثرت لشکر و تسلط سلاطین
پر بغرور زندگانی کرتا تہا حکما و عقلا نے فرمایا ہے اور تجربے مین بہی آیا ہے
کہ جن نے تکبر و نخوت و رعونت کی اندک زمانے مین ایسی سزا چنگ کہائی
کہ خاک مین مل گیا اور جس نے غرور سے پگڑی پہیر رکہی وہی پگڑی اوسکی گلوگیر ہوئی گلا اوسکا گہونٹا اور دم خفا کیا آخر کار خاک مذلت پر وہ گرا قصہ کوتاہ
سکہونت نامی راجا کہ دامنۂ کوہ کماؤن مین تہوڑے سے ملک پر متصرف تہا
ساتہہ اسکے خراج بہی اوسے دیتا تہا ایک دن وہ اپنی ارکان سلطنت و دوست
مملکت کو لیکر معہ لشکر مہاراج پر چڑہ گیا اور فتح یاب ہوا خدا کی قدرت سے عجب
کیا ہے اگر وہ ارادہ کرے تو پہاڑ کو برگ کاہ اور کہاڑے اور مور مار کو مار سے نیچ
راجا راج پال باوجود اس قدرت اور قوت کے اوس ضعیف کے ہاتہہ سے مارا پڑا
اور وہ ملک کا مالک ہو بیٹہا راجا راج پال نے چہبیس برس راج کیا حاصل یہہ ہے
کہ راجا وندہر سے لیکر اس راجا تلک نو شخصون نے ریاست کی آخر سلطنت
اونکی خاندان سے بعد راجا راج پال کے منقطع ہوئی جب راجا سکہونت کوہی
والی مملکت محروسہ کا ہوا اوسکے مزاج مین بہی نہایت غرور آگیا امرا و زرا
سے سلوک ناشایستہ کرنے لگا نشہ می سلطنت کا سنبہال نہ سکا کم ظرف
تو تہا ہی ابل چلا بدمست ہو گیا اور یہہ حالات بادشاہون کے شایان نہین

بلکہ خوش خلقی و سپاہ پروری و رعیت نوازی و قدر دانی اونکو لازم ہے جس سلطان
نے ان فعلون کو ترک کیا سر رشتہ سلطنت کا اوسکے ہاتھہ سے گم ہوا اور
یہہ تو اس بدکرداری اور ناہنجاری کے ساتھہ پوستی ہی تہا سبب اسکی
افراط کے عقل اوسکی بالکل زائل ہوگئی تھی اکثر اوقات نشے مین سرشار
بیخودی مین لیل و نہار رہتا تہا حاکمون کو کوئی نشا کہانا پینا سزاوار نہین خصوصاً
پوست فقط پوست و استخوان ہی باقی رکہتا ہے قوی کو ضعیف بناتا ہے اور
صحیح کو مریض سرو قامت اوسکی کثرت سے کبڑے ہو جاتے ہین اور تنومند
تنکا سے بنجاتے ہین گردن جہکی جاتی ہے پینک چلی آتی ہے رات کو جاگنا
کرتا ہے اور دن کو سویا کرتا ہے صورت اصلی پر نہین رہتا مسخ ہو جاتا ہے
القصہ راجہ مدہوشی کے باعث چڑچڑا ہوگیا تہا رعیت پر تعدی اور سپاہ کے
حق مین ناوہندی شروع کی سردار تو اوسکی بدسلوکیون سے شاکی
تہے ہی منحرف ہوگئے جب یہہ خبر اطراف مین مشہور ہوئی راجا
بیربکرماجیت اوجین کا راجا فوج کشی کرکے اوسپر چڑہ آیا اور یہہ
بہی اپنی فوج لیکر اوسکے مقابل ہوا دونو لشکر آپسمین خوب لڑے اور
ہزارون جوان مارے پڑے میدان دریاے خون ہوگیا رزمگاہ کا جوال
دگرگون ہوگیا اجسام بہادرون کے تیرون کی کثرت سے نیستان بن گئے
اور سینے دلاورون کے پیکانون کی بہتایت سے ایک لخت چہن گئے آب
تیغ کی موجون نے فوجون کو موت کے گہاٹ لگا دیا بلکہ رخت ہستی ہر
ذی حیات کا ایک لخت بہا دیا آفرین صد آفرین دلاوران طرفین کی جرأت

وشجاعت پر کہ ہر ایک نے حیات کے رشتے کو توڑا لیکن دم واپسین تلک
دم خنجر وشمشیر سے منہہ نہ موڑا آخر راجا سکھونت کو ہی کو مقاومت کی تاب نہی
پانون اوسکے اوٹہہ گئے لیکن رزمگاہ ہی مین مارا پڑا اور بیر بکرماجیت فتح یاب ہوکر
پہر اغرض راجا سکھونت کی حکومت چودہ برس رہی ۔
راجا بیر بکرماجیت بن گندہرپ سین اوسکی ولادت کے احوال مین اختلاف
بہت ہے اور صاحب خلاصۃ الہند یہہ لکہتا ہے کہ بعضی تاریخون اور اکبرنامی
سے یون دریافت ہوا ہے کہ آباواجداد سے یہہ اجین کا راجا تہا باپ
اسکا گندہرپ سین لیکن سنگہاسن بتیسی کے ترجمہ سے یہہ بوجہا جاتا ہے
کہ ایکدن مجلس نشاط مین راجا اندر کے سامنے کتنی اپچرائین ناچ رہین تہین
عجایب سمان بندہ رہا تہا کہ حین مزے مین گندہرپ سین بن اندر کی نگاہ
ایک اپچرا پر پڑنے لگی بلکہ دمبدم اوسسے آنکہہ لڑنے لگی اور وہ راجا کی
منظور نظر بہی تہی راجا اس حالت کو دیکہکر نہایت برہم ہوا وہین اپنے بیٹے کو سراپا
کہ عالم علوی سے عالم سفلی مین جاکر دن بہر گدہے کے بہیس مین رہے اور
رات بہر انسان کے یہان تک کہ ایک راجا عظیم الشان اوسکا پیکر حماری آگ
مین جلاوے تب اپنی صورت اصلی مین آکر پہر عالم ملکوت کی طرف مراجعت کرے
فی الفور گندہرپ سین اپنے مکان سے جدا ہوکر گدہے کی صورت بن متصل
وہارانگر کے ایک تالاب مین گرا اور وہین ساکن ہوا اس ارادے پر کہ یہان
سے راجا کی بیٹی لیجائے تا اس جثہ حماری سے نجات پائے کیونکہ راجا اسکو مقرر جلاوینگا
اور مین شکل اصلی سے متشکل ہوکر اپنے مکان مانوس کو راہی ہونگا وہ اس اندیشے

مین تہا کہ ایک برہمن نہانے کو اوس تالاب کے کنارے وارد ہوا گندہرپ
سین اوسکی آہٹ سنکر پانی مین سے بولا ای بامنہ مین گندہرپ سین راجا
اندر کا بیٹا ہون یہانکے راجا سے جاکر کہہ کہ اپنی بیٹی کو مجھسے بیاہ دے پہر
جو کچھہ اوسکی حاجت ہوگی اوسے برلاؤنگا اور جو اس بات کو نہ مانیگا تو اوسکی ساری
مملکت خاک مین ملاؤنگا بامنہ نے اوس دن تو اوس آواز کا اعتبار نہ کیا جب
دو تین روز پیہم سنی ناچار ہوکر راجا دہار سے اوسکی حقیقت کہی راجا متعجب
ہوکر آپ اوسکے کنارے پر آیا اور اوس صدا کو بگوش خود سنا بعد اسکے
یون کہا کہ اگر واقعی تو راجا اندر کا بیٹا ہے اور قدرت امور غریبہ کے سرانجام
کی رکہتا ہے تو ایک شہر پناہ آہنی اس شہر کے گرد بنا دے تا مجھے
تیرے قول کا اعتماد ہووے پہر اپنی بیٹی کی شادی تجھسے کردون
گندہرپ سین نے فی الفور قاضی الحاجات کی درگاہ مین مناجات کی معمار
حقیقی کی قدرت سے بدون معمار اور لوہار کے مدد کے ایک حصار آہنی
نہایت مستحکم شہر کے گرد نمودار ہوا خلق اس سانحہ عجیب کو دیکہکر اچنبہے
مین پڑگئی اور راجا کی عقل جاتی رہی وہین وفاے وعدہ کے لئے تالاب
پر جاکر پکارا کہ اس امر عجیب کے ظاہر ہونے سے مجھے تیری بات کا یقین ہوا
وعدغہ مطلق نہ رہا اب تو پانی مین سے نکل کہ اپنی بیٹی کا جلد تجھسے عقد کردون
گندہرپ سین فی الفور بہ ہیات حماری اوس آبگیر سے باہر نکلا راجا اوسکو
دیکہتے ہی گرداب حیرت مین غرق ہوا اور عرق خجالت مین ڈوب گیا جب
اس حالت سے نکلا جی مین سوچا اگر اپنی بیٹی اسے دون تو اپنے بیگانے

شماتت کرینگے اور جو ندون تو یہہ قدسی نژاد مجھے میرے اہل مملکت سمیت
خاک سیاہ کر دیگا بلکہ ایک قنفس کو جیتا نہ چھوڑیگا گندہرپ سین اوسکے
من کی بوجھ کر بولا اے راجا مجکو اس پیکر مین دیکھکر غمگین مت ہو یہہ
حکمت الہی ہے کہ دن کو گدہے کی صورت رہتا ہون اور رات کو آدمی
کی شکل بنتا ہون القصہ راجا دہار کی یہہ مجال نہوئی کہ اوس امر سے پہرے
چار ناچار اپنی بیٹی کو اوسکے ساتھہ بیاہ دیا گندہرپ سین دن کو تو گدہے
کی شکل ہو طویلے مین گہاس کہاتا اور رات کو محل مین جاکر اپنی دلہن کے
ساتھہ عیش مناتا لیکن راجا دہار دشمنون کی شماتت اور اور ہر زہ گویون
کی طعنہ زنی سے رنجیدہ وخجل رہتا تہا اور ہمیشہ اوس امر کے تدارک مین تفکر
و تردد کیا کرتا تہا ایک شب کا ذکر ہے کہ گندہرپ سین بعادت معہود جثہ
حماری چہوڑکر بصورت انسان حرم سرا مین گیا تہا راجا نے جو قابو پایا
اوس جسم کو آگ مین جلاکر راکہہ کر دیا گندہرپ سین اوسیوقت باہر
نکل آیا اور کہنے لگا اے راجا جسوقت اندر نے سراپا تہا اوس
وقت یہہ کہا تہا جب اس گدہے کی کہال کو ایک راجا جلا چکیگا مین پہر
عالم سفلی سے مکان اصلی کو جس شکل سے تہا ویسا ہی ہوکر جاؤنگا تو نے
بڑا احسان کیا کہ اوسکو جلاکر میرا کال کاٹا اور وبال دور کیا خدا تجھے جزای
خیر دیوے اب تیری خدمت مین التماس کرتا ہون پہلے ایک بیٹا بہرتری نام
میرے یہان ایک چیری سے پیدا ہو چکا ہے اب تیری بیٹی جو پیٹ سے
ہے یہہ بکرماجیت ایک لڑکا جنے گی ہزار ہاتہی کا زور اوسکے جسم مین ہوگا

غرض صفحہ روزگار پر ان دونو کا نام تا روز قیامت ثبت رہے گا اب اثر انذر کی
دعا سے بدکا نیڑ چکا ہے مجھے عالم علوی مین جانا چاہیئے پس تم سے رخصت
ہوتا ہون یہہ کہکر آسمان کی طرف اوڑا اور نظرون سے غائب ہوا راجا اس امر
عجیب کے مشاہدے سے ہکا بکا سا رہ گیا ندان پچھانے لگا کہ اس قدسی نژاد
کی سبب مجھسے افسوس کہ کچھہ خدمت نہو سکی اتفاق حسنہ سے یہہ اس عالم مین وارد
ہوا تھا ساتھہ اسکے جب یہہ دہیان کیا کہ میری بیٹی سے اوسکا ایک لڑکا ایسا
شہ زور پیدا ہوگا کہ ہزارہا نہی کی قوت اوسمین ہوگی تب ڈرا کہ احیانا اوسکا
تسلط جو اس عالم مین ہوا تو اپنی قوت بازو سے میری سلطنت چھین لیگا اور
مین اوسسے مقابلہ نکر سکونگا کتنے اشخاص تعینات کئے کہ جب یہہ لڑکی پیدا
جنے اوسکو میرے پاس فی الفور اٹھا لاوین کہ مین اوسکا کام تمام کرون
اور اوسکے شر سے بچون وہ لڑکی ایک توکندہ ہر پ سین کی آتش فراق
سے جلتی بلتی تھی جب دیکھا کہ یہہ گروہ اس بات پر متعین ہوا ہے کہ جسوقت
مین لڑکا جنون اوسکو ٹھکانے لگا دے زندگی اوسکو اور یہی دوبھر ہوئی
دیکھا کہ اس صدمہ کی تاب نہ لا سکونگی پیش از اوسکے ایک چھری سے اپنا
شکم کرچاک کر ڈالا اور رشتہ حیات کا قطع کیا اتفاقا نو ان مہینا لگ چکا
تھا اور ارادۂ الہی مین یہہ ٹہیرا تھا کہ یہہ لڑکا دنیا مین پیدا ہووے اور وہ
کام کرے کہ کسی بشر سے نہوئے ہون اور نہو سکین بنابرا سکے بیر بکرماجیت
اوسکے پیٹ سے جیتا نکل پڑا اور نو پیدا ایش بچون کی مانند رونے لگا
نگہبان اوسیوقت اوسکو راجا کے حضور لے گئے کیفیت اوسکی ما کے مرنے

مرنے کی اور حقیقت اوسکی پیدایش کی من وعن عرض کی راجا گندہرپ سین
کے لئے پہلے سے مغموم تہا اب جو بیٹی کا مرنا سنا غم اوسکا زیادہ بڑہا غرض
اوس طفل یتیم کو دیکہتے ہی مہر دل مین آگئی اوسیوقت اوسکی پرورش کے
لئے دودہ پلائی دائیان کئی رکہدین اور اسیطرح بہرتری کی بہی پرورش
وتربیت پر متوجہ ہوا فضل الہی سے بہوڑے (دونو بہائی) دونون مین بڑے ہوئے
لیکن بیربکرماجیت کی جبین مبین سے جو علامتین سلطنت وریاست کی ہویدا
تہین اس سبب راجا اوسکو بہت پیار کرتا تہا جب جوان ہوا صوبہ داری
مالوہ کی اوسکے لئے مقرر کی بیربکرماجیت نے راجا کی خدمت مین درخواست
کی کہ بڑے بہائی کے ہوتے مین حکومت کا سزاوار نہین بہتر یہہ ہے
کہ ناظم وہ ہو اور دیوان مین ہون راجا نے یہہ بات اوسکی نہایت پسند کی
حکومت وہانکی بہرتری کو بخشی اور دیوانی بکرماجیت کو بہر دونونکو رخصت کیا
جب یہہ صوبہ مذکور مین پہنچے بہرتری نے اوجین کو دارالامارت مقرر کیا
وہین مسند حکومت پر بیٹہا اور بیربکرماجیت بہی پایہ وزارت پر قایم ہوا نظم ونسق
امور ملکی ومالی کرنے لگا رفتہ رفتہ دونو بہائیون نے اکثر ملک جو متصل اوس
ولایت سے تہے اونپر قبضہ کرلیا اور کتنے حاکمون کو اپنا محکوم کیا پہر تو حکم
اونکا اکثر ملکون پر جاری ہوا اور آبادی اوجین کی طول مین تیرہ کوس اور
عرض مین نو کوس ہیری راجا بہرتری ازبسکہ اپنی رانی کو کہ نام اوسکا سیتا
تہا بنگلا ہی اوسکو کہتے تہے بہت چاہتا تہا اسواسطے اکثر محل مین
رہتا اوقات عزیز اپنی اوسکے ساتہہ عیش وعشرت مین کہوتا ملکی مالی مقدمات

کی طرف متوجہ کم ہوتا بالکل مدار مہمات حکومت و سلطنت کا بیرنگ ماجیت پر تہا وہ خیر خواہی
سے راجا کو بیشتر نصیحت کیا کرتا کہ محل سرا مین بیشتر اوقات بسر کرنا امور سلطنت
پر دہیان نہ دینا مناسب نہین رانی اسواسطے اوسنے یا اسلئے کہ مدار المہام
سلطنت کا تہا آزردہ تہی سخت سست راجا کو کہکر اس بات پر لائی کہ بیرنگ ماجیت
کو مملکت سے اخراج کرے اور خدمت مختاری کی اوس سے لے لے وہ مسلوب
العقل محکوم زن بہائی سے ایسا بہرگیا نہ برادری کا لحاظ کیا نہ حقوق جانفشانی کے
سمجہا ایک عورت خانہ برانداز ناقص العقل کی خاطر سے اوس انسان کامل کو شہر
بدر کیا اپنے ہاتہہ سے اپنا بازو توڑ دیا ؛

جب ایک مدت اسپر گذری اتفاقاً ایک برہمن کی قوت ریاضت سے ایک
ایسا پہل ہاتہہ لگا کہ جو کوئی اوسے کہائے حیات ابدی پائے چنانچہ اوس نے
وہ امرت پہل وجہ معاش کی امید پر اپنی جورو کے کہنے سے راجہ کی آکر نذر کیا
اور اپنی مراد کو پہونچا راجا ازبسکہ اپنی زوجہ سے تعشق رکہتا تہا اوس میوۂ
جان بخش کو اوسکے حوالے کیا وہ قحبہ اصطبل کے داروغہ سے گرفتار تہی
اوس تحفہ عدیم المثل کو اوسنے اوسے دے ڈالا وہ لکہا بیسوا کی زنجیر عشق میز
پاے بند تہا اوس نے اوس ثمر نایاب کو لیجا کر بے تامل اوسکے آگے
رکہدیا اوسکی سمجہہ مین یہہ آیا کہ زندگی جاودان پرہیزگارون اونیک کردارون
کو چاہیئے ہم سیہ کارون کے حق مین اتنی ہی زیست وبال ہے بہتر یہہ
ہے کہ اس امرت پہل کو راجا کی خدمت مین گذرانیئے کیونکہ اوسکے فیض
عام سے ایک خلق نہال ہے اور ایک عالم کو خوشحال پس ایسے شخص

کی زندگانی اگر جاودانی ہو جائے تو خلق اللہ تا قیامت آرام پائے نداں
راجا کی خدمت مین آکر اوس پہل کو گذرانا راجا اوسکو پہچان کر حیران رہ گیا
آخر اس ماجرے کو تحقیق کیا اور رانی کی راز نہانی سے واقف ہوا جب اوس
مکر ہائی نے دیکھا کہ بات اپنے ہاتھ سے جاتی رہی مارے ڈر کے ایک اونچے
کوٹھے سے گر پڑی اور اسفل السافلین مین جا پہونچی راجہ اوس چنال کی محبت
سے نادم ہوا اور اپنی عمر گران مایہ کے رایگان جانے پر تاسف کیا لیکن
اور کتابون مین رانی کی چاہت کو میر آخور سے اور مرنا اوسکا اس وضع سے
نہین لکھا بلکہ اوسکی عصمت ثابت کی ہے اور موت اوسکی یون لکھی ہے کہ ایک
دن راجا بہر تری شکار کھیلنے کو سوار ہوا تھا قریب شہر سے ایک موضع مین
جو پہونچا کیا دیکھتا ہے کہ ایک رنڈی اپنے خصم کی ارتھی کے ہمراہ آگ بیٹھی خوشی
اوسکے ساتھ جلکر راکھ ہو گئی راجا نے اوس سراپا عصمت کی دوستی وفاداری
پر بہت سی تحسین و آفرین کی بلکہ ماجرا اوسکا محل مین آکر رانی کے سامنے آکر بیان
کیا اوسنے سنکر کہا صاحب عصمت رنڈیونکی محبت سے یہہ بات بعید ہے کہ اپنا
کام جلنے تک پہونچائین اور ایک آہ سرد کے ساتھ نہ مرجائین راجا کے
دلمین یہہ بات اوسکی کھٹکا کرتی تھی ایکدن آزمایش کے لئے شکارگاہ مین سے
کئی آدمی نالان و گریان بھیجے کہ شہر مین جاکر کہین کہ راجا مین اور ایک دیو مین
لڑائی ہوئی تھی آخر دیو غالب ہوا اور راجا مارا گیا اونہون نے اسی حالت سے
اس خبر کو پہلے تو جابجا منتشر کیا ندان رانی تلک بہی پہونچایا بلکہ اوسکے صدق کے
لئے راجا کا لباس خاص خون آلودہ دکہایا رانی کہ چاہت مین پکی اور محبت مین

پوری تہی جہوٹ سچ کی امتیازنہ کی فے الفور جی سے گذرنی دعوے اپنی محبت
کا اثبات کیا اور نام اپنا نیکنامون کے دفترمین لکہوادیا اور بعضی کتابون
کی روسے یون معلوم ہوتا ہے کہ راجا بہرتری کے دو جورو ین تہین
اور دونونکو چاہتا تہا ایک تو میرا خور کی محبت کے نتیجے سے کوٹھے سے
گرکر ہلاک ہوئی نام اوسکا سیتا تہا دوسری جورو راجا کے مرنے
کی خبر سنکر بلا توقف مرگئی وہ بنگلاکر مشہور تہی ؛
قصہ کوتاہ راجا بہرتری اوس فاسقہ کے مرنے کے بعد غیرت سے یا
اوس زن صالحہ کی موت کے غم سے سلطنت کو چہوڑ صحراے تجرد کا
راہی ہوا آخر منزل مقصود کو پہونچا ریاضت وعبادت کی کثرت سے نور
ہدایت اوسکے باطن مین پیدا ہوا پردہ تاریکی کا دیدہ دل کے آگے سے
اوٹہہ گیا دوست کا جمال دمبدم دیکہنے لگا اجل کے صدمے سے بہی
بچا حیات جاودانی کے محوطے مین مقیم ہوا سبب اسکا وہ امرت پہل
ہے یا عبادات شاقہ غرض ہنود کے نزدیک وہ ابتک جیتا ہے
اور چہپی چہپے عالم سفلی کی سیر کرتا ہے جب راجا بہرتری نکل گیا ملک
بیوالی ہوا پہر ایسا کون تہا کہ دیومون کے شر سے خلق اللہ کو بچاتا چنانچہ
اطراف ممالک مین ہزارون عفریت پہیل گئے اور آدمیون کو اذیت
حد سے زیادہ پہونچانے لگے شہر اجین مین بہی پرتہیال نام ایک دیو
جسکے فرمان بردار بہتیرے دیو مردم آزار اور اکثر عفریت آدم خوار تہے
وار ہوا اور وہانکے لوگون کو ستانے بلکہ کہانے لگا اکثر تو اوس کے

کام ناکام کے لقمے ہوسئے اور بہتیرے اپنی جان بچاکر وہانسے بہاگ نکلے
وہ شہر آباد کہ برابر ایک مملکت کے تہا تھوڑے دنون مین اوجاڑ
ہوگیا سچ ہے کہ ولایت بے والی حکم تن بے سر کا رکہتی ہے جب
اوس ملک باشندے بہت سے وہ بیرحم کھا چکا تب وہانکے سردارون
نے آپسمین مشورت کرکے اوس سنگدل سے یہہ التماس کیا کہ اپنی
خورش کی تعین کرو تا ایک آدمی اپنی باری مین حاضر ہووے اور
باقی اشخاص اوس روز آفت سے بچے رہین یہہ بات اوسنے قبول
کی اور فرمایا کہ اپنی باری کے دن وہ شخص ہمند حکومت پر حکم ران
ہو اور سارے ارکان دولت اوسکے حکم سے امور ملکی اور مالی اوس
روز تا شام جاری رکہین بلکہ ہر متنفس ایک بات کی یہی اوسکی تکرار
کرے اور سند اطاعت اوسکے آگے دھرے جب رات پڑی تب
وہی شخص میرالقمہ ہووے سبہون نے بسبب ضرورت اس بات
کو قبول کیا اور اہل شہر پر اس نوبت کو قرار دیا چنانچہ ہر روز ایک شخص
اونمین سے اپنی باری کے دن تا شام سلطنت کرتا اور وقت
اوسکا لقمہ بنتا اور باقی باشندے شہر کے! ورچی خانے کی بکریون
کی مانند مترصد ہلاکت کے رہتے اسے یا روجو اپنے احوال پر نگاہ کرو
تو یہی صورت تمہاری غفریت اجل کے ہاتہہ سے ہے چنانچہ نوبت بنوبت
ہر ایک تم مین سے اوسکا لقمہ ہوتا ہے تسپر اوقات اپنی غفلت مین کہوتا
ہے جان لو کہ کوئی متنفس اسکے ہاتہہ سے نہ بچے گا اور سلامت ہمیشہ

نہ رہیگا جب ایک مدت اسپر گذری اتفاقات حسنہ سے ایک جماعت بنجارون
کی گجرات سے آکر اجین کے قریب دریا کے کنارے اوتری بیربکرماجیت
بہی معہدہ نوکری اوس سفر مین بنجارون کا رفیق تہا جب رات ہوئی بہت
سے گیدڑ اپنی عادت پر بولنے لگے اونمین ایک گیدڑ اپنی زبان مین یون
کہنے لگا کہ بعد دو تین گہڑی کے ایک مردہ اس دریا مین بہتا ہوا آویگا
چار لعل بیش قیمت اوسکی کمر مین بندہے ہین اور ایک فیروزے کی انگوٹہی
اونگلی مین جو کوئی اوس مردے کو نکال کر مجہے کہلاوے سلطنت ہفت اقلیم
کی اوسکی ہانہہ آوے بیربکرماجیت چرند پرند کی بولی سمجہتا تہا اوسکا کلام سنکر
دریا کے کنارے آکر منتظر کہڑا رہا بعد دو ساعت کے کیا دیکہتا ہے ایک
مردہ دریا مین بہا چلا آتا ہے وہین اوسکو اوٹہالیا انگوٹہی اوسکی اونگلی
مین دیکہی اور لعل کمر مین پائے سب گیدڑ کے تئین سچا جانکر اوس جسم بیجان
کو اوسکے آگے لاکر ڈال دیا اور آپ امیدوار سلطنت کا ہوا وہ سرے
دن اوجین کی سیر کو گیا بسبب اسکے کہ وہ اوسکا مسکن مالوف تہا ہر کوچہ
و بازار مین پہرنے لگا جب ایک کمہار کے دروازے پر پہونچا کیا دیکہتا ہے
کہ سواری معہ تجملات شاہی وہان کہڑی ہے اور سب ارکان دولت بہی سپاہ
سمیت حاضر ہین اور یہہ چاہتے ہین کہ اونکے بیٹے کو ہاتہی پر سوار کرکے
تخت گاہ کی طرف لیجائین طرفہ تر یہہ ہے کہ ماں باپ اوسکے گریبان چاک اپنے
دروازے پر کہڑے خاک اوڑاتے ہین اور اشک خونین اپنی انکہون
سے مسلسل بہاتے ہین بیربکرماجیت یہہ حال دیکہکر حیران ہوا کہ یہہ تو

تو سب اسباب شادی کے ہین پہر گریہ وزاری کس باعث آخر رہ نسکا
اس ماجرے کو کسی سے دریافت کیا بعد اسکے کہار کے بڑہاپے پر اور
اوسکے بیٹے کی جوانی پر رحم کرکے مخاطب ہوا کہ اے پیر مرد تو ہرگز غم نہ
کہا اور مطلق نہ رو کہ مین تیرے بیٹے کے عوض اوس دیو کے آگے
جاتا ہون یا مدد الہی سے اوسکو مار خلق اللہ کو اوسکے پنجۂ ظلم سے چھڑاتا
ہون یا مارے جاکر بہشت کی نعمتون کے مزے اوٹہاتا ہون کیونکہ جو
کوئی کسی کے بدلے مارا جاوے البتہ اوس عالم مین راحت ابدی پاوے
یہہ سنکر کہار اور اکثر اشخاص بولے کہ ہمین کیا لازم ہے کہ ایک مسافر
کو ناحق لقمۂ دیو مردم خوار کا بنائین بالعرض اگر آج یون کیا تو کل کیا کرینگے یعنے
کس کو اوس کے عوض بہیجینگے بہتر یہہ ہے کہ اورون کی طرح یہہ بہی
اپنی باری کے دن آپ جا حاضر ہووے ؛
القصہ بیربکرماجیت نے اس مقدمہ کے بیچ نہایت جدوکد کرکے اوس کہار
کے بیٹے کی نوبت اپنے پر لی اور بطور معین پوشاک شاہانہ پہن کر عطر
پاکیزہ ملے پہر سلاح و یراق سج کر فیل کوہ پیکر پر سوار ہو نہایت تزک و تجمل
سے شادیانے بجاتا قلعے مین داخل ہوا اور تخت شاہی پر اجلاس
فرمایا ارکان دولت بقدر مراتب اپنے اپنے پایئے پر قایم ہوکر امور
مملکت مین مشغول ہوئے اور حسب الحکم حضور قسم قسم کے کہانے اور طرح
بطرح کے شربت قلعے کے اوس دروازے پر کہ جو دیو کی گذرگاہ تہا
چہنا کئے لیکن بیربکرماجیت کی پیشانی پر آثار سلطنت کے نمودار جو دیکھ

تمام دن اوسکی سلامتی کے لیئے دست بدعا رہے جب رات ہوئی
دیو نے بدستور وہان آکر نخواہش تمام وے نفیس نفیس طعام
زہرمار کیے اور شربت بہی انواع واقسام کے پیئے بعد اسکے اندر گیا
دیکہا کہ ایک جوان نہایت وجیہ تخت پر بیٹہا ہے چاہتا تہا کہ آگے بڑہے
بیربکرماجیت یہ دیکہتے ہی اوس سے مستعد جنگ کا ہوکر اوٹہہ کہڑا ہوا آخر
دونو میں کشتی ہونے لگی کبہی دیو غالب ہوتا تہا کبہو وہ آخر کام کشتی
سے گذر گیا تب بیربکرماجیت نے تلوار میان سے لی کہ کام اوس نابکار
کا تمام کرے دیو متامل ہوا کہ یہہ جوان بہی بڑا زورآور ہے اور قوی ہیکل
اس سے صلح کیجیئے اور راہ نجات کی لیجیئے یہہ سوچ کر لڑنے سے باز رہا
اور یون مخاطب ہوا کہ اے جوان تو نے میری ضیافت بائین شایستہ
کی کہانے لذیذ لذیذ کہلائے اور شربت لطیف لطیف پلائے بنابر اسکے
میں تیری جان بخشی کی بلکہ تیری خاطر سے تمام شہر کو امان دی اب
میں جاتا ہون سلطنت اس ملک کی تجکو مبارک ہو کسی اور کو قابل اس
امر کے نہ دیکہا تہا جب کوئی مہم تجہے درپیش ہو مجہے یاد کیجو بلا توقف
اپنے پاس پہنچا جانیو کیونکہ میں تیرا دل سے دوست اور ہوا خواہ ہوا گاہ
کے وقت تیرا شریک ہونگا بلکہ تیرے عوض آفت اپنے سر پر لونگا
بیربکرماجیت بولا میں چاہتا تہا کہ تجہے جان سے مارون اور ایک خلق کے
خون کا انتقام لون لیکن تیرا کلام محبت انجام سنکر قتل سے دست بردار
ہوا اور تجکو بہل کیا پس تقاضا محبت کا یہہ ہے کہ تو بہانے سے چلا جا

جب مجھے ضرورت پیش آئیگی تجکو بلا بھیجونگا غرضیکہ بعد اس کلمہ کلام
کے اوجین سے چلا گیا علے الصباح لوگ جو قلعے مین آئے اوسکو جیتا
دیکھکر حیران رہ گئے کہ یہہ بھی تو انسان ہی تہا پھر کیونکر اوس دیو مردم
خوار سے بچ رہا بلکہ اس پر غالب ہوا شکر ہے قادر لایزال کا جسنے
ایسا زور آور بہادر جوان یہان بھیجا کہ اوسکی قوت بازو سے ایسا
ظالم اس شہر سے نکلا پھر تو حباش بشاش ہوکر تمام اہل شہر کو
جا خبر کی امرا و زرا نے وہان آکر جو اوسے زندہ دیکھا جانا کہ دیو اوسے
عہدہ برا نہوا اور بہاگا متامل ہوئے کہ یہہ شخص کوئی قدسی نژاد ہے
یا صلب کسی بادشاہ بلند اقبال کا یا بیربکرماجیت راجا بہرتری کا بہائی
والا انسان کی کیا قدرت کہ اوسے اپنے تئین بچا وے اور یہہ تو محال
ہے کہ اوسکو بہگا وے ندان پرسش احوال سے معلوم ہوا کہ بیربکرماجیت
ہے لیکن اوسے نکلے ایک مدت جو گذر گئی تہی پہچانا نہ جاتا تہا آخر کردار و
آثار اوسکے جو بغور دیکہے شاد ہوئے کہ خدا کا شکر ہے دیو کا تسلط
اس مملکت پر سے گیا اور حق بحق دار پہونچا پھر سبہون نے کمر خدمت
باندہی اور اطاعت اوسکی اپنے پر لازم پکڑی امور مملکت بخوبی جاری
ہوئے ظالم سرکش ظلم و سرکشی سے عاری ہوئے ہر ایک نے موافق
اپنے حوصلے کے مجلس نشاط ترتیب دی شراب عیش متصل چلنے لگی شہر
مین کوئی گہر نہ تہا جہان مبارک سلامت نہ تہی پیر و جوان کا غنچہ خاطر وا ہوا
بلکہ غنچہ تصویر بہی کہل گیا باشندے شہر کے ایک سخت شاد ہوئے

ملک نئے سر سے آباد ہوئے نغمہ پردازون کی صدا سے گنبد فلک
گونج اوٹھا اور سازون کی نوا سے فرش سے لے عرش تلک بھر گیا
رقاصون کی گتین دیکھہ زہرہ کو سو رچھاگت آنے لگی اور اونکی چمک تمک
کی ادا سے بجلی کی سرت جانے لگی عجب طرح کا جشن اہل شہر نے کیا
کہ اندر کی سبھا کا ہوش کھو دیا کوچہ بکوچہ نوبتین بجنے لگین گھر بگھر شادیان
بج گئین آخر فوج نشاط و انبساط کی یہہ کثرت بڑہی کہ سپاہ و رد و عم سب
کے سب پائمال ہوئی اتفاقاً وے دن ہولی کے تہے چنانچہ ہر محلس مین
رنگ بہی پڑنے لگا اور گلال عبیر اوڑنے قہقہے جدہر تدہر لگے مارنے
اور آئے آئے ہر طرف لگے پکارنے رنگت ہر ایک کے منہہ کی ارغوانی
ہوئی اور پوشاک زعفرانی الغصہ راجا کے تخت سلطنت پر بیٹہنے کے
بعد قدردانی او سکی دیکہکر وزیر امیر سردار اہل کار مسرور ہوئے
اور لطف و کرم سے او سکے اکثر بہبقدور صاحب مقدور ہوئے طریقہ ظلم
کا جہان سے اوٹہہ گیا عدالت کا عملہ اکثر معطل رہنے لگا سیر چشمی نے بہی
او سکی سپاہ و رعیت کو مرفہ حال کر دیا اور داد و دہش نے فقرا غربا کا
گہر باہر بہر دیا پہر تو ہر متنفس او سکے حق مین صبح و شام دعا کرنے لگا
ہر ایک شخص مدام او سکی مدح و ثنا کرنے ایام ریاست مین او سکے
مینہہ وقت پر برسا کیا کال کبہو نہ پڑا مفلس ایک متنفس نہ رہا فاقہ کسی نے
نہ کیا پرائے مال پر دست انداز کوئی نہو سکا ظلم و ستم کا رستہ مسدود
ہو گیا دزدی و رہزنی کا چلن مفقود ہو گیا از بسکہ راجا کو سوائے علم و فضل

ظاہری کے تصفیہ باطنی بہی تہا سبب اسکے ہر ایک کے دلکی وجہہ لیتا تہا
اور غیب دانی بہی تہی چنانچہ گذشتہ وآیندہ کی بہی اکثر خبر دیتا تہا شجاعت وہمت
بہی اوسکی ایسی تہی کہ دکہن اور اوڑیسہ بنگالہ وبہار گجرات سومنات تلک لے
لیا حکام کو وہانکے اپنا محکوم کیا آخر راجہ سکہوپت کو مار کر دلی بہی چہین
لی تا کابل عمل کر لیا احوال راجا سکہوپت کے مارے جانے کا سابق
اسے لکہنے مین آیا ہے ؛

الغرض راجا کو ازبسکہ معاونت فلکی وغیبی تہی بسبب اسکے حاجتین ہر
ایک محتاج کی اور مرادین صاحبان مراد کی بلا مہلت بر لاتا کوئی اوسکے
در دولت سے محروم نہ جاتا بلکہ بعضے بعضے مطالب ومقاصد اہل غرض
کے کہ قوت بشری سے خارج واحاطہ عقلی سے باہر تہے اونسے بہی سرانجام
پذیرا اور بوجہ احسن سرانجام کر دیتا چنانچہ اوسکی حاجت روائی کی
نقلین عجیب عجیب کتنی کتابون مین لکہی ہین لیکن سنگہاسن بتیسی مین بہتر
کیونکہ اس کتاب مین فقط اوسی راجا عالی ہمت کا احوال ہے کسی اور کا
نہین باوجود اسکے اکثر اشخاص رئیسون کی مجلسون مین اونکو مجلس
افروز سمجہکر بیان کرتے ہین اور وے اونکے مضامین پر بخوبی وبیان
کرتے ہین ؛

جب راجا بیر بکرماجیت دار فانی سے سدائے جاودانی کو گیا پانسو برس
بیس سکے بعد راجا بہوج نام ایک راجا بڑا نیک ذات خجستہ صفات صاحب
عدل وداد عالی نژاد مالوے کا حاکم ہوا اور بر رسم پدرانہ اوسکا دیوان

بہی نہایت خوش نیت و نیک دیانت تہا اسیواسطے راجہ نے اوسکو
اپنا کلید عقل و مدار المہام مقرر کیا تہا الغرض حکایات و نوادر عجیب و غریب
اس راجہ عالی مقدار اور اسکے وزیر باوقار کے بھی بعد راجا بیربکرماجیت
کے زمانہ مین ناہنوز شہرت رکہتی ہین اتفاقا ایک دن راجا بہوج شکار
کہیلنے ایک جنگل مین گیا تہا دیکہتا کیا ہے کہ بہت سے لڑکون نے ایک
طفل خورد سال کو بادشاہ اور ایک کو وزیر ایک کو کوتوال ٹہہراکر
تمام عملہ فعلہ سلطنت کا اونکے مطیع کیا ہے اور کہیل رہے ہین بادشاہ
بہی اونکا ایک پشتے پر متانت و حکومت سے بادشاہونکی مانند اجرای
امور سلطنت و احکام عدالت مین حکم کر رہا ہے راجا کے آنے سے اصلا
متردد نہوا اسیطرح بے پروا بیٹہا رہا مشہور ہے کہ اس بادشاہ بازی
سے نعل کی چوری کا جہگڑا جو کسی بادشاہ والاجاہ سے انفصال نہوا تہا
اوسکو اس خوبی سے چکایا تہا کہ عقلاے زمانہ حیران و برنگ تصویر نگران
رہ گئے تہے راجا اس ماجرے کو سنکر اور اوسکی حکومت کو دیکہکر متعجب
ہوا اور بولا کہ اسکو میرے پاس لے آؤ جب اوسے پشتے سے نیچے
اوتارا راجا کی ہیبت اوسپر غالب آئی لڑکون کی طرح رونے لگا پہر
راجا کے حکم سے پشتے پر لے گئے بدستور سابق جسطرح حکم رانی کرتا
تہا پہر کرنے لگا راجا نے یہہ حالت اوسکی دیکہکر فرمایا کہ یہہ تاثیر اس پشتے
کی ہے اس لڑکے کا یہہ حوصلہ نہین اسکو جلد کہودو حسب الحکم جو اوسکو
کہودا ایک تخت جواہر نگار نپٹ اسلو بدار نکلا تب تو مہاراج کو یقین ہوا

کہ سبب حکم رانی کا اسکے یہی تخت بہاوالا یہہ بیچارہ لڑکا امور عدالت و
حکومت کو کیا جانے آخر کمال خوشی و خورم ہوکر اپنے دارالسلطنت مین
لے گیا چاہتا تہا کہ اوسپر پاؤن رکہے کہ بتیس پتلیون مین سے ایک پتلی
خدا کے حکم سے بول اوٹہی کہ اے راجا بہوج یہہ سنگہاسن راجا
بکرماجیت کی ہے تو اوسکا ساسا کا کرے جب اوسپر بیٹہہ راجا اوسکے
بولنے سے متحیر ہوکر کہنے لگا اے پتلی وہ کونسا کام نادر راجہ بیر بکرماجیت
نے کیا ہے بیان کر غرض بتیس پتلیون نے بتیس کہانیان عجیب و غریب
راجا بہوج کے سامنے کہین راجا انکو سنکر ساکت رہ گیا اور برہمن پنڈت
نے سنسکرت کی بہاکہا مین بخوبی لکہا پہر اوس مجموعے کا نام سنگہاسن
بتیسی رکہا چنانچہ وہ کتاب الی الآن ممالک محروسہ مین مشہور ہے
یہین سے دانایان روزگار و شاہان عالی مقدار نے مقرر کیا کہ جو بادشاہ
ورئیس کہ بسبب کارہاے عمدہ شہرۂ آفاق ہوجائے اور اوسکا
نظیر عدل و انصاف مین کم ہاتہہ آئے تاریخ اوسکے جلوس کی اطراف
واکناف مین شایع ہو اغلب کہ حاکمان عصر اوسکے رویتے پر چلین اور
امور خلق کو اوسی نہج سے انتظام دیوین چنانچہ بہتیرے راؤ اور کتنے راجا
عظیم الشان مملکت ہندوستان مین گذرے ہین تاریخ ہر ایک کی علیحدہ
سے اونکی سلطنت ہی تلک رہی جب کہ وہ صفحۂ ہستی سے اوٹہہ گئے وہ بہی
نیست و نابود ہوگئے مگر تاریخ راجا جدشتر کی کہ جابجا مشہور ہوئی تہی
الحال بہی موجود ہے چنانچہ سابق احوال اوسکا کچہہ کچہہ لکہنے مین آیا ہے

پھر راجا بیر بکرماجیت بہی کہ صفات محمود سے موصوف اور ملک ستانی
و حاجت روائی مین معروف تہا تاریخ اوسکی بہی جلوس کی مالوے کی
سلطنت سے یا جس روز کہ راجا سکہونت کو مار سلطنت ولی کی چہین لی
تہی راجا جدشٹر کے تین ہزار چوالیس برس کے بعد اہل ہند کے
دفترون مین ثبت ہوئی اور ابتلک کہ اٹہارہ سے کئی برس اوسکے
عہد کو گذرے ہین نام اوسکا اور راجا بہرتری کا صفحۂ روزگار سے حک
نہین ہوا اغلب کہ تا انقضاے زمانہ باقی رہے پس ہر اہل حشمت و صاحب
ریاست کو لازم ہے کہ حاجت روائی خلق مین اوقات بسر لیجائے
اور لالچ کو کام نہ فرمائے کیونکہ دنیا کی جاہ و حشمت کا کچہہ اعتبار نہین
اور اوسکو مطلقًا و اصلًا قرار نہین ہستی اوسکی سر تا پا نیستی اور
آبادی اوسکی مشرف بہ خرابی گل اوسکے چمن کے خاردار اور نسیم
بہار سموم کردار جسکو اوس نے دولت و نعمت سے کامران کیا آخر
اوسیکو افلاس و آلام سے سرگردان کیا اکبرنامے مین لکہا ہے
کہ راجا بیر بکرماجیت نے اواخر عمر مین ارادہ ملک گیری کا کیا اور دکہن
مین جاکر سالباہن سے لڑا اتفاقًا اوسکے ہاتہہ گرفتار ہو گیا جب دیکہا
کہ وہ قتل کرتا ہے ملتجی ہوا کہ میرے سن اور تاریخ و مختر روزگار سے
معدوم نہووین یہی ہوس ہے اور بس سالباہن نے اوسکو قبول
کیا اور بدستور سابق اونکو بحال رکہا چنانچہ اب تک بہی زمانے مین
رائج ہین اور سن راجا سالباہن کے اسواسطے رہے کہ ایسے

راجاے عالیشان رفیع المکان کو اسیر کرکے اوس نے قتل کیا
پر راجاولی اور راج ترنگنی مین یون نہین لکہا بلکہ اوسکا مرنا سمندر پال
جوگی کے ہاتہہ سے ثابت کیا ہے تقریر اسکی یون ہے جب راجا بیرکرما
جیتا دولت و ریاست سے کامیاب و کامران ہوچکا ایک مدت مدید
سلطنت اوس نے کی اور راحت خلق کو بخشی آخر گلشن جوانی کو صرصر
پیری لگی اور قامت اوسکی سروسی بڑہاپے کے صدمے جہک گئی
چہرے پر جہریان پڑین انکہون کی بینائی گہٹی دانت ٹوٹ گئے کان
سننے سے رہ گئے دماغ ضعیف ہوگیا حواس مین خلل پڑا گوشت بدن پر نہ رہا
استخوانون پر پوست رہ گیا زندگی بدتر از مرگ ہوگئی حرکت غیر پر
موقوف ہی اسی حالت مین سمندر پال جوگی بڑا جادوگر منتر جنتر سینکڑون
اوسکو یاد طلسم کے فنون من استاد جسکو چاہے بات کہتے موہ
لے ایک آن مین دیوانہ کردے ساتہہ اسکے علم خلع بدن مین بہی بڑی
دستگاہ رکہتا تہا بارے کسی ڈہب سے راجا کی صحبت مین دخیل
ہوا اور اپنے فسانۂ وفسون سے اوسکو فریفتہ کیا بلکہ وزرا امرا کو بہی
مسخر کرلیا غرض اسقدر مسلط ہوا کہ راجا اور ارکان دولت اوسکے کہنے سے
سرمو تفاوت نہ کرتے تہے اور اوسکی جادۂ اطاعت سے ایک قدم
باہر نہ دہرتے تہے ایک دن مکر و فریب سے راجا کو کہنے لگا کہ بدن عنصری
تیرا بسبب پیری کے نہایت زار و ناتوان ہوگیا ہے طاقت حرکت کی
بہی نہین رہی صلاح یہہ ہے کہ خلع بدن کا طریقہ مجہسے سیکہکر اس جثۂ

ضعیف کو چھوڑا اور کسی جوان کی پیکر قوی مین کہ روح اوس سے تازہ جدا ہوا
ہو در آتا دوبارا دولت جوانی ولذت جسمانی سے بہرہ مند ہو راجا کی ایام زندگانی
تمام ہو چکی تہی فوراً جوگی کے دم مین آگیا اور اوس علم کو اوس سیکھکر اپنی
روح کے تئین ایک جوانا مرگ کے جسم مین ڈال دیا جوگی تو اس علم کا مشاق
تہا وہین اپنی روح اوسنے راجا کے جسم مین ڈال دی اور بلا توقف اوسکا
قتل کیا پہر تخت حکومت پر قایم مقام اوسکا ہوا ہر چند کہ یہہ حکایت مشہور
ہے لیکن اہل خرد اور صاحبان تمیز اسکے قائل نہین اسکو ٹہیک نہین جانتے
کیونکہ روح ایک ماہیت مجردہ ولطیف ہے بذات خود پیری وجوانی وضعف و
ناتوانی سے مبرا مگر بواسطہ بدن وے کیفیتین اسے عارض ہوتی ہین
ہر گاہ کہ راجا کا بدن بسبب پیری کے ناتوان ہو چکا تہا اور حواس وقوی
بہی جواب دے چکے تہے پہر کیونکر جوگی کی روح نے اوسکے بدن مین آکر
جوانی کی حالت پیدا پہونچائی اور مصدر افعال مطلوبہ کا بخوبی ہوسکے کہ قوت ونقاہت
اوسکی موقوف بدن پر ہے سوائے اس بات کے تکذیب پر یہہ بہی ایک دلیل ہے
کہ جب راجا کے جسم سے جوگی کی روح نے علاقہ پکڑا پہر سمندر پال اوسکو
کہنا کسواسطے تہا کیونکہ علاقہ نام کا تشخص خاص سے ہے وہ بدون
جسم کے ہوتا نہین اور روح کچہہ محسوس نہین کہ اسکو زید یا عمر کہکے
پکارئے یہہ بات اگر فی الحقیقت ہوتی تو راجا بکرماجیت ہی اوسکو کہتے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ حکایت خلع بدن کی صحت نہین رکہتی لیکن سمندر پال
جو اوسکا انیس وجلیس جمیع اوقات تہا سوائے اسکے سحر وجادو کے

سبب بہی راجا کو اوس نے مبہوت کر دیا تہا سات اسکے ارکان دولت
بہی اوسسے گرویدہ تہے جب راجا اپنی موت مرچکا یا سالباہن نے اوسے
مارا اہل کاردن نے متفق ہوکر اوسے تخت پر بٹہا دیا غرض جیسے کہ بیربکرما
جیت کی پیدایش مین اختلاف ہے ویسا ہی اوسکے مرنے مین بہی چندوچند
ہے کہتے ہین کہ راجا کی عمر گیارہ سے برسکی ہوئی اور دلی کی سلطنت
نوے برسکی پہر راجا سمندرپال کہ مملکت فقر چہوڑکر پابند سلطنت کا ہوا ابندا
مین بظاہر دن رات عبادت مین لگا رہتا تہا پر باطن مین اپنے صاحب سے
ہمیشہ جدا رہتا تہا لوگون کے فقط دکہانے کو جوگ سادہا تہا لیکن دلمین
اوس کے کچہہ اور ارادہ تہا خاک سارے جثے پر نہ واسطے خاکساری کے
لپیٹی تہی بلکہ اپنے باطن کی کدورت ظاہر کی تہی بصورت درویش تہا لیکن
بمعنی دنیا کی کوفت سے درویش تہا دہیان اوسکو نہ خدا سے لایزال
کا تہا وہ مینل مال بندہ بیربتال کا تہا اگرچہ زبان ظاہری اوسکی بند رہتی
تہی پر لسان باطنی کیا کیا کہتی تہی چہرے پر اوسکے بہبوت لگا تہا جب تپ
اوسکی دہونے کی ٹٹی تہی ریاضت اوسکی خاک اور مٹی تہی دست ظاہر اوسنے
دنیا سے اوٹہایا تہا لیکن دل کا ہاتہہ اوسکی خواہش مین بڑہایا تہا چشم
ظاہر مین اوسنے دنیا کی طرف سے موندلی تہی پر انکہہ دل کی اوسکے انتظار
مین کہول دی تہی ظاہر مین شیدون کی شکل بنا تہا لیکن باطن مین وہ دنیا
کا کتا تہا غرض بہیرے کم عقل فسون سازی کے باعث اوسکے دام مین
آ گئے اور کتنے ناقص شعبدہ بازی کو اوسکی کرامت سمجہکر سر جہکا گئے

Raj Tahir Foundation

سینکڑون کیمیا کے لالچ سے اوسکے خاکپا ہوئے اور ہزارون گشتے
کی ہوس سے اوسکی محبت مین موئے حاصل یہہ ہے کہ ایک عالم اوس
مکار کا گرفتار و فرمانبردار ہوا ریاضت سے جو نتیجہ اوسے مطلوب تہا سو
ملا یعنے حصیر گدائی چہوٹا اور تخت بادشاہی ہاتہہ لگا لیکن فی الحقیقت گوگرو
احمر کو گنوایا اور آہن زنگ آلود کو لیا بلکہ آسمان کو چہوڑا اور زمین کو پکڑا
واہ واہ تہوڑی سی زندگی پر اور چند روز کے عیش کی خاطر سمندر پال
نے دہرم سے دولت اور فقر کی مملکت گنوا کر کس کس محنت و مشقت سے
سلطنت دنیا حاصل کی آخر حسرت و ندامت سمیت ملک عدم کی راہ
لی مدت اسکی سلطنت کی چوبیس برس دو مہینے ۔

پہر راجا چندر پال بیٹا راجا سمندر پال کا چالیس برس اور پانچ مہینے
تخت حکومت پر مقیم رہا آخر مسافر راہ عدم کا ہوا ۔

راجا نین پال بن راجا پال نے اکاون برس اور پانچ مہینے کوس حکومت
بجایا آخر ملک عدم کو کوچ کیا ۔

راجا دیس پال ولد راجا نین پال سینتالیس برس دو مہینے فرمان روائی
کرتا رہا ندان دنیا سے گذر گیا ۔

راجا نر سنگہہ پال راجہ دیس پال کا بیٹا اٹہتالیس برس تین مہینے
سلطنت سے کامیاب رہا بعد اسکے حسرت و ندامت ساتہہ لے گیا ۔

راجا سوہا پال ولد راجا نر سنگہہ پال نے سینتیس برس گیارہ مہینے
راج کیا آخر سب کچہہ چہوڑ گیا ۔

راجا نکہہ پال بن راجا سوہہ پال اٹھتیس برس تین مہینے اپنے باپ
کا قایم مقام رہا امور سلطنت کو انتظام دیا کیا ؛ راجا انبرت پال
راجا نکہہ پال کے بیٹے نے ستائیس برس چھہ مہینے حکومت کی اور
عدل و انصاف سے خلق کو آسایش دی ؛

راجا مہی پال انبرت پال کا بیٹا پچپن برس پانچ مہینے تلک کاروبار مملکت
مین مشغول رہا اور سپاہ و رعیت کو داد و دہش سے نوازا کیا ؛

راجا بہیم پال مہی پال کے بیٹے نے اٹھتالیس برس آٹھہ مہینے امور
سلطنت کو انتظام دیا ندان بیکنہہ مین جا پا لیا ؛

راجا گوبند پال بہیم پال کا بیٹا بعد اپنے باپ کے سینتیس برس نو مہینے
قلعہ کشائی اور ملک آرائی کرتا رہا آخر کار ملک عدم کا راہی ہوا ؛

راجہ بینی پال ولد راجا گوبند پال انتالیس برس دو مہینے ملک ستانی
مین رہا ندان فانی ہو گیا ؛

راجا ہرپال بن راجا بینی پال نے چوبیس برس نو مہینے ریاست کی اور
خلق کو عدل و داد سے راحت بخشی ؛

راجا مدن پال بن راجہ ہرپال اکتیس برس دو مہینے تک حاکم رہا ؛

راجا کرم پال بن راجا مدن پال نے پینتالیس پانچ مہینے جہانداری مین
اپنی اوقات گذاری آخر عدم کی راہ لی ؛

راجا بکرم پال راجہ کرم پال کا بیٹا جب باپ کے قایم مقام ہوا تنگ گیری
پراون سے کمر باندہی اکثر حاکمون کو اپنا محکوم کیا اور خراج اون سے لیا لیکن

اسپر بہی حرص ملک گیری کی اوس سے نہ گئی چنانچہ فوج کشی کرکے اکثر
پر چڑہ جاتا اور اقبال کی یاوری اور بازو کی زور آوری سے فتح پاتا اسیطرحی
ایک مدت ملک آرائی و قلعہ کشائی اوس نے کی اور فرمان روائی کو رونق
بخشی جب اوسکی زندگانی فانی کے دن تہوڑے رہے اور ارادہ الہی
مین یہہ ٹہیرا کہ سلطنت اس خاندان سے اور قوم مین جائے راجا مذکور
بسبب غرور و رعونت کے بیوجہ تلوک چند بہڑائچ کے راجا پر چڑہ گیا وہ بہی
اپنے لشکر کو آراستہ کرکے مقابل ہوا بڑی لڑائی ہوئی خوب تلوار چلی
ہزارون جوان مارے گئے سینکڑون دلیرون بہادرون کے سر
اوتارے گئے کشتون کے انبارہا تہیونکی مستک تلک پہونچے اور لاشون
کے توے رزمگاہ مین منارے بن گئے آخر شبیت ایزد متعال سے
راجا بکرم پال شکست کہاکر مارا گیا اور راجہ تلوک چند فتحیاب ہوا
القصہ راجا بکرم پال نے چوالیس برس تین مہینے راج کیا سلطنت
اوسکے خاندان مین سمندر پال سے لیکر اوس تلک سولہ شخصون
نے تین سو تینتالیس برس کی بعد اسکے اور گہرانے مین منتقل ہوئی دیکہہ
راجا تلوک چند بہڑائچ کا حاکم تہوڑے سے ملک کا مالک تہا کبہی کبہی اندرپرست
کے بادشاہ کو خراج دیتا تہا طاقت اوسکی نہ تہی کہ بکرم پال سے
بہادر عالیجاہ بادشاہ کو جسکے ساتہہ یہہ فوج کی بہتایت اور اسباب
جنگی کی کثرت شکست دیوے فقط اقبال اوسکا یاور ہوا کہ اندرپرست
کی سلطنت اوسے نصیب ہوئی اور وہانکا بادشاہ ہوا لیکن

مرگ نے امان اوسکو نہ دی ہمہ جہت دو برس حکومت کی ؛

پہر راجا بکرم چندر راجا تلوک چند کا بیٹا بائیس برس سات مہینے بڑی کامرانی کے ساتھہ حکمرانی کرتا رہا ؛

پہر راجا کاتک چند اوسکا بیٹا راج پر بیٹھا چار برس اور تین مہینے جیا ؛

اوسکے بعد راجا رام چند اوسکا خلف چودہ برس اور گیارہ مہینے تلک سلطنت کی نوبت بجاتا رہا آخر اس جہان سے کوچ کر گیا ؛

اوسکے بعد راجا دہرچند رام چند کا چشم و چراغ اٹھارہ برس دو مہینے تلک بزم سلطنت کا ضیا بخش رہا ندان صرصر اجل کے جھونکے سے بجھہ گیا ؛

پہر راجا کلیان چند راجا دہرچند کا فرزند تخت نشین ہوا پندرہ برس اور سات مہینے تلک عیش و آرام اوسنے کیا آخر الامر بدن خاکی اپنا آگ کو سونپا ؛

بعد اوسکے راجا بہیم چند ولد راجا کلیان چند اٹھارہ برس تین مہینے تلک ستانی و شمشیر زنی مین رہا آخر کار کشتہ تیغ اجل کا ہوا ؛

پہر راجا لوہ چند بہیم چند کا خلف پچیس برس پانچ مہینے باغ سلطنت مین ثمر بخش رہا آخر کو داغ حسرت سینے پر لے لیا ؛

بعد اوسکے راجا گوبند چند لوہ چند کا بیٹا بائیس برس دو مہینے شراب دولت و حکومت سے سرشار رہا ندان اپنی عمر کا پیمانہ بھر گیا ؛

پہر رانی پیم دیوی راجہ گوبند چند کی جورو کو تخت نشین کیا اسلیئے کہ راجہ
مذکور کے بیٹا نہ تہا اہلکار جو اوسکے پیٹ نمک نہاوتے ہے حق نمک کو نہ بہولے
وفاداری کا شیوہ گم نہ کیا اپنی مخدومہ کو تخت پر بٹہادیا اطاعت و فرمانبرداری
اوسکی قبول کی اور کمر خدمت سب نے محکم باندہی اہل خدم حسب الارشاد
اوسکے امور مالی و ملکی انتظام دینے لگے اور اپنے اپنے اہلکارون سے
بخوبی کام لینے لگے لیکن اوس عفیفہ کو مرگ نے امان نہ دی ایک برس کے
بعد جہان سے پرارمان گئی القصہ راجہ چند سے پیم دیوی تلک دس شخصون
نے ایک سو پچپن برس سلطنت کی ؛

پہر راجہ ہرپیم کہ گدائی سے درجہ بادشاہی کو پہونچا تخت نشین ہوا
ماجرا اوسکا یون ہے کہ جب کوئی راجا گوبند چند اور رانی پیم دیوی کے
وارثون مین نہ رہا اور مملکت کو بادشاہ سے خالی دیکہا ارکان دولت
وہواخواہان سلطنت نے قسمیہ ہوکر باہم مشورت کی کہ امور مملکت کے
انتظام کے لئے اور سلطنت کے کام کے لیے فرمان روا ضرور ہے
پس ہرپیم درویش کہ سراپا اخلاق وخلاصۂ آفاق ہے ایک خلق اوسکی
خدمت مین ارادت رکہتی ہے بلکہ امرا بہی اوسکے معتقد ہین کسیکو اوسکی
اطاعت اور فرمان برداری ناگوار نہوگی ہر ایک اوسکی خدمت سعادت
جانیگا اور کہا اوسکا دل سے مانیگا بہتر یہہ ہے کہ اوسکو تخت پر بٹہایئے
اور نظم ونسق مملکت مین جو اوسکا حکم ہو اوسے بجا لائیے کیونکہ وہ درویش
خداپرست و دانا بندگان خدا کی برائی نہ چاہیگا رویہ عدل و انصاف کا

بخوبی نباہیگا قصہ مختصر وزرا امرا نے جاکر بمنت اوسکو حصیر گدائی پر سے
اوٹھایا اور تخت بادشاہی پر بٹھایا سات برس اور پانچ مہینے اوسنے
سلطنت کی آخر ملک عدم کی راہ لی ؛

راجہ گوبند پریم بن راجہ ہر پریم نے اپنے باپ کے بعد تخت سلطنت پر جلوس
فرمایا پیو پریس تین مہینے تلک خلق کو آرام پہونچایا ندان اپنے بدن خاکی کو
آگ مین جلایا ؛

پہر راجا گوپال پریم گوبند پریم کا بیٹا قایم مقام اپنے باپ کا ہوا پندرہ برس تین
مہینے ملک کاروبار سلطنت مین مشغول رہا آخر الامر اوس نے بہی ملک
عدم کا رستا پکڑا ؛

راجا مہا پریم گوپال پریم کا خلف بعد اپنے باپ کے تخت سلطنت پر بیٹھا بظاہر
امور ملکی و مالی مین مشغول بہی رہتا لیکن باطن مین اوسے دنیا و مافیہا سے
کمال نفرت و کراہت تہی اکثر اوقات درویشون اور آزاد منشون سے ملا کرتا
بلکہ سخن اہل معرفت و صاحبان ریاضت کے گوش دل سے سنا کرتا حاصل
یہہ ہے کہ سلطنت دنیوی سے دل اوسکا آلودہ نہ تہا اور دولت آزادگی
سے باطن اوسکا کمال آسودہ تہا عروس دنیا ہرچند ایک نئے بناؤ سے ہر دن
اوسکے آگے آتی لیکن اوسکی چشم حق بین مین ایک ذرہ جاگہہ نپاتی تہی
کہ جسکی آنکہہ مین تصور یار کا سمایا ہے اوسکی نظرون مین غیر کب خوش آیا ہے
جسکا دل نور ہدایت سے روشن ہوا اوسکو شمع سلطنت کا اوجاکب بہلا
لگا جسکو منزل بقا کا سیدہا رستہ ملا وہ اس سراے فنا کی ٹیڑہی راہون مین

کب بہنکانی الواقع آزادستگی و آزادگی دولت بے زوال اور نعمت
عدیم المثال ہے حشمت دنیا دولت عقبی سے نہین بہتر خرقہ گدائی خلعت
بادشائی سے کہین بہتر جسنے گوشۂ تنہائی قبول کیا وہی اس سرای
فانی مین پاؤن پہیلاکر سویا آخر اوس آزادمنش کو فقر کی کشش نے
اپنی طرف کہینچا تاج سلطنت اوسنے خاک پر پہینکا اور کلاہ قناعت کو سر
پر رکہا سر بصحرا نکلا آفرین اوسکی عقل دوراندیش پر کہ نعمت آیندہ آخرت
کو جاودانی سمجہکر دنیا کی دولت بالفعل کو چہوڑ دیا سلطنت اوس درویش
طینت نے چہ برس آٹہہ مہینے کی الغرض راجا ہرپریم سے لیکر مہا پریم تک
چار شخص نے ترپن برس اورنگ شاہی پر جلوس فرمایا آخر آگ
نے اونکو جلاکر راکہہ بنایا جب مشہور ہوا کہ اندر پرست کے بادشاہ
نے دنیا کو ترک کیا اور گوشۂ تنہائی لیا تخت شاہی خالی ہے اور
مملکت وسیع بیوالی ہر ایک ملک کے حاکم نے ارادہ کیا کہ مملکت کو
چہینئے بنابر اسکے سب نے لشکرکشی کی ؛
لیکن راجا دیبی سین بنگالے کا راجا سب سے پہلے ایک لشکر عظیم
ساتہہ لیکر نہایت جلد اندر پرست مین آپہونچا حاکم تو وہان کوئی نہاہی
نہ جو مقابلہ کرتا بدون جنگ و جدل مملکت پر قبضہ کرلیا اور تخت سلطنت پر
جلوس فرمایا امیر و زیر اہلکار جتنے تہے آحاضر ہوئے القصہ اوس نے بہی
انتظام ملک [illegible]

پہر راجا بلا دل سین دیبی سین کے بیٹے نے بارہ برس چار مہینے حکومت کی نداں بیکنٹھہ مین جا سکونت کی ؛

بعد اسکے راجا کیسو سین بلا دل سین کا فرزند باپ کا قایم مقام پندرہ برس آٹھہ مہینے رہا آخر کار اس جہا نسے گذر گیا ؛

اسکے بعد راجہ مادہو سین کیسو سین کے بیٹے نے مملکت کو عدل و انصاف سے گیارہ برس اور چار مہینے تلک آباد رکھا نداں ملک فنا کا رستا پکڑا ؛

بعد اسکے راجا سور سین مادہو سین کا بیٹا تخت نشین ہوا اور بیس برس دو مہینے تلک اوسنے سلطنت کا بخوبی بندوبست کیا آخر الامر اپنا رخت ہستی باندھا ؛

پہر راجا بہیم سین سور سین کا بیٹا پانچ برس دو مہینے تلک شراب دولت سے مخمور رہا نداں اوسکی بہی عمر کا پیمانہ لبریز ہوا ؛

بعد اوسکے راجا کانک سین بہیم سین کے بیٹے نے مسند حکومت پر قدم رکھا اور چار برس اور نو مہینے کے بعد عدم کا رستا پکڑا ؛

اوسکے بعد راجا ہری سین کانک سین کا بیٹا تخت پر بیٹہا بارہ برس دو مہینے تلک امور مملکت مین مشغول رہا آخر خالی ہاتہہ اس جہان سے گیا ؛

پہر راجا کہن سین راجا ہری سین کے نور چشم نے آٹہہ برس گیارہ مہینے اپنے باپ دادا کا نام مملکت مین روشن رکہا آخر اوسکا بہی

چراغ ہستی صرصر نیستی نے بجھا دیا ؛

بعد اوسکے راجا نراین سین کے بیٹے نے دو برس تین مہینے سلطنت کی

ندان جان اپنی جہان آفرین کو سونپی ؛

اوسکے بعد راجا لکھمن سین نراین سین کا فور دیدہ بزم سلطنت کا ضیا بخش

ہوا چھبیس برس گیارہ مہینے تلک اوسنے شمع عدالت سے جہان کو منور رکھا

ندان صرصر اجل سے چراغ حیات اوسکا بھی بجھ گیا ؛

پھر راجا دامودر سین راجا لکھمن سین کا بیٹا اپنے باپ کے بعد تخت

حکومت پر بیٹھا لیکن جوانی کی جہالت اور نادانی کی غفلت اوسکی طبیعت پر اگئی

سدہ بدہ اوسمین نام کو نہ رہے صحبت مین ارذال و بد اطوار در آئے قاعدے

اور طریقے اگلون کے اوسنے سراسر بھلائی عدل و انصاف سے مزاج

اوسکا پھر گیا ظلم و ستم کا پیشہ اختیار کیا سچ ہے کہ برا مصاحب شیطان

مجسم ہے اوٹھتے بیٹھتے ہر وقت تجھے ورغلائیگا اور راہ راست نہین دکھائیگا

بلکہ شام و پگاہ تجھے گمراہ کریگا نہارا بے کو اپنے پاس آنے نہ دیجیو

اور اوسکی صحبت سے حذر کیجیو جیسے خزان گلشن کا آب و رنگ خاک مین ملاتی

ہے ویسی ہی بد اندیش کی صحبت دولت کے کمال پر زوال لاتی ہے

القصہ راجا نے اپنی طینت بد سے یا بدونکی ترغیب و کد سے ملازمان دولتخواہ

کو اور ہواخواہان درگاہ کو رتبے سے گرا دیا خراج گذاردن اور زیردستون

پر ظلم کرنا شروع کیا جب مفسدون اور فتنہ انگیزون نے اوسکے بے اطوار

دیکھے مردم آزاری ندھڑک کرنے لگے اہل خرد اور رعیت کا مال بے تحاشا

لوٹنے لگے چند روز کے عرصہ مین مملکت کی رونق جاتی رہی اور آبادی
اوجاڑ ہونے لگی آمدنی ملکون کی گھٹ گئی سلطنت مین خرابی پڑی ارکان
دولت نے کنارا کیا راجا اپنے کئے کی سزا کو پہونچا گیارہ برس تین مہینے
وہ ظالم حاکم رہا غرض راجا دیبی سین سے راجا دھو درسین تلک بارہ
اشخاص نے ڈیڑھ سو برس راج کیا ؛

راجا دیب سنگھ کوہی کہ کوہستان سوالک کا والی تہا سپاہ اوسکی بکثرت
تھی اور عدالت کی نہایت شہرت راجا دھو درسین کے اہل کار صوبہ دار ازبسکہ
اسکی بدسلوکی و ایذا دہندی سے تنگ آئے تہے کوہستان مین جاکر تمام اپنی
حقیقت اور رعیت کی حالت سپاہ کی برہمی اہل خدم کی بے اتفاقی اوسکے
حضور بیان کی اور اندرپرست کی سلطنت پر رغبت دلائی سنتے ہی اس نوید
کے اوسنے طبل شادی کا بجوا دیا اور فوج بیشمار سے مملکت مذکور کیطرف
کوچ کیا الغارون چلا چنانچہ عرصۂ قلیل مین آپہونچا اور اوس شراب غفلت
کے مدہوش کو قید کر لیا بعد اسکے آپ ساعت نیک دیکھکر تخت حکومت
پر بیٹھا اور شمع عدالت سے تاریکی ظلم کو دور کر کے جہان کو روشن کیا ستائیس
برس دو مہینے تلک کاروبار سلطنت مین لگا رہا آخر الامر ملک عدم کا راہی
ہو گیا ؛

بعد اسکے راجا رن سنگھ راجا دیب سنگھ کا فرزند بائیس برس پانچ مہینے
حاکم رہا آخر اپنی موت مرا ؛

سے فروغ بخشا اور سپاہ کو نہایت راضی رکھا نو برس اور آٹھ مہینے گذرے عدم کا رستا پکڑا ؛

بعد اوسکے راجا ہرسنگھ بن راجا راج سنگھ نے تخت سلطنت کو رونق بخشی اور عدل و انصاف سے جہان مین کمال نیکنامی حاصل کی آخر چھیالیس برس اور ایک مہینے کے بعد منزل فنا کی راہ لی ؛

پھر راجا جانرسنگھ ولد راجا ہرسنگھ قایم مقام اپنے باپ کا ہوا اور اوسی کی طرح سپاہ و رعیت کو سخاوت و عدالت سے اوسنے بھی شاد رکھا آخر پچیس برس تین مہینے گذرے بیکنٹھ کا رستا لیا ؛

راجا جیون سنگھ راجا نرسنگھ کا خلف جب تخت نشین ہوا اوسکی نوجوانی تھی چنانچہ اپنی زندگانی و عیش و عشرت مین بسر کرنے لگا بے پروائی و لاابالی سے امور مملکت کی طرف متوجہ نہوا سچ ہے کہ اغاز شباب مین شہوت نفسانی نہایت غالب ہوتی ہے اور طبیعت انسان کی عیاشی کی طالب ہوتی ہے ہر ایک کا کام نہین جو اپنے تئین اوس ہنگام مین باوجود نشہ دولت اوس سے باز رکھے اور مرتکب بدکاری و شراب خواری کا نہووے یہ بڑے مرد ہین کہ ایسے وقتون مین نفس کشی کرتے ہین اور خدا سے ڈرتے ہین فی الواقع دنیا مین نیکنامی اور عقبی مین شادمانی انہین کے واسطے ہے قصہ کوتاہ سلطنت اوس محو غفلت و مائل عشرت کے ہاتھ نہین رہتی چنانچہ تھوڑے ہی دنون مین ریاست اوسکے ہاتھ سے جاتی رہی اور دشت کربت کی راہ اوسنے لی پھر وہین رہ نورد بادیہ

عدم کا ہوا مدت اسکی سلطنت کی بیس برس پانچ مہینے راجا دیب سنگھ سے لیکر جیون سنگھ تلک چھہ شخصون نے ایک سو اونتالیس برس راج کیا ؛

احوال راجا پرتھی راج مشہور بہ پتھورا

جب بادشاہ حقیقی کا ارادہ یہہ ہوا کہ رای پتھورا بیراٹھہ کا والی کہ ہمیشہ جیون سنگھ سے امیدوار رہتا تہا مالک اتنی بڑی سلطنت کا ہو جائے اور ایک مملکت وسیع اوسکے قبضے مین آئے راجا جیون سنگھ نے بہ سبب حماقت ذاتی کے یا کوئی مہم اوسے درپیش ہوئے تمام سردارون کو فوج سمیت کوہستان کی طرف کہ اوسکے جدوآبا کا وہی مسکن تہا بہیجدیا اور آپ کتنے مصاحبون سے دارالسلطنت مین رہا رای پتھورا اوسے تنہا اور غافل جانکر ایک لشکر عظیم سے یکایک آن پہونچا راجا جیون سنگھ نے جو دیکہا کہ سامان جنگ کا مطلقاً نہین اوس جماعت قلیل سمیت کوہستان دشوار گذار کی طرف بہاگا آخر وہین اوسکا پیمانہ عمر لبریز ہوا اور رای پتھورا شاد یانے فتح کے بجواکر تخت سلطنت پر بیٹہا ؛

جب پندرہ برس اوسکی سلطنت پر گذرے سلطان شہاب الدین غوری غزنین سے کئی مرتبہ آیا اور کئی بار لڑا آخر مقام ترائنی مین کہ تلاوری کرشہور ہے راجا مذکور کو اوسنے مار لیا اور آپ تخت سلطنت پر اجلاس فرمایا ؛

الغرض راجاؤن کا احوال یہہ جو لکہنے مین آیا مطابق راجاولی اور راج
ترنگنی کے ہے لیکن اکبرنامے کے تیسرے دفتر مین اور بعضے اور
نسخون کے بیچ یون کرہے کہ بیربکرماجیت کے چارسو اونتیسوین سن
مین راجا انکپال تونور نے بادشاہ ہوکر اندرپرست کے قریب شہر
دہلی بسایا اور اوسکی اولاد سے بیس شخصون نے چارسو اونیس
برس ایک مہینے ستائیس روز نقارہ سلطنت کا بجایا آخر الامر بیسوان
پورا اوسکا کہ پرتہی راج کرا اشتہار رکہتا تہا بابو بلدیو چوہان سے لڑا اور
کام آیا غرض بیربکرماجیت کے آٹہسو اٹہتالیس سن مین سلطنت
تونور کی قوم سے نکلکر چوہانون کے قبضے مین گئی لیکن راجا بلدیو نے
اور اوسکی اولاد سے سات شخصون نے تین سو پچاسی برس سات مہینے
بادشاہت کی جب بلدیو کے ساتوین پوتے کو کہ جسکا نام پتہورا تہا
نوبت حکومت کی پہونچی سلطان شہاب الدین غوری نے سات
مرتبے یورش کی اور لڑا لیکن ہر مرتبے شکست کہاکر پہر گیا باوجود
اسکے بہی مملکت ہند کے لینے کی تدبیر مین اکثر اوقات رہتا تہا پر کچہہ بن
نہ پڑتی تہی اس اثنا مین راجا جی چندر راٹہور قنوج کا راجا اکثر راجاؤن پر
غالب ہوا بنابرا سکے جگ راجسو کے بجالانیکا اوسنے قصد کیا بشرح اس
جگ کی سابق لکہی گئی ہے غرض راجا مذکور نے سامان و سررانجام
کرا اوسکے ارشاد فرمایا ساتہہ اسکے یہہ بہی ارادہ کیا کہ اس مجلس مین اپنی
بیٹی کو کسی بڑے راجا کے ساتہہ بیاہے اسواسطے ہر ایک ملک کے

راجا بلوا سے پتھورا نے بھی بموجب اوسکے طلب کے ارادہ اوس سمت
کا کیا کہ ناگہان اوسکے متوسلون مین سے کسی کے منہہ سے نکلا کہ مہاراج
کے ہوتے ہوئے اس جگ کا قصد جے چند کرے یہہ جاے تعجب ہے
اور آپ کا تشریف لیجانا اوسمین اس سے عجیب تر سنتے ہی اسکو
راجا آگ ہوگیا اور اوسکے ملک پر بارادہ جنگ چڑہ دوڑا راجا جی چند بھی
اس خبر کو سنکر مارے سیاہ کی مانند پیچ کہانے لگا لیکن ساعت جگ
کی جو قریب پہونچی تھی بسبب اسکے مصلحۃً وقفہ کیا اور ایک سونے کی
مورت پتھورا کی شکل بنواکر دربانون کی طرح اوسکو دروازے پر بٹہا دیا راے
پتھورا اس حالت کو سنکر مارے غصے کے الغارون چلا اور تھوڑے دنون
مین وہان پہونچکر اپنی تصویر کو اوٹہا لڑتا بہڑتا اپنے ملک کی طرف پہرا لوگ
بہت کام آئے لیکن راجا جی چند نے بہر صورت جگ سے فراغت
کی پر اوسکی بیٹی نے کسی راجا کو پسند نہ کیا مگر پتھورا کی شجاعت و جوانمردی
دریافت کرکے کمال مشتاق ہوئی اسیواسطے اوسکے باپ نے اپنے
محل سے اوسکو نکال دیا اور ایک جدی حویلی مین رکہا راے پتھورا اس حالت
سے واقف ہوکر نہایت خواہشمند اوسکا ہوا اور چاند اباد فرودش کو
کمال مہربانی سے راجا جے چند کے پاس پہونچا اور آپ چیدہ چیدہ لوگ
ساتہہ لیکر نوکرونکی مانند اوسکے ہمراہ ہوا جب بہاٹ قنوج مین پہونچا
راے پتھورا نے دختر مذکور کو جوانمردی سے لیا اور حویلی کی طرف
کوچ کیا راجا جے چند اس ماجرے کو سنتے ہی سمہ فوج چڑہ دوڑا

میدان آپسمین جنگ عظیم ہوئی سات ہزار آدمی طرفین کے مارے گئے پر رائے
مذکور نے اوس نازنین کو نہ چھوڑا اور لڑائی سے منہہ نہ موڑا آخر اپنی دولت
سرا مین جا اوترا اور یہانتک اوسکے دام محبت مین گرفتار ہوا کہ ملکی مالی کاروبار
سے دست بردار ہوا جب ایک برس اسیطرح سے گذرا سلطان شہاب الدین
غوری کو بہی یہہ خبر پہونچی اوس نے راجا جے چند کے ساتہہ دوستی کی بنا
ڈالی اور بیرکپر ماجیت کے بارہ سے بتیس ۳۲ سن مین ہجری بہی اوسوقت
پانسو اٹہاسی تہے سلطان مذکور آٹہوین مرتبے ایک لشکر عظیم جمع کر
ملک گیری کے ارادے دہلی کی طرف متوجہ ہوا بلکہ بہت سے محال لے لئے
اوسوقت کسیکو اتنی جرات نہوئی کہ راجا سے اس امر کی اطلاع کرے
آخر ارکان دولت نے مشورت کرکے چاندا بہاٹ کو حرم سرا سے
مین بہیجا کہ اوس پری پیکر سے یہہ حقیقت کہے تا وہ راجا تلک پہونچائے
چنانچہ راجا مطلع ہوا لیکن کئی مرتبہ سلطان پر جو فتح یاب ہوا تہا اوسکو
کچہہ چیز نہ سمجہا اور بسبب غرور و نخوت کے خاطر مین نہ لایا چنانچہ نہوڑی
سی فوج ساتہہ لیکر نکلا اور راجا جے چند نے بہی اوسکا ساتہہ نہ دیا بلکہ
سلطان کا شریک ہوا ٭
القصہ شعلۂ جدال و قتال نہایت بہڑکا راجہ کا دل بجہہ گیا ندان سلطان کے رفقا
نے اوسکو پکڑ لیا اور سلطان اوسکو قید کرکے غزنین مین لے گیا
جب کہ چاند ابادفروش نے حقیقت حال سے اطلاع پائی غزنین
کی راہ لی آخر وہ سلطان کی ملازمت حاصل کرکے مورد الطاف کا ہوا

بعداوسکے پتھورا کی بہی خدمت مین پہونچا اور زندان مین دمساری اوسکی کرنے
لگا ایک دن بمشورت پتھورا کے تیر لگانے کی تعریف بادشاہ سکے روبرو
یہان تلک کی کہ وہ بمرتبہ مشتاق ہوا اور اوسکو بلوا بہیجا بلکہ اوسیوقت
اجازت تیر اندازی کی بہی دی راے مذکور نے تیر و کمان وہین اوٹھالیا
اور ایک تیر اوس نشانہ ناوک تقدیر کے ایسا ہی مارا کہ کام اوسکا تمام ہوا
اوسیوقت بادشاہی نوکرون نے بہی راجا کو چاندا بہاٹ سمیٹ مارلیا
لیکن فارسی تاریخون مین پتھورا کا مارا جانا تلاوڑی کے میدان مین لکہا ہے
اور سلطان شہاب الدین کا قتل ہونا ایک مدت کے بعد فدائی کہوکہر
کے ہاتہہ حاصل یہہ ہے کہ اس ماجرے مین اختلاف بہت ہے اعلم
عند اللہ ط

غرض راجا پتھورا کے مارے جانے کے بعد ہندوستان کی حکومت ہنود
سے گئی اور سلاطین مسلمین کے ہاتہہ جا پڑی الغرض راجا جدشٹر سے
لیکر پتھورا تلک ایک سو بیس اشخاص نے چار ہزار چار سو آٹہہ برس سلطنت
کی پہر ہر ایک نے منزل عدم کی راہ لی منجملہ اسکے پتھورا کے ایام سلطنت
انچاس برس ہین ٥

جب سے خلاق کون و مکان نے عالم کون و فساد کو جلوہ گر کیا کسی
ذی حیات کو خلعت حیات ابدی کا نہین بخشا اور ریاست کو بہی ایک قوم
سے مخصوص نہین کیا ہر ایک شخص کو موت آتی ہے اور سلطنت و
ریاست بہی ایک خاندان سے خاندان دیگر مین جاتی ہے پس ہر عاقل

ل و دولت کو اپنا نہ جانے اور اس حیات مستعار پر
نے اور دولت ناپیدا پر نہ پھولے +

ابیات

پانون جسنے تخت شاہی پر دہرا — آخرش تختے پہ وہ ساکن ہوا
ہے جو اک سینکڑون رہوار کے — دے گئے آخر کو کاندہے چار کے
اینڈتے ہین سر پہ رکھہ جو تاج زر — خاک ایکدن کہائیگی اونکا بہی سر
خلق جو اس دار فانی مین ہوا — ایک دن راہی عدم کا ہوئیگا
واقعی دنیا برادر ہیچ ہے — جاہ و حشمت یہہ سراسر ہیچ ہے
ٹیپ ٹاپ اس فاحشہ کی دیکھکر — محو مت ہو یہہ دغا ہے سر بسر
قلب مین اسکے نہین بوئی وفا — آنکہہ مین اسکے نہین شرم و حیا
بھول کر بہی اسکی تو خواہش نہ کر — داغ حسرت سے نہ بہرا اپنا جگر

دام حرص و آز مین ناوان نہ پھنس
جگ مین ہے اللہ بس باقی ہوس

تمام شد

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

Universitätsbibliothek